

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَا أَشْكَرُكَ اللَّهُ يَا مُنِجًا  
أَلَهُمْ صَلَواتُكَ وَسَلَامُكَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ الْخَلِيقِ الْأَوَّلِ  
وَعَلَى آلِهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَكُلِّ مَنْزِلٍ لَكَ وَبَيْتٍ وَخَلْقِكَ وَرَحْمَتِكَ  
وَرَوْحِكَ وَرَبِّكَ وَكَلِمَاتِكَ أَسْتَغْفِرُكَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ الْغَنِيُّ الْغَنِيُّ  
يَا مُنِجًا يَا مُنِجًا

مكشوفات

منازل احسان

المعروف بها

مقالات حكمت

دار الاحسان

مترجمة على لسان فارسي من

المقام الثبات الصفا لبقول المصطفى (عليه السلام) لا يكفر وكره



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَوْمَئِذٍ يَكُونُ

أَلَّهُمْ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَخَيْرَتِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَوَعْدِهِمْ يَوْمَئِذٍ وَفَوْقَ  
مَنْزِلِهِمْ لَكَ وَبِعَمَّةٍ وَخَلْقِكَ وَبِأَرْضِ قَرْيَتِكَ وَبِعَمَّةٍ خَرَجْتَ وَبِعَمَّةٍ كَلِمَاتِكَ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا يَزِلُّ  
إِلَّا مَوْلَاهُ الْقَائِمُ وَأَتَرَبُ الْبَرِّ يَوْمَئِذٍ يَكُونُ

مكتوبات منازل احسان

المعروف به

مقاله حکمت دارالاحسان

لِلتَّقْوَى وَالتَّوْبَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

التَّوْبَةِ وَالتَّقْوَى

لِجَمِيعِ أَتَمِّ رُسُلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِرِضَاتِ اللَّهِ تَعَالَى وَرِسَالَةِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمِينَ

مؤلف: محمد برکث علی لودھیانوی عنی عنہ

المقام الثانی الصحاف المقبول المصطفین دارالاحسان فیصل آباد  
پابستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 الحمد للہ رب العالمین علی سائر ما یصلی علی سائر المرسلین وعلی آلہ واصحابہ وعلیٰ من تبعہم  
 باحسان وعلیٰ من تبعہم باحسان وعلیٰ من تبعہم باحسان وعلیٰ من تبعہم باحسان وعلیٰ من تبعہم باحسان

تاریخ — امروز سید و شنبہ یکم ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ

## جلد نہم

طبع : \_\_\_\_\_ اول  
 مطبع : \_\_\_\_\_ نشر آرٹ پریس میٹروپولیٹن لاہور  
 طابع : \_\_\_\_\_ المستفیض دارالاحسان فیصل آباد



مقام اشاعت

المقام التجاٹ لصحاف لبقول المصطفین ؐ دارالاحسان

المستفیض دارالاحسان چک ۲۲ (دوبہرہ سمندی روڈ ضلع فیصل آباد پنجاب) ۳۹۹۰۰





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدانا لهذا وَكُنَّا لَهُ كَاثِرِينَ)

إِنَّا أَعْلَمُ بِاللَّهِ أَنَّهُ يَتَوَكَّلُ عَلَى رُكْوَتَيْهِ وَكَانَ

وَحْدَهُ قَدْ تَوَكَّلَ عَلَى رُكْوَتَيْهِ وَكَانَ تَوَكَّلَ عَلَى رُكْوَتَيْهِ

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِاللَّهِ أَنَّهُ يَتَوَكَّلُ عَلَى رُكْوَتَيْهِ وَكَانَ

وَحْدَهُ قَدْ تَوَكَّلَ عَلَى رُكْوَتَيْهِ وَكَانَ

۶۶۳۹

طب کی ابتداء \_\_\_\_\_ طلق  
 طب کا عروج \_\_\_\_\_ کشف الحیدر

یا حمیت یا قیوم

المستند للحن القیوم  
 فاطمہ سیدہ الزرقین  
 وائلہ ذوالفضل المظہم

۶۶۴۰

طریقت میں منافقت نہیں ہوتی۔

ایک ہو کر اور ایک بن کر ہی کوئی کسی کا

کہلاتا ہے۔ یا حمیت یا قیوم

المستند للحن القیوم  
 فاطمہ سیدہ الزرقین  
 وائلہ ذوالفضل المظہم

ماثر ہے ، ناثر ہے — کوئی بھک نہیں ۔  
ایمان ہے ، یقین نہیں ۔  
یقین کی وادی کر کھول  
گرد و غبار نے تمام دفاتر دھندلے کر دیے  
بھاڑ اور دیکھ  
چے تر پتھر بچے ہے ، انمل ہیرا ہے ۔

یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

عَالَمُكُمْ بِالْإِزْزَارِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



۶۶۳۶

کسی کو نظر آئے نہ آئے  
 دکھائی دے نہ دے  
 خدا کے ہمراہ ساری خدائی ہوتی ہے۔

یا حیات یا حیاتیم

الحمد لله الذي  
 فاطمه خاتون الزهراء  
 وآله ذو الفضل العظيم

۶۶۳۷

یا انداز مخلوق تو ہوتی ہی ہے  
 پر شجر و معجز بھی ساتھ جھٹکتے ہیں۔

یا حیات یا حیاتیم

الحمد لله الذي  
 فاطمه خاتون الزهراء  
 وآله ذو الفضل العظيم



۹۶۳۲

سینہ میں خناس کا دوسرہ  
ہر وقت موجود رہتا ہے اور  
سینہ ہی میں سیکڑا ہوتا ہے۔

یا محبت یا حیرم

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

عَلَّمَ الْقُرْآنَ

وَإِلَهُ الْقَوْمِ الْمُنِيبِ

۹۶۳۵

ششماہی فری آئی کیمپ دارالاحسان

یہ صدقات و خیرات کا لنگر ہے  
ناوار و لاجپار و بیمار محفوق کے لیے وقف و مخصوص ہے۔

نہایت احتیاط سے چلے - یا حب یا حیرم

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

عَلَّمَ الْقُرْآنَ

وَإِلَهُ الْقَوْمِ الْمُنِيبِ

۴۶۲۶

اتنا عمدہ سودا اور مُنعت !  
 مُنعت لینے والے کو اس کی قدر نہیں ہوتی۔  
 یہ لو نہیں سمجھ کر ضائع کر دیتا ہے۔ یا حجتِ یاقین

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
 هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا  
 لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا فَضْلُ الْمَوْلِيِّ

۴۶۲۷

یہ ذکرِ الہی کی مجلس ہے  
 میرے آقا و وحیِ فدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرماتے ہیں :  
 اللہ کے ذکر کی مجلس میں شفا ہے اور لوگوں کی  
 باتوں میں بیماری۔

میں تے ترکوئی بھی بات نہیں کہنی۔

توبہ کرتا ہوں۔  
آپسے کرنی ہے تو گھر جاکے کریں۔

یا حجت یا قتیوم

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
والله ذو العرش العظيم

۴۴۳۸

ایمان ایک قول ہے  
یقین ہی نے اس کی تصدیق کی  
اور یقین ہی سے مستحکم

یا حجت یا قتیوم

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
والله ذو العرش العظيم

۴۴۳۹

ایمان نعمت ہے

یقین۔ ایمان کی حسان

اگر یقین نہیں تو کیا ہے ؟

یا حیت یا قیوم

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا فضل الله العظيم

۶۶۵۰

محبت مرکہ بھی کہیں نہیں رُتی  
کسی نہ کسی رُوپ میں زندہ اور قائم  
رہتی اہد رنگا رنگ کے رنگ بدلتی رہتی ہے۔

یا حیت یا قیوم

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا فضل الله العظيم

۶۶۵۱

نَج وہ ہے جو کسی کلام کا فیصلہ کرے ۔

یہ حق ہے ، یہ ناحق ۔

یا حجت یا عظیم

المحتشد للسنن النبویہ

عالمہ حمیدہ زرقانی

وائفہ ذوالفضل المظہر

۶۶۵۲

حَبِيبُ صَلى اللہ علیہ وسلم

میرے آقا رومی قدام صلی اللہ علیہ وسلم !

ہم خاک نشینوں کا کسی نے کیا حساب لینا ہے !

کرتی بھی عمل میزان کے اعتبار سے سیاری نہیں ۔

ناقص بودا ————— کسی بھی کام کا نہیں ۔

فضل و کرم ہی کا متاع ہے۔

یا حجت یا قیوم

الحمد لله الذي هدانا لهذا

والله ذو الفضل العظيم



اللہ کا فقیر وہ ہے

جس کی نظر میں یار و اغیار بیگانہ ہوتے ہیں۔  
جو اللہ کے سوا کسی سے بھی کوئی دلچسپی نہیں رکھتا۔  
یوں ————— جیسے کوئی دوسرا ہے ہی نہیں۔



جو اپنی ہر حاجت اپنے اللہ ہی سے مانگے  
اُدکسی بھی معاملہ میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے  
اور جس کا کوئی دم بھی غفلت میں نہ گزرے یہی قیوم

الحمد لله الذي هدانا لهذا

والله ذو الفضل العظيم



۴۴۵۴

جہادِ اکبر کے میدان سے بھاگنا حرام ۔  
 جہادِ اکبر کی کوئی مسیبا نہیں ہوتی ۔  
 تمام آخرِ جدوجہد جاری رہتی ہے ۔  
 اقدار فتح و شکست بھی اللہ ہی کی قدر پر مقدر  
 ہوتی ہے ۔ یا حیت یا حیم

الحمد لله رب العالمين  
 والصلوة والسلام  
 والسلام

۴۴۵۵

## کیرٹی سے

بی کیری اذرا یہ تر بتا تجھے کیا ہوا ہے ؟  
 سارا دن ساری رات کیا معیبت پڑی ہے  
 جو دل نے ڈھونڈھو کر انبار لگائے جاتی ہو

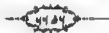
حالاتِ خودِ سالِ بحر میں بھی ایک تک نہیں کھاتی ؟  
 کیڑی لہری : یہ بھی بھلا کرتی پوچھنے کی بات ہے ،  
 ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈال کر تو دیکھ  
 کہ تیرے کھانے کے لیے دوروٹی کافی نہیں ؟  
 پھر بھی سینکڑوں من غلہ جمع کیے جاتے ہر  
 اور اسی کی خاطر در در بھاگے پھرتے ہو !

یا حیت یا حسیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَدِيمِ

عَافَهُ حَسْبُكَ الرَّحْمَنُ

وَاطْمَئِنَّ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



وہیں علومِ اکتسابیت کی حدود سے ماورا کرتے ہیں۔



اگر اکتسابیت میں وحییت موجود نہ ہوتی ،

علوم و فنون کی دنیا میں کوئی کیف نہ ہوتا۔

یا حیت یا حیتیم

الحق لله الحق الحق  
عالمه حیا الحق حق  
و الله ذو الفضل العظيم

۴۶۵۶

زیب و زینت کا حشر دیکھنا ہر تر زوڑی پہ

جاکے دیکھ۔ یا حیت یا حیتیم

الحق لله الحق الحق  
عالمه حیا الحق حق  
و الله ذو الفضل العظيم

۴۶۵۸

یہ دنیا ہے۔

دیا کی ہر شے میں دنیا ہوتی ہے ،

دین کا نام تک نہیں ہوتا —

اگرچہ دین ہی کے نام پہ رچائی ہوتی ہے۔

مردار و ملون کو اندامت رکھ  
باہر گھسیٹ کر موڑی پر پھینک۔

وما عیتنا الا البلاغ

یا حیت یا حیتیم

الْحَسْبُ لِلَّهِ الْقَدِيمِ

عَالِمِهِ حَسْبُ الْكَرِيمِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۶۵۹

جہاں اکبر میں ذکر ہوتا ہے ،  
ذکر کی مجلس قائم و دائم رہتی ہے۔  
جسم الوجود کے اندر رہتے اور کہنے والے  
کافر ، مشرک اور

مُنافِق اس میں شامل نہیں ہوتے۔ یا حیت یا حیتیم

الْحَسْبُ لِلَّهِ الْقَدِيمِ

عَالِمِهِ حَسْبُ الْكَرِيمِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۶۶۰

زندگی جہاد ہے۔  
 جہاد میں کوئی بھی شے بچا کر نہیں رکھی جاتی۔  
 عاذا ہی پر پیش کر دی جاتی ہے۔  
 مال و دولت تو چیز ہی کیا ہوتے ہیں،  
 جان تک کی بازی لگا دی جاتی ہے۔

یا حییٰ یا قیوم

المستند للہی القیوم  
 عاذا خدا کریم  
 وَاَلٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۶۶۶۱

ذکر کا تیر اور خصوصاً زہر ملا تیر  
 شیطان و خناس ہی پہ لگے اور اللہ کرے  
 ایسا لگے کہ پھر کبھی جانبر نہ ہو۔ یا حییٰ یا قیوم

المستند للہی القیوم عاذا خدا کریم  
 وَاَلٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۶۶۲

مجاہد کی ہر شے اللہ ہی کے حوالے ہوتی ہے۔  
 اجرِ مگر کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔  
 اور روح و نفس کی جنگ کے قائد  
 میرے آقا روحی فداء صلی اللہ علیہ وسلم قائدِ عرفان  
 ہوتے ہیں۔ یا حییٰ یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
 هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا  
 لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا فَضْلُ الْعَلِيِّ

۴۶۶۳

یہ رفاہِ عامر ہے اور جنگل۔  
 جب بھی کسی خالق نے یہاں آنا ہو،  
 باپ بیٹا بھائی شوہر  
 ساتھ ہو۔ یا حییٰ یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
 هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا  
 لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا فَضْلُ الْعَلِيِّ



۴۴۴

خیال سے کوئی فاسخ نہیں ہوتا۔

اصل فراغت خیال کی فراغت ہے

خیالات متحد نہیں ہوتے اور متحد نہیں رہتے۔

جوئی متحد ہوتے

یکو ہوتے

بلند ہوتے

خیالات کی مجذبی نے ہی زندگی کا

نیا باب کھولا

سَلَام  
رَحْمَتِ  
رَحْمَتِ  
رَحْمَتِ

کے جُزءِ ابواب کی اِفتاحِ خیال ہونے کی

یا حَیِّ یا قَیُّم

الحمد لله رب العالمین

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

۳۶۵

قرآنِ کریم اور حدیثِ مطہرہ کے سوا ہر کتاب کی  
تصنیفِ قالیف — خیال ہی صریح و جود  
میں لایا۔

اور یہ لسانیِ سراج نہیں تو کیا ہے ؟

خیال جب ہر خیال سے بیزار ہو جاتا ہے بیدار  
ہو جاتا ہے۔

ایک ہی میں مدغم ہو کر سرفراز ہو جاتا ہے

جملہ ایجادات خیال ہی کی مرئوسِ منت ہیں۔

یا حیت یا حمیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحْمَنِ

عَالَمِ خَدَائِدِ الرَّحْمَنِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۴۴

اللہ جب کسی بندے کے خیال کو اپنی طرف متوجہ  
فرماتے ہیں، ہر خیال بلا کر اکسیر بنا دیتے ہیں  
ورنہ کوئی اوسیلہ کسی کارگر نہیں ہوتی۔

اللہ — بندے کو نہیں، خیالات کو بدلاتے ہیں۔  
 خیالات بدلے کو یا ساری خدائی بدلی۔ یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَدِيمِ  
 عَالِمِ الْغُيُوبِ  
 وَائِةُ ذَوَالْعِصْلِ الْمُطْمِئِنِّ

۶۶۶۶

خیالات اگر دُنیا ہی کی طرف متوجہ ہے  
 ظہون و مُردار سے پاک نہ ہونے  
 کئی عرفان ہیں، نفس و شیطان و غاس ہی کا  
 دھوکا و فریب ہے۔ یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَدِيمِ  
 عَالِمِ الْغُيُوبِ  
 وَائِةُ ذَوَالْعِصْلِ الْمُطْمِئِنِّ

۶۶۶۶

جو تیری پردا نہیں کرتا، تیری ذات کی قسم !

ہم بھی اس کی کہیں پروا نہیں کرتے۔

واللہ باللہ باللہ ماشاء اللہ

تیری پروا ہی کے باعث ہم ہر کسی کی پروا کرتے

ہیں۔ یا حیاتِ یاقیم

الحمد لله الذي قسم

عالمه حسب القدر

والله فوالفضل العظيم

۶۶۶۶

ہم نے دنیا کی کوئی بھی چیز اگرچہ ملعون و مردار  
ہو، کبھی ترک نہیں کی۔ کسی نے بھی کہیں نہیں کی،  
ہر شے کے انبار لگائے رکھتے ہیں اور  
جب تک کرتی ملعون و مردار کی بدلو سے دُور  
نہیں ہوتا، رحمت کی خوشبو کیونکر آسکتی ہے؟

نہوں کسی بھی رنگ میں ہر ملعون ہے اور  
 مردار کسی بھی حال میں ہر مردار ہے۔  
 عجب تک کوئی ملعون و مردار سے کھیتا پاک نہیں  
 ہوتا، قرآنِ عظیم اور سنتِ مطہرہ کے ذریعے کیے  
 مغرور ہو؟

تیرے پاس ہر شے ہے، ملعون و مردار سے  
 اجتناب نہیں۔ یا حیت۔ یا حیم

طریقتِ اسلام کا ایک امتیازی نشان تھا،  
 اس میں بھی جادو اعلیٰ ہوا۔ یا حیت۔ یا حیم

الطہارۃ فی القلوب  
 فان حبہ لکرمہ  
 و افة ذوالفضل العظیم





• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔  
ان کے پاس کجوروں کا ایک ڈھیر لگا ہوا تھا۔ آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ بلال یہ کیا ہے ؟  
حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ایک چوہ ہے  
جس کو میں نے کل کے بے جمع کیا ہے یہی آئند کے  
لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس سے نہیں  
ڈرتا کہ اس کا بننا بننے و دوزخ کی آگ میں قیامت کے  
دن ؟ بلال ! اس کو خرچ کر دے اور عرش عظیم  
کے مالک سے اللہ اس و فقر کا خوف نہ کر (بیہقی)





حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اقدس  
صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے زمانہ میں، میرے  
پاس، آپ کے چھ یا سات دینار تھے (اشرفیاء)  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں ان کو تقسیم  
کر دوں لیکن آپ کے درو یا بیماری نے مجھے مشغول رکھا  
لہذا میں ان کو تقسیم نہ کر سکی۔ اس کے بعد حضور اقدس  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ وہ چھ یا سات اشرفیاء  
کیا ہوتیں؟ میں نے عرض کیا آپ کی بیماری کی مشغولیت  
کے سبب میں انہیں تقسیم نہیں کر سکی۔ پھر آپ نے  
ان اشرفیاء کو طلب فرمایا اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا  
کیا اللہ کے نبی کا یہ خیال ہے کہ وہ اللہ عزوجل سے ملاقات  
کرے اس حال میں کہ یہ اشرفیاء اس کے پاس ہوں۔

(احمد)



حضرت ابو رفد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضور اقدس  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کعبہ  
 کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ مجھے دیکھ کر آپ نے  
 فرمایا: قسم ہے پروردگار کعبہ کی: وہ لوگ بڑے ٹوٹے  
 (خوارے) ہیں ہیں۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں  
 باپ آپ پر فدا ہوں، وہ کون لوگ ہیں؟  
 فرمایا: مال کو زیادہ جمع کرنے والے مگر (وہ لوگ مستحق  
 ہیں) جنہوں نے ادھر ادھر اور اس طرف یعنی اپنے  
 آگے پیچھے اور دائیں بائیں خرچ کیا اور ایسے لوگ  
 کم ہیں۔ (بخاری و مسلم)





حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی۔ آپ سلام پھیر کر فرارُٹھے اور لوگوں کی گردنیں پھانڈتے ہوئے اپنی بعض ازدواج کے گھر کی طرف متوجہ ہوئے۔ لوگ یہ دیکھ کر گھبرا اٹھے۔ جب آپ واپس آئے اور دیکھا کہ لوگ آپ کی سرعت سے حیران ہیں تو فرمایا! مجھے سونے کی ایک چیز یاد آگئی جو ہمارے پاس تھی۔ پس میں نے بڑا جانا کہ وہ چیز مجھے تعزب الہی سے باز رکھے۔ پس میں نے اسکو تقسیم کر دینے کا حکم دے

دیا۔ (بخاری)





حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے  
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے  
 کہ ہر قوم اور ہر اُمت کے لیے ایک فتنہ ہے  
 (یعنی ہر قوم اللہ کی طرف سے کسی چیز کے فتنہ میں  
 ڈال کر آزمائی جاتی ہے) اور میری اُمت کا فتنہ  
 (یعنی اللہ کی طرف سے آزمائش) مال ہے۔

(ترمذی)



حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اہل صفہ میں  
 سے ایک آدمی نے وفات پائی اور ایک دنیا دار  
 چھوڑا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ  
 ایک دنیا دار ایک داغ ہے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ

تعالیٰ عزہ کہتے ہیں کہ کچھ دن بعد اصحاب صفہ میں سے  
ایک اور شخص نے وفات پائی، اس نے دُنیوی  
پھوٹے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا یہ دو دینار ووداخ ہیں۔

(احمد - بیہقی)



حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اقدس  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا اس شخص کا گھر  
ہے جس کا (آخرت میں) گھر نہیں اور مال اس شخص  
کا ہے جس کا (آخرت میں) مال نہیں اور مال وہی  
شخص جمع کرتا ہے جس میں عقل نہیں۔

(احمد - بیہقی)





حضرت عمرؓ بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں  
 کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم!  
 میں تمہارے فقر و افلاس سے نہیں ڈرتا بلکہ اس  
 سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تم پر کشادہ کی جائے گی جس طرح  
 ان لوگوں پر کی گئی تھی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔  
 پھر تم دنیا کی طرف رغبت کرو گے جس طرح  
 تم سے پہلے لوگوں نے رغبت کی اور پھر دنیا  
 تمہیں (اسی طرح) ہلاک کر دے گی جس طرح اس نے  
 ان کو کیا۔ (بخاری - مسلم)



حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب آفتاب طلوع  
 ہوتا ہے تو اس کے دو زل پہلوؤں میں دو فرشتے  
 ہر تے ہیں جو پچارتے اور مخلوقات کو سناتے ہیں

ان کے پکارنے کی آواز کو ساری مخلوق سنتی ہے  
 مگر جنت اور انسان نہیں سنتے۔ وہ یہ اعلان کرتے  
 ہیں کہ لوگو! اے پتے پروردگار کے حکم کی طرف  
 رجوع کرو اور اس بات کو جان لو جو مال کم ہو  
 اور کافی ہو، وہ اس مال سے بہتر ہے جو زیادہ  
 ہو اور لہو و لعب میں ڈالے۔ (ابو نعیم)



حضرت ابو دودا اور حضرت ابو خلا در رضی اللہ عنہما  
 کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب  
 تم دیکھو کہ کسی بندہ کو دنیا میں زُحْد (دنیا سے بے رغبتی)  
 اور کم گوئی عطا کی گئی ہے تو اس سے قرب حاصل کرو  
 اس لیے کہ اسے خیمت سکائی گئی اور دی گئی ہے۔

(بیہقی)







حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے کہ میں جب اسے کر دوں تو اللہ اور اللہ کے بند سے مجھ سے محبت کریں۔ آپ نے فرمایا۔ دنیا کی طرف رغبت نہ کرو، اللہ تجھ سے محبت کرے گا اور اس چیز کی خواہش نہ کر جو لوگوں کے پاس ہے۔ لگ بھگ سے محبت کریں گے۔ (ترمذی ابن ماجہ)



حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جس شخص نے دنیا میں زہد اختیار کیا (یعنی دنیا سے بے پروائی کی) اللہ تعالیٰ

نے اس کے دل میں حکمت پیدا کی، اس کی زبان  
کو گویا کیا۔ دُنیا کے عیرب، دنیا کی بیماریاں اور  
ان بیماریوں کا علاج اُسے سکھایا اور پھر اس کو  
دنیا سے سلامتی کے ساتھ دارالسلام کی طرف  
لے گیا۔ (بیہقی)



حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ  
حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ !  
جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے،  
اس کو دنیا سے بچاتا ہے جس طرح تم میں سے  
کوئی شخص اپنے بیمار کو بانی سے بچاتا ہے۔  
(احمد، ترمذی)



۴۴۰

بیماری کوئی بھی ہو  
علاج کیسا بھی ہو  
شفاء اللہ کی طرف سے ہوتی ہے  
اگر علاج پہ شفا ہوتی تو بادشاہ اور حکیم کبھی  
بیمار نہ ہوتے۔ - احمیت یا قیوم

الحمد لله الذي  
عاشه حيا والذی  
وافقه ذو الفضل العظیم

۴۴۱

یہ کتاب ہے

کوئی کتاب خود نہیں بولتی۔  
بلکہ ہی پہ بولا کرتی ہے۔ - احمیت یا قیوم

الحمد لله الذي  
عاشه حيا والذی

وافقه ذو الفضل العظیم

۶۶۶

محترمین کی خدمت بہترین خدمت ہوتی ہے

امیر کسی بھی خدمت کو کسی خاطر میں نہیں لاتا، کوئی قدر نہیں کرتا۔ اپنا حق بکے بھڑے ہوتا ہے۔

امیر بات بات پر غریب کا صراج ہوتا ہے

دنیا میں اگر غریب نہ ہوتے، امیر کا کوئی کام نہ چلتا۔

امیر کی امدت غریب ہی کی مرہونِ منت ہے۔

اگر غریب ہی نے کائنات کو بسایا اور گھوٹایا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَرَحْمَتُهُ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَيْنَا

یا حبیبِ امتیرم

وَإِنَّهُ لَذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۶۲

غریب اگر عقل مندی سے کام لے تو کسی بھی طرح امیر سے  
کم نہیں ہوتا۔ - یا حیت یا قیوم

المستند للحق التیوم  
عالمہ حیدر آباد  
وافقہ ذوالفضل العظیم

۴۶۳

خس بولا : اگر میرا دفتر بالکل ہی بند ہو گیا  
تو پھر میں کیا کروں گا؟ دُنیا سے دُل کے  
جملہ دفاتر میرے ہی دم قدم سے دواں دواں ہیں  
یا حیت یا قیوم

المستند للحق التیوم  
عالمہ حیدر آباد  
وافقہ ذوالفضل العظیم



۶۶۷

یہ دنیا تو پیر کوئی اور دُنیا ہوگی :-

یا حییٰ یا قیوم

الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ

عَاطِقُ حَبِيبِ الْكَرِيمِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۶۸

اسلام میں منہرۃ داری ہیں۔۔۔ اگرچہ

بہتر فرقوں میں بنا ہوا ہے<sup>۱</sup> یا حییٰ یا قیوم

الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ

عَاطِقُ حَبِيبِ الْكَرِيمِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۶۹

نفاست، انسانیت کی مقبول ماحضرت ہے۔

یا حییٰ یا قیوم

الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ

عَاطِقُ حَبِيبِ الْكَرِيمِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۶۸

اسلام نے ذخیرہ اندوزی کو کسی بھی قدر میں  
 کبھی پسند نہیں کیا۔ مال جو یا منال، ہمیشہ ضرورت  
 ہی پر اکتفا کیا۔ یہی اسکی ازلی تائید ہے اور  
 ہر دور کے مورخ نے اسکی تصدیق و تائید کی۔

یا حجت۔ یا قہیم

الْحَكِيمُ الَّذِي يَتَّقِي

فَاطَهُ عَنِ الْكَرَاهَةِ

وَاللَّهُ وَالْفَضْلُ الْعَلِيمُ

۴۶۹

جو آدمی اجل کی موت سے نہیں مڑتا،  
 قضا کی موت سے مڑتا ہے۔ جب تک  
 اسکی اجل کی موت کا وقت پورا نہیں ہوتا، قبر  
 میں زندگی گزارتا ہے۔ اور اللہ ہی جانتے

ہیں کہ ایسی زندگی کیسی ہوتی ہوگی۔ یا حیت یا قیوم

واللہ اعلم بالصواب

الحمد لله رب العالمين

والله اعلم بالصواب

والله ذو الفضل العظيم

۴۶۸۰

حال اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی

ہوتا ہے۔ یا حیت یا قیوم

الحمد لله رب العالمين

والله اعلم بالصواب

والله ذو الفضل العظيم

۴۶۸۱

کلام تو کرتی نہیں، بار بار بلانا اور جلاتے ہی رہنا

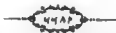
نُجوت ہی کی ایک علامت ہوتی ہے۔

اسی طرح جبرک



فطرت نے اسکو مان لیا۔ یا حیت یا قیوم

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله



آدم کا انتظار ہوتا ہے  
رخسخت پہ حسرت

یا حیت یا قیوم

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله



تیرے طویل خطوط نے دائرہ کی خن کو  
منسوخ کر ڈالا۔؟ یا حیت یا قیوم

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

۴۷۸۲

سُبْحَانَ الْعَزِيزِ الْغُفُورِ  
 کا یہ مطلب ہے کہ جو کسی بھی طرح  
 مغفرت کا مستحق نہیں، اُسے بھی  
 بخش دیتا ہے۔ یا حیات یا قیوم

المستشهد لہی القیوم  
 قالہ حمید تارقمچہ  
 وائتہ ذوالفضل العظیم

۴۷۸۵

خاکِ اہل بزمِ شوقِ رنگِ ہیں  
 مٹی — خاکی ، سبزہ — سبز ہوتا ہے

المستشهد لہی القیوم  
 قالہ حمید تارقمچہ  
 وائتہ ذوالفضل العظیم

۴۴۸۷

جس مال و دولت اور جاہ و حشمت کی خاطر  
 دنیا ماری ماری پھرتی ہے —————  
 فقر نے کہا: میں اس پر تھوکتا بھی نہیں۔  
 اور کسی بھی انداز میں اسے کبھی قبول نہیں کرتا۔

یا حبت یا حسینم

المستند بنی القاسم  
 حافظہ حسینہ راجہ  
 واقعہ ذوالفصل اعظم

۴۴۸۸

آدم عید السلام سے لے کر آج تک فقر کسی بھی  
 دور میں میر و سلطان کے حضور میں کبھی حاضر  
 نہ ہوا اور کسی بھی جاگیر کو کبھی قبول نہ کیا۔  
 کوشش کی تو بھاگ گیا۔

تینخ لے اس کو مان لیا کہ سچ ہے۔

یا حبت یا حبتیم

الحق تعالیٰ التَّائِبِينَ  
عَاقِبَةُ خَيْرٍ مِنَ الْكَافِرِينَ  
وَالَّذِي ذُرِّيَّتُهُ الْمُطَّيَّرِينَ

۴۶۸۸

پتھٹ ایک شاعرانہ تخیل ہے  
درد نہ جے بھی کوئی جام پلایا جاتا ہے  
سُج کر پلایا جاتا ہے، سُجھل کا نام تک نہیں ہوتا۔  
یہ میرے ساقی، میرے آقا !  
روحِ فدا مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کی قدیم سنت ہے

یا حبت یا حبتیم

الحق تعالیٰ التَّائِبِينَ  
عَاقِبَةُ خَيْرٍ مِنَ الْكَافِرِينَ  
وَالَّذِي ذُرِّيَّتُهُ الْمُطَّيَّرِينَ

۴۶۸۹

مُسَبِّحَانَ الْعَزِيزِ اِنْكَرَيْتُمْ كَايَ مُطْلَبِ هِے  
 كہ كائنات كى كوفى بهى شئى كرم سى مسفننى نهى  
 هر شئى كرم كى محتج هى، هر حال مى كرم هى  
 كار فرما۔

بعض كام، اگرچہ ديكهنى مى كرم كى منافى هوتى  
 هى، مىن كرم هوتى هى۔ يا حى يا قىوم

الْمُسْتَدْعَى الْبَشَرِ

عَالَمِهِ حَسْبُ الْوَقْتِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۶۹۰

تيرى ميل و نهار  
 تيرا مال و اسباب  
 جن پر ترچھولے نهى سماتا

شیطان و نعت کس  
 ہی کے مٹوے کے تحت  
 نقل و حرکت پہ گامزن ہیں۔  
 اد ملعون و مردار ہی کے لیے تقویت بخش۔

ترقی ہے یا زوال ؟  
 اس ترقی میں اللہ کے ذکر کا نام تک نہیں۔

یا حیات یا حیاتیم

المستشهد للحق النبی

عالم حیدر آباد

والملة ذوالفضل المظہر

۶۶۹۱

ایک ایک بات کو سن !  
 ایک ایک چیز کو دیکھ !  
 خود ہی بتا !

یہ طعن نہیں تو کیا ہے ؟  
 مُردار نہیں تو کیا ہے ؟  
 ان سے دُور رہنا اور باز رہنا ہی عین  
 اسلام ہے ۔ یا حیت یا قسیم

الحمد لله الذي  
 هدانا لهذا الذي كنا  
 في غلظتنا عنه  
 والحمد لله

۶۶۹۲

تیرے جسم الوجود کے اعضاء  
 تیرے کارخانہ کے اوزار و ہتھیار ہیں۔  
 امر و نہی پر چلا ۔ یا حیت یا قسیم

الحمد لله الذي  
 هدانا لهذا الذي كنا  
 في غلظتنا عنه  
 والحمد لله

۶۶۹۳

ایسا ذکر جیسے مُردوں کی تمنا ہوتی ہے ، کہ

مرحے اللہ کے سوا کسی اور طرف کبھی التفات  
نہیں کرتے، ذکر ہی میں غرور و منہمک ہوتے

ہیں۔ یا حنیٰ یا حنیم

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
والله ذو الفضل العظيم

۴۴۹۳

جس نے کسی کو دیکھا ہی نہیں اس کی بابت  
کیا لکھ سکتا ہے! دیکھنے والے ہی دیکھنے والی  
کی بابت لکھ سکتے ہیں اور دیکھنے ہی سے محبت  
پیدا ہوتی ہے۔ یا حنیٰ یا حنیم

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
والله ذو الفضل العظيم

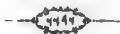
۴۴۹۴

کون کتا ہے؟ رہبانیت ہے؟



اسلام کی روح کو جاننے کی دھوئی ہے۔  
یہی ہمیشہ زندگی کی حرکت اور اسی میں  
میں برکت۔ یا حیت یا قیوم

الحمد لله الذي  
عاطق حبلنا في  
والله ذو الفضل العظيم



جمال کا کرتی نعم البدل ہیں۔

لے خسرو و خروباں ! تیرا جمال ہی  
محوانہ روں کا حج ہوتا ہے۔  
یا حیت یا قیوم

الحمد لله الذي  
عاطق حبلنا في  
والله ذو الفضل العظيم

۶۶۹۶

حال  
ظن ہر دباطن کا منظر

اللہ حال میں رہتا ہے

حال میں ہدایت ہوتی ہے  
اور فضل

حال ہی میں رحمت ہوتی ہے  
اور برکت

حال میں ہر شے ہوتی ہے

لبط

قبض

فراخی

تسنگی

راحت

مکرب

سکون

اضطراب

جس نے بھی دیکھا ،

حال ہی میں دیکھا،

جس نے بھی پایا، حال ہی  
میں پایا۔

حال کو زندہ رکھ

ہر حال میں مسک  
عین عبادت ہے  
یا عیت یا قیوم

الحمد لله الذي  
عاش حيا لا يزول  
والله ذو الفضل العظيم

۶۶۹۸

جہاں جاناں سے کبھی کوئی سیراب نہیں ہوتا  
جہاں میں دن میں کئی کئی بار ہو - ہنوز ترشہ !

اُسے جمال نہیں ، جمال کے تو ہم متعل ہی نہیں ،  
البتہ جمال کے اُمیدواروں میں حیرا نام بولے

سیرتی ساٹھے بغیرے اُتے کاں بولدا  
ساڈا او مے غلاماں مچ مال بولدا -

الحمد لله الذي  
عالمه خير من  
وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۶۹۹

پیشانی میں تو رہے - یا حسین یا قیوم

الحمد لله الذي  
عالمه خير من  
وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۶۰

توند پھولے نہ پھولے ،

دست ہونہ ہو ،

بوسش کبھی کم نہ ہو۔

یا حجت یا قسیم

الْحَقُّ لِلَّهِ الْقَسِيمِ

عاقبہ حیاتِ راجحہ

واقفہ ذوالفصل العظیم

۶۶۱

زندہ لیت نہ ہوتی

مرد لیت کبھی پروان نہ چڑھتی

نظر لگتے لگتے ، گرتے گرتے گرباتی

یا حجت یا قسیم

الْحَقُّ لِلَّهِ الْقَسِيمِ

عاقبہ حیاتِ راجحہ

واقفہ ذوالفصل العظیم

۶۶۲

بڑے سیال !

یہی تو وہ دنیا ہے جسے ساری دنیا  
دنیا کہتی ہے۔ اور دنیا کیا ہوتی ہے ؟

یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَدِيمِ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَدِيمِ  
وَإِلَهُ ذَوِ الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۶۳

درگزر فرمانا، معاف کرنا اور پردہ پوشی  
میرے اللہ کی شان ہے  
فقر کو یہ خصلت ورثہ میں ملی  
اللہ کرے، ہمیں بھی ملے

انتقام کوئی مردانگی نہیں

ہر ایت میں کوئی کمی نہیں  
جانتے ہیں، مانتے نہیں

یا حیت یا قسیم

الحمد لله العزیز

عالمہ صدائے رفیعہ

واظہ ذوالفضل العظیم

۶۷۰۳

آج تجھے یہ نہ بتائیں  
کہ تیرے دین کا سب سے بڑا فتنہ  
کیا ہے؟ مال کا ذخیرہ

یا حیت یا قسیم

الحمد لله العزیز

واظہ ذوالفضل العظیم



۶۴۰۵

ذخیرہ اندوزی فتنے کا موجب بدنتی ہے  
 سیرتِ صابراً ملاحظہ ہو ،  
 کل کے لیے ایک کجگور تک جمع نہ رکھتے  
 یا حقیق یا قیوم

المستند للحق القیوم  
 حافظہ حسنہ دارالعلوم  
 وائلہ ذوالفضل العظیم

۶۴۰۶

خاکِ جسمِ الوجود تو روح کے  
 کسی بھی کام نہیں آتا ،  
 کیڑوں ہی نے کھانا ہے !  
 یا حقیق یا قیوم

المستند للحق القیوم  
 حافظہ حسنہ دارالعلوم  
 وائلہ ذوالفضل العظیم



یہ باتیں جو تم لکھتے ہو اور کہتے ہو کہ میں  
لکھتا ہوں  
کسی ایک بات کو لکھ کر تو بتا

یا حیت یا قیوم

الحق لا یستبدل  
عاطف صمد الزکر  
والله ذو الفضل العظیم



یہ رفتار نہ تیری ہے نہ میری مان کی ہے۔

یا حیت یا قیوم

الحق لا یستبدل  
عاطف صمد الزکر  
والله ذو الفضل العظیم



غنا کی جمیئت برہم ہونے لگی  
 و سادس کے جام اٹنے لگے  
 نفس کی سرکش دم توڑنے لگی  
 شیطان کا راج ختم ہونے لگا  
 اپنی دنیا اجر دے دیکھ کر، شیطان  
 اپنے سر پہ راکھ ڈالنے لگا  
 ڈھائیں مار کر روئے لگا  
 میرے حصار مہار ہونے لگے  
 میرے دفاتر بند ہونے لگے  
 میرے قلعے اجر دے لگے  
 میرے خواب شرمندہ ہونے لگے  
 میرے منصوبے باطل ہونے لگے  
 میری راست ڈھلنے لگی

تزیینیں بچنے لگیں  
 ستاؤ ٹٹنے لگا  
 ہنگامہ سحر گرم ہونے لگا  
 نسیم سحر شبنم سے مڑد مڑنے لگی  
 شائیں جھومنے لگیں  
 پتے بچنے لگے  
 پرندے چہانے لگے  
 سورج اٹھرنے لگا  
 نقارے پہ چوٹ پڑی  
 ایک غنڈہ بسند ہوا  
 باق نے تداوی  
 زندگی کو نئی صبح کا شرودہ جانفزاں میلک ہو یا حیاتِ باقیم

المستشهد علی المرتضیٰ عاقلہ حیرانِ روضی

وَاتَّذَكَّرُوا الْفَعْلَ الْمُسْتَبِیْہ

۶۶۱۰

یہ اللہ کی راہ ہے  
بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے چلا چل

یہ اللہ کا ذکر ہے  
محورہ

یہ دین کی تبلیغ ہے  
جاری رکھ

یہ مخلوق کی خدمت ہے  
کیے جا

یہ دُور کی منزل ہے، پر کوئی دُور نہیں۔

طے ہونے پہ آئے تو دم بھر میں ہر جائے۔

یا حیت یا قیوم

المستند للحق القدوم

عاطف حیدر الرحمن

واللہ ذو الفضل العظیم

۶۷۱۱

طریقیت کی اصل — شیخ سے محبت  
طریقیت کا مروج — فنا فی الشیخ

یا حیت یا قیوم

المستند للحق القدوم

عاطف حیدر الرحمن

واللہ ذو الفضل العظیم

۶۷۱۲

مُدعا مست بدل

طریق مت بدل

ایاق مت بدل

راہ مت بدل اگرچہ کر دی ہو  
 منزل مت بدل اگرچہ کٹھن ہو  
 شیخ مت بدل اگرچہ ناقص ہو  
 احباب مت بدل اگرچہ بے وفا ہوں

یا حیت یا حیدم

الحمد لله الذي قسم  
 فانه حيد لا ريب  
 والله ذو الفضل العظيم



اللہ کے کسی کام کی کوئی مخالفت نہیں کرتا، مگر  
 شیطان اس الہی اصول پر اپنی باہی مخالفت کا  
 جائزہ لو۔ یا حیت یا حیدم

الحمد لله الذي قسم  
 فانه حيد لا ريب  
 والله ذو الفضل العظيم

۶۴۱

ارض و سما کے مابین منٹ منٹ کے وقفہ  
 میں حالات تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ یہ صبح تھی،  
 ہوتے ہوتے شام بن گئی۔ یہی کائنات کی زندگی  
 ہے۔ کوئی بھی دم ایک سا نہیں رہتا،  
 رہ سکتا ہی نہیں۔ بدلنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔  
 کر بھی بدل۔ یاحیت یا حیاتیم

الحمد لله الذي

فادى حياؤنا

والله ذو الفضل العظيم

۶۴۲

دُنیا کو دین میں بدل

جو بھی شے ملعون ہے اسے بدل  
 اور جو بھی شے مُراد ہے اسے بھی بدل



دین نے قسم کھا کر سہرایا  
یہ دنیا جس میں تم رہتے ہو، جھوٹی ہے۔

تبدیل کرنا چاہتے ہو تو دنیا کو تبدیل کرو۔  
دین میں دنیا کا نام تک نہیں ہوتا۔

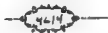
وما حیننا الا السبلخ

یا حیت یا ھتیم

المستند للحی القصور

عاقہ حیدر ارفہ

والله ذو الفضل العظیم



آنے والو! جلد آؤ  
کرنے والو! جلد کرو

تلقین ————— دلوں کو لیجانے اور

عمل ————— جوش کو گمانے کی دامن بیل

تمیق عمل کی محتاج ہے  
جب تک عمل جو شس میں نہیں آتا، ناکام  
رہتی ہے۔ - و ما علیہ الا اسبلاغ

یا حیت یا حاتم

الحمد لله الذي قد  
عالمه حميد القادر  
وانه ذو الفضل العظيم

۶۶۱۶

دین بولا  
میں پاک بول  
طہور و مردار سے پاک ہو کر آ  
اور میری برکات کا نزول دیکھ۔

یا حیت یا حاتم

الحمد لله الذي قد  
عالمه حميد القادر  
وانه ذو الفضل العظيم

4618

دنیا، دین کی اور  
دین، دنیا کی ضد ہے۔

جب کسی مقام پر دین آتا ہے  
پلوے کا پورا آتا ہے  
اور دنیا کو سمار کر کے آتا ہے

وما علمنا الا السبل الخ

یا حمت یا فتیم

الحق عند الحق القیوم

عالمہ حسنیہ الزرقانی

والله ذو العرش العظیم

4619

اُحسن دنیا وہ ہے جو آخرت کے لیے  
زاہر راہ ہو۔



اور  
 صالحین  
 نے مَن و عَن تائید و تعدیق کی



ملہومات تیرے لیے  
 ماکولات تیرے لیے  
 مشروبات تیرے لیے  
 حکمت تیرے لیے  
 حکومت تیرے لیے  
 غرض دنیا کی ہر شے تیرے لیے  
 اور

تو اللہ کے لیے ہے۔

وما علینا الا السبیل

الحمد لله رب العالمین

والحمد لله رب العالمین

۶۷۰

کس نے بھی کسی کا کیا کرنا ہوتا ہے!  
میرے اللہ ہی کُل مُلُوق کے چھنے اور کرانے والے ہیں۔

یا سحیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَلَّمَ حَسْبَ الْوَقْتِ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۷۱

فیرا زلی ہاجرا لی اللہ ہوتا ہے۔  
ہجرت فقیر کو درخ میں غایت ہوتی ہے۔  
ہجرت کی برکات اظہر من الشمس۔  
عالیہ ہجرت میں نہر رکھ براہِ حج کے  
رجن کھناڑوں نے میرا استقبال کیا ،  
میرا بھی حق ہے کہ انھیں ہر وقت ذکر و تبلیغ سے  
معمور رکھوں۔

مزید کسی بھی زمین کی نہ مجھے ضرورت ہے نہ ہی  
میں نے کبھی کسی سے لینا ہے اگرچہ مفت ہے۔

یا حیت یا قیوم

لَقَدْ عَلِمْتُمْ لِيَوْمَ يَأْتِيهِمْ  
سُحُوفٌ مِّنَ الْمُقَابِلِ

وَأُظِلُّوا بِالْمُغَصِّمِ

۴۶۲۷

جگل کی کانٹے دار مجازیوں نے مجھے خوش آمدید کہا۔  
پسٹ پسٹ کر بولیں۔

ہم تیری آمد کی شدت سے متحضر تھیں۔

اب نہ جانا ! یا حیت یا قیوم

لَقَدْ عَلِمْتُمْ لِيَوْمَ يَأْتِيهِمْ  
سُحُوفٌ مِّنَ الْمُقَابِلِ  
وَأُظِلُّوا بِالْمُغَصِّمِ



۴۷۲

فیر کے منبر و محراب — درختوں کی شاخیں  
اور گھاس کا فرش قالین ہوتا ہے۔

یا حنیف یا قیوم

الحمد لله رب العالمین

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

وآله ذوالفضل الطیب

۴۷۳

تیری یاد — میری عبادت

یا حنیف یا قیوم

الحمد لله رب العالمین

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

وآله ذوالفضل الطیب

۴۷۴

کبھی یہ پانڈی تھا، اب بل کا مالک ہے!



بگو! تو نے ترقی کیوں نہ کی ؟  
تیرا حال جوں کا توں رہا !

یا سحیہ یا قیوم

المستند للعلم القیوم  
عاطف حیدر علی شاہ  
واقعہ ذوالفضل الطیب

۶۷۲۶

لنگر پکانے والی کا درجہ  
ماں کے برابر ہوتا ہے۔

یا سحیہ یا قیوم

المستند للعلم القیوم  
عاطف حیدر علی شاہ  
واقعہ ذوالفضل الطیب



۶۶۷۸

یہاں نوکر و تبلیغ کا بین الاقوامی اجتماع  
 ہمیشہ زندہ اور قائم رہتا ہے، ماشاء اللہ  
 انس و جان ہر وقت حاضر و موجود۔ الحمد للہ  
 اور کافی ہے۔ یا حجت یا قیوم

الحمد لله رب العالمين  
 والصلوة والسلام  
 والسلام على من لا نبي بعده

۶۶۷۸

ہمت ہنر کی محتاج نہیں ہوتی۔  
 ہر قسم کی مزدوری کمر لیتی ہے۔  
 مٹی بھرائی اگرچہ ہمارے نزدیک کرنی  
 ہنر مندی نہیں، مین ہنر مندی ہے۔

مزدور ہی ہنرمندی کی جان ہے۔ مزدور نہ  
بچتے، کوئی ہنرمند کسی ہنرمندی پر دسترس نہ رکھتا۔

یا محبت یا احتیوم

الحمد لله الذي  
عاطف سيدنا محمد  
وآله ذوالفضل العظيم

۶۶۷۹

اگر تو بھی نہ ہوتا — کوئی زندگی نہ ہوتی۔  
ہوتی — مگر بے کیفیت  
تیرے کرم ہی نے اس زندگی کو گھڑایا اور  
زندگین بنایا ہوا ہے۔ یا محبت یا احتیوم

الحمد لله الذي  
عاطف سيدنا محمد  
وآله ذوالفضل العظيم

۶۶۲۰

غلام کے مطلب کی کوئی بھی شے مالک سے

دود نہیں ہوتی۔ غایت جاری رہتی ہے۔  
بلا مانگے دی جاتی ہے۔ یا حیت یا قیوم

المستشهد للمعنی القیوم  
عالمہ حسرت الدار فہم  
واظف ذوالفضل المظہم

۶۶۳۱

یہ مقالات صرف منکے ہی نہیں، تمہارے گلوں  
میں موتیوں کی مالا ہیں۔ چاہو تو سینوں سے لگاؤ،  
چاہے مٹی میں رولو۔ یا حیت یا قیوم

المستشهد للمعنی القیوم  
عالمہ حسرت الدار فہم  
واظف ذوالفضل المظہم

۶۶۳۲

بھول کر بُرا مست جان

بھولنا آدم زاد کی فطرت ہے۔

جس نے بھی راہ پائی ، بھول کر ہی پائی۔

یا حیات یا قیوم

الْمُتَّقِدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ  
عَالِمُ حَسْبِ الْكَرَامِ  
وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۷۳

بڑے میاں ! نیکی و بدی کا پرچار تو ہر  
دود میں جاری رہتا ہے ، آدم کی تخلیق کا  
راز محبت ہے ۔ محبت کی تلاش کر۔

یا حیات یا قیوم

الْمُتَّقِدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ  
عَالِمُ حَسْبِ الْكَرَامِ  
وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۷۴

محبت ستر ہزار اجمالی پردوں میں ستر  
رہ کر محبوب و محب میں جلوہ نما رہی

کبھی بے نقاب تھیں ہوتی۔



زندگیت کے لبادہ میں محبوبیت بن  
کر رہی اور کسی بھی انداز میں کہیں پہچانی نہ گئی۔

یا حیت یا حیدم



کہیں گسارہ بن کر  
آئی کہیں سنجارہ !

یا حیت یا حیدم

الْحَقُّ قَدْ لَمْ يَكُنْ قَبْلَهُ  
فَاعْلَمْ أَنَّكَ لَمْ تَكُنْ  
وَأَنَّكَ قَدْ لَمْ تَكُنْ قَبْلَهُ



## سانحہ کرب و بلا

قرب پیدا ہوتی ہیں، مہٹ جاتی ہیں۔ بستیاں آباد ہوتی ہیں، اُعلیٰ سب آتی ہیں۔ تہذیبیں نکھرتی ہیں، دھندلا جاتی ہیں۔ شخصیتیں پیدا ہوتی ہیں، مرجاتی ہیں وِستانیں مرتب ہوتی ہیں، محو ہو جاتی ہیں۔ یہ عمل ابتدائے آفرینش سے جاری ہے اور مسلسل جاری رہے گا۔ لیکن ایک داستانِ الم ہے، جو تاریخ کے صفحات میں آج بھی اسی طرح روشن اور تابندہ ہے جس طرح آج سے تیرہ سو سال پہلے تھی۔ امتدادِ زمانہ کی گردش اور انقلاباتِ روزگار کی ہزاروں گردشیں اس داستانِ الم کو نہ مٹا سکیں اور نہ رہتی دُنیائیک مٹا سکیں گی۔

کیوں؟۔ اس لیے کہ اس داستانِ عظیم

کو لکھنے والی مقدس شخصیت نے اسے اپنے خونِ جگر سے لکھا اور دشتِ کرب بلا کے دھتے ہوئے ذروں نے اس تحریر کو اپنے سینوں میں محفوظ کر لیا۔ تاریخِ عالم کے صفحات اس داستانِ عظیم کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہیں مگر کسی میں حوصلہ ہے تو اس آفتاب کے سامنے اپنا دیا جلا کر تو دکھائے۔ فاطمہ کے لختِ جگر نے اپنے ماما کے مقدس دین کے احیاء کے لیے قربانی کا جو بے نظیر معیار قائم کیا، کوئی اس کی مثال تو دھوئند کے لئے! قتیلِ عادۃ حق و صداقت نے کمالِ صبر و استقامت سے ان آزمائشوں کو طے کیا جو اللہ رب العزت نے اپنے ابدی پیغام میں متین کہیں اور بیان فرمائیں۔

وَلَسَيَلْوَنَكُمْ بِئْسَ مِّنَ الْخُوفِ  
وَالْجُوعِ وَفَقْرٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ



وَلَا تَنْفَسُ وَلَا تَنفَسُ يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ .  
إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ  
الَّذِينَ حَبِطَتْ

اللہ تعالیٰ تم میں آزمائشوں میں ڈالے گا۔ وہ حالت  
خوف و ہراس، صبر و پیمائش، نقصان جان و مال  
اور ہلاکت اولاد و اقارب میں مبتلا کرے تب  
صبر و استقامت کو آزمائے گا۔ پس اللہ کی طرف  
سے بشارت ہے ان لوگوں کے لیے جن کے ثبات  
استقامت کا یہ حال ہے کہ جب مصائب میں  
مبتلا ہو جاتے ہیں تو اپنے تمام معاملات پر کہہ کر  
اللہ کے سپرد کر دیتے ہیں

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ ۔

اب ہر میدان کو ہلا کی طرف آیتے اور قرآن کے  
آیتہ میں اس مانعہ عظیمہ کی تصویر بنا چکے ہیں۔

خوف و ہراس کا یہ عالم ہے کہ حد نظر تک پھیلے  
 ریگزاروں میں خاندان رسالت کا یہ مختصر سا  
 مقدس قافلہ درندہ صفت سفاک انسانوں  
 میں گمراہ ہوا ہے۔ سورج کی شعاعیں پڑتی ہیں تو  
 زمین کے نئے شراے بن جاتے ہیں۔ دشمن کے  
 نیردوں اور بھالوں کی چمک سے آنکھیں چندھیا ئی  
 جاتی ہیں۔ بے نیام تلواریں اس مقدس قافلہ پر  
 کوندی پڑتی ہیں۔ ہر نظر سفاک اور ہر آنکھ گستاخ  
 اور بے باک دکھائی دیتی ہے۔ شر کے اطمینان  
 بدتمیزی میں کسی ایکے بان سے بھی خیر اور موت کی  
 آواز سنائی نہیں دیتی۔ رات کی تاریکی شہر لشکر  
 کے گھوڑوں کی ہنہاہٹ سے اور بھی خوفناک  
 بن جاتی ہے۔ سلامتی کے تمام دروازے بند

ہیں، لیکن کچھ پاک سر ہیں جو ایسے ماحول میں بھی جھکے  
 ہوئے اپنے اللہ کی تسبیح بیان کر رہے ہیں۔  
 جھوک اور پیاس کا یہ عالم ہے کہ فرات کے  
 کنارے گھوڑوں اور گدھوں کے لیے تر آزاد اور کشادہ  
 ہیں، لیکن دوشِ رسول کا سوار جو ان جنت کا سردار،  
 مسافرِ کرب و بلا، مظلومِ عینوا، اپنے قبیلہ کے ساتھ  
 پانی کے ایک ایک قطرے سے محروم ہے۔ اہل بیت  
 کے خیروں سے اَلْعَطَشُ اَلْعَطَشُ کی صدائیں بلند ہو رہی  
 ہیں۔ ننھے بچے پیاس کی شدت سے ٹدھال  
 ہوئے جا رہے ہیں۔ لیکن حکم ہے کہ حسین اور اس  
 کے اہل بیت تک فرات کے پانی کا ایک  
 گھونٹ بھی نہ پہنچنے پائے۔  
 وہ دیکھو۔ عباسؓ علم اور عنکبوتہ کندھوں پر ڈالے

کس جرأت و پامردی سے لڑتے بھڑتے نہر کے  
کنارے پہنچنے میں کامیاب ہو گئے کہ پیاسوں کا  
بلکنا دیکھا نہیں جاتا۔ مفکیزہ بھر لیا ہے۔ چونکہ خود  
بھی پیاسے ہیں، چاہا کہ پیاس بھجالیں لیکن۔ یہ  
کیا؟۔ چلر بھر کر پھر کیوں اچھال کر پھینک دیا؟  
ہاں! وفاداری اور رفاقت کی پاسداری پیاس کی  
شدت پر غالب آگئی ہے۔ جیت پیاسے ہیں،  
ان کے بچے پیاسے ہیں، پردہ نشین بیبیاں پیاسی  
ہیں، سیکڑ پیاسی ہے، بنجار عابد پیاسا ہے، زہرے  
شانی جناب زینب کے ملت جگر غول اور محمد پکا  
ہیں، ایسے میں عباس کے حلق سے پانی کا یہ چلر کیسے  
اتر سکتا ہے؟ بھر کر اچھال دیا اور مفکیزہ سنبھال،  
علم تھامے خیمہ گاہ سادات کی طرف روانہ ہو گئے

دشمن نے فینار کی۔ گھمان کارن پڑ گیا ہے۔  
 وہ دیکھو عیاں کا دایاں بازو کٹ کر دُور جا پڑا ہے۔  
 لیجئے۔ وہ باتیں بازو سے بھی مچھو گئے۔ مشکینہ  
 تیروں سے چلنی ہو گیا ہے منہ میں تھا ماہِ علم گرا  
 جا رہا ہے۔ اس سے پہلے کہ حسین بھائی کی مدد کو  
 پہنچیں صدق و صفا کا یہ پکیر حقِ رفاقت ادا کر کے  
 اپنے خالقِ حقیقی کے پاس جا پہنچا ہونے خیموں سے اب  
 بھی تسبیح و تہلیل کی صدائیں آرہی ہیں۔

نقصانِ جان و مال اور ہلاکتِ اولاد و اقارب  
 کی تفسیر جو نواسہ رسول نے میدانِ کربلا کے سینے  
 پر تحریر کی، اس کی مثال کون پیش کر سکتا ہے؟  
 وہ دیکھو گنجِ شہیداں۔ جہاں گھٹنِ رسول کا ایک  
 ایک بچھل اور ایک ایک کھلی خون میں نہائی ٹپری

ہے۔ علی بن حسین، عبداللہ بن حسین، قاسم بن الحسن  
عبداللہ بن الحسن، ابوبکر بن الحسن، عباس بن علی، عبداللہ  
بن علی، عثمان بن علی، محمد بن علی، ابوبکر بن علی، جعفر  
بن علی، محمد بن علی کا پوتا گمراہ لٹ گیا ہے۔

زینب بنت علی کی گود بھی خزاں کی اس چیرہ  
دستی سے نہیں بچی۔ اس کے دلوں کم سن ملت جگر  
بھی گنج شہیداں میں مرخرو پڑے ہیں۔ ادھر آل  
عقیل بھی گلگوں قبائیں اوڑھے پڑی ہے۔ جعفر بن  
عقیل، عبدالرحمن بن عقیل، عبداللہ بن عقیل، محمد بن سلم  
بن عقیل، عبداللہ بن سلم بن عقیل، محمد بن ابی سعید بن عقیل  
یہ وہ مقدس و محترم ہستیاں ہیں جن کی دہلیز پر فرشتے  
بھی بلا اجازت پر نہ مار سکتے تھے، اور آج — کربلا  
کی ریت پر خون میں نہائے پڑے ہیں۔

فدا قدم آگے بڑھائیے۔ میدان کار نامہ کار نامہ  
 بھی قابل دید ہے۔ جہاں ہر طرف خون شہیداں  
 سُرخ پتوں کی طرح بکھرا پڑا ہے۔ بے برگ گیاہ  
 صحرا اس گل پاشی سے رشک چمن بنا ہوا ہے  
 گویا جگہ جگہ لالہ صمرائی اُٹھ پڑے ہیں اسے خاک کھلایا  
 اپنی اس سرخ روئی پر ناز کر کہ تو خونِ مقدس کی امین بنی۔  
 نواسہ رسول کے بہادر ساتھیوں نے تیرے سینے پر  
 تیغ کے انٹ نقوش بنا ڈالے ہیں۔ حبیب  
 بن مظاہر، حر بن یزید، بربہ بن حصین، عبداللہ  
 بن عمر الکلبی، مسلم بن عمر سجد، زہیر بن القین، حنظلہ  
 بن اسعد کے لاشے جراتوں اور عظمتوں کی کہانیاں  
 کہہ رہے ہیں۔

یہ محترم خاتونِ اُمّ دہب کا لاشہ بھی تو ادھر ٹپا

ہے، جو اپنے مقتول شوہر عبداللہ بن عمر الکلبی کے  
چہرے سے محروم صاف کردہ ہی تھی کہ کسی شقی لہب  
کی توار نے اسے وہیں کاٹ کر دھریا۔

ٹھہرائے چشم فک! مجھے ان شہیدوں کو مدد عینیت  
اور سلام شوق پیش کر لینے دے۔ میرے پاؤں  
لڑکھڑاہے ہیں۔ مجھ میں ابھی نہ آگے بڑھنے کی  
طاقت ہے اور نہ کسی اور دلخراش منظر کو دیکھنے  
کی تاب۔ تو نے اس دھرتی پر لاکھوں قافلے  
لے کر دیکھے ہونگے۔ لاکھوں مظلوم قتل ہوئے دیکھے  
ہوں گے۔ شاید اسی لیے تیری آنکھیں تھیں ہو چکی  
ہیں کہ ان سے اٹک جا رہی نہیں ہوتے۔ لیکن  
بات تو یہی ہے تو نے کسی کو یوں جرات و پامردی سے  
آگے بڑھ کر موت کو یوں گلے سے لگاتے دیکھا؟



کسی نے یوں رجم و فابھائی؟ اور یوں حقِ رفاقت  
 ادا کیا؟ کسی نے یوں بے سرو سامانی میں، بھوک  
 اور پیاس کی شدت کے باوجود ایسی جرأت کا  
 مظاہرہ کیا؟ اور گنتی کے چند نفوس ہیں، اور  
 ہزاروں کا شکر!

اے شہیدو! میں تمہاری عظمت کو سلام کن  
 الفاظ میں کون! میں تمہاری غیرت و حمیت کو  
 کس طرح مزاجِ تحمیں پیش کر دوں؟ میرے پاس  
 وہ الفاظ ہیں نہ زبان کو یا راہ تم نے اللہ کے دین اور  
 رسول اللہ کے ناموس پر جس طرح پر فائدہ دار اپنی  
 جانیں نثار کیں، اس کا اجر تمہیں اللہ کے سوا کون  
 دے سکتا ہے اور اس کی قدر سوائے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے کون کر سکتا ہے؟

آواز آئی۔ یہیں مت ٹھہر جا۔ سینے کو تمام کر  
 قدم ذرا آگے بڑھا۔ وہ دیکھ کچھ دور ایک اور  
 لاش پڑا ہے۔ سب سے امگ تنگ —  
 اسے پہچاننے کی کوشش کو۔ مگر اس کا سر  
 تن سے کاٹ لیا گیا ہے۔ اور لاشے کو گھوڑوں  
 کی ٹاپوں سے یوں روند ڈالا گیا ہے کہ پہچان مشکل  
 ہے۔ ہڈیاں پسلیاں ٹوٹ ٹوٹ کر خمیدہ ہو چکی  
 ہیں۔ جسم سے لباس نزع کر پتی ریت پر رہنے  
 ڈال دیا گیا ہے۔ لیکن دیکھو۔ اس تمام تر برہنگی  
 اور بیچارگی کے باوجود لاشے سے

ایک غمت چھوٹی پڑتی ہے۔ یہ باوقد لاشہ قیضاً  
 کسی شہزادے کا ہے، ہر دار کا ہے۔ سُنو سُنو!  
 یہ کیسی آواز ہے جو صراوڑ کی دستوں کو چیرتی

ہوتی خلاؤں میں اُبھر رہی ہے، جس نے کربلا کی  
 فضاؤں میں ارتعاش پیدا کر دیا ہے؟ پند سے  
 ٹھہر گئے ہیں۔ ہوائیں ساکن ہو گئی ہیں۔ دھوپ  
 کی رنگت زرد پڑ گئی ہے۔ غور سے سُنو! اس کے  
 ایک ایک لفظ کُردِ مہن میں محفوظ کر لو کہ مستقبل کا تسوِخ  
 ان الفاظ سے تاریخ کو کچھ نئے عِزّان دے گا۔

سنو کہنے والا کہہ رہا ہے۔

لوگو! میرا حسب نسب یاد کرو۔ سوچو، میں کون ہوں  
 پھر اپنے گریباؤں میں منہ ڈالو! اور اپنے ضمیر کا عتاب  
 کرو! خوب غور کرو۔ کیا تہلے سے یہ میل قتل کرنا اور میری  
 حرمت کا رشتہ توڑنا روا ہے؟ کیا میں تمہارے نبی  
 کی لڑکی کا بیٹا اور اس کے عم زاد کا بیٹا نہیں ہوں؟ کیا  
 سید الشہداء حضرت حمزہؓ میرے باپ کے چچا نہیں تھے؟

کیا فدا لہا میں جعفر طہیر میرے چچا نہیں ہیں؟ کیا تم نے  
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مشہور قول نہیں  
سنا کہ آپ میرے اور میرے بھائی کے حق میں فرما  
ہیں۔ ”سید شباب اہل الجنۃ“

اگر میرا یہ بیان سچا ہے اور یقیناً سچا ہے کیونکہ واللہ  
میں نے ہوش سنبھالنے کے بعد آج تک  
کبھی جھوٹ نہیں بولا تو بتاؤ کیا تمہیں یوں برہنہ قرار  
سے میرا استقبال کرنا چاہیے؟ اگر تم میری بات  
کا یقین نہیں کرتے، تو ہم میں ایسے لوگ موجود ہیں  
جن سے تم میرے قول کی تصدیق کر سکتے ہو جابڑ  
بن عبد اللہ انصاری سے پوچھو۔ ابو سعید خدری سے پوچھو  
سہل بن سعد ساعدی سے پوچھو۔ زید بن ارقم سے پوچھو  
انس بن مالک سے پوچھو۔ وہ تمہیں بتائیں گے

کہ انہوں نے میرے اہ میرے بھائی کے بارے  
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے یا  
نہیں! کیا یہ بات بھی تمہیں میرا خون بہانے سے نہیں  
ردک سکتی؟ واللہ! اس وقت مرنے زمین پر بجز  
میرے کسی نبی کی بیٹی کا بیٹا موجود نہیں۔ میں تمہارے  
نبی کا بلا واسطہ نواسہ ہوں۔ مجھے کس لیے ہلاک کرنا  
چاہتے ہو؟ کیا میں نے کسی کی جان لی ہے؟ کسی کا خون  
بہایا ہے؟ کسی کا مال چھینا ہے؟ کہہ کیا بات ہے؟  
آخر میرا قصور کیا ہے؟

آہ! یہ تو شہزادہ کرمین کی آواز ہے۔ یہ تو معلوم کر بلا  
مولائے حسین علیہ السلام کا لاشہ ہے۔ وہ حیثین جو نبوت  
رسول فاطمہ قبول کا تختِ جگر ہے۔ جس کا باپ علی المرتضیٰ  
جس کا بھائی حسن و حسین اور جس کا نانا محمد مصطفیٰ ہے۔

جو پیدا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گود میں  
 لئے کر اپنی زبان فیضِ ترجمان آپ کے منہ میں ڈال  
 دی اور عارفِ رسالت و امامت بنا دیا۔ ہاں!  
 وہی حسینؑ، جو کبھی رسول اللہ کے دوش پر سوار تو  
 کبھی رسالت کی گود میں استراحت فرمایا کرتے تھے۔  
 نبی کے سینے پر لیٹے والا حسینؑ۔ آہ کس بیدردی  
 سے قتل کر دیا گیا؟ اس کی کوئی بھی دلیل ان شقی العقب  
 انہوں کو اس ظلم سے دردِ کسکی۔ آہ، وہ سرِ قدس  
 جو شبیرِ مصطفیٰ تھا، وہ روسے مہرِ حورِ بوسہ گاہِ رسولؐ  
 تھا، سان بن انس کے نیزے پر بلند ہے بد بخت  
 سان بن سعد کے خیمے کے باہر رقص کر رہا ہے  
 اور دیوانہ دل پکار رہا ہے۔

”میرے اونٹوں کو چاندی سونے سے لاد دو“

میں نے ایک عظیم بادشاہ کو قتل کیا ہے۔ وہ  
 بادشاہ جو اپنے ماں باپ کی طرف سے بہترین،  
 خلق اور نسب میں سب سے بہتر تھا، اتنے بڑے  
 شہنشاہ کو قتل کرنے کا انعام بھی اتنا ہی بڑا ہونا چاہیے۔  
 اے کج رفتار آسمان! یہ سب کچھ کیا ہے؟ یہ سب  
 کچھ کیوں ہے؟ میرے سوال کا جواب دے۔ تو نے  
 لورائے رسول کو یوں بیدار دی سے قتل ہوتے دیکھاؤ  
 خاموش رہا تو ان ظالموں پر رڑٹ کر کیوں نہ گر پڑا؟  
 تیرے دامن میں پٹنے والی بھیلیاں کیا ہریتیں؟ کیوں  
 نہ انہوں نے ان سفاک انسانوں کے لشکر جلا کر خاک  
 کر ڈالے؟

اے سنگلاخ زمیں! یہ تیری بیٹھ پر کیا بھیا بک  
 کھیل کھیل گیا اور تو ساکن رہی، تجھ سے زلزلے کیوں

نہ چوڑے؟ ترے اپنے دامن کو جھٹک کر ان ننگ  
 انسانیت سناگوں سے پاک کیوں نہ کر لیا کیوں نہ تیرا سینہ  
 شوق ہوا کہ تیری پشت کا یہ بوجھ تیرے پیٹ کی  
 گہرائیوں میں ڈوب کر ختم ہو جاتا؟  
 بادلو! کیا تمہارے سوتے ننگ ہو گئے تھے کہ تم سے  
 کر بلا کے پیاسوں کی پیاس کا مداوا نہ ہو سکا؟ تم  
 نے پانی کے طوفان کیوں نہ اُلٹ دیے کہ بد بخت  
 سپاہ کو بہا لیجاتے؟

ہمارا! تمہارے وہ تند و تیز طوفان کہاں گئے  
 جس کی ایک جھلک تم نے جنگِ احراب کے  
 مرقعہ پر دکھائی تھی؟ کیوں نہ اب بھی تم نے عدائے  
 حق کے خیموں کو تپیل کر دیا؟ کیوں نہ ان میں آگ  
 لگا دی؟ کیوں نہ ان کی آنکھوں کو خاک آلود کر کے



بنائی سے محروم کر دیا؟ بتاؤ اِذَا فَلَک کے نیچے اس سے  
بڑا ظلم بھی کوئی ہو سکتا تھا؟ بتاؤ تم خدا نے ذوالجلال  
کو کیا جواب دو گے؟

لا الہ الا اللہ مستند رسول اللہ کہنے والو !  
رسول اللہ کے اہلبیت کو یوں خاکِ خلن میں تڑپا کر  
کس کی تسکین کا سامان کر رہے ہو؟ اپنے نبی کی  
بیٹیوں کو یوں بے اہر کر کے نبی کے کن احسانات  
کا بدلہ چکا ہے ہو؟ — آہ ! ریاضِ رسول کے تمام  
پھول چُن چُن کر توڑیے اور پھر انہیں مل مل کر پھینک  
ڈالا۔ لیکن تمہاری آنکھوں سے ایک آنسو نہ ٹپکا !  
تمہارے ضمیر نے تمہیں ایک بار بھی شرمسار کیا !  
اور تم بڑھ بڑھ کر عینِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
اہلبیت کے خیمے لوٹتے رہے۔ بتاؤ تم رسول اللہ

کر کیا جواب دو گے ؟

آہ سارے فرزندِ رسول ! میں تیرا پُر سا کسے دلوں ؟  
میں اس ناقدری کا شکوہ کس سے کہوں ؟ - اں  
خیروں کی جانب چلتا ہوں کہ دہاں نہر لائے ثنائی ،  
لختِ جگر تیرا ، تیری مائی جاتی بہن زینبؓ موجود  
ہے ، ام کلثومؓ جڑ ہے ، رقیہؓ موجود ہے ،

ادھر پھر تیری بیٹیاں سکیں اصر فاطمہؓ موجود ہیں ،  
تیرا لختِ جگر زین العابدینؓ موجود ہے - لیکن یہاں  
بھی تو ایک قیامت کا منظر ہے - ادھر جلے خیمے ،  
لوٹی ہوئی طنائیں ، دھواں چھوٹتی ہوئی جوہیں ، ان گنت  
کہانیاں کہہ رہی ہیں - میں زینبؓ طاہرہؓ سے کیا  
خطاب کروں کہ اسی کی آنکھوں کے سوتے تک  
خشک ہر چکے ہیں - چادر نہرؓ اس کے سر سے

چمن چکی ہے۔ سکیٹ کا سر بھی پر ہنس رہا ہے۔ ٹیس کھل کر گھلے میں پڑی ہوئی ہیں۔ آنکھوں میں وحشت ہے۔ ہر آنے والے سے خوفزدہ ہو کر پھو پھو سے پیٹ جاتی ہیں۔ زین العابدین بیادری کے باعث پہلے ہی کمزور تھے، اب بالکل ٹدھال ہو چکے ہیں۔ کروٹ بدلتا بھی ان کے لیے مشکل ہو چکا ہے۔ اے نیر ثانی! میں تجھے بیٹیل عرن اور عمکا پر سادوں یا علی ابھر اور قاسم کا؟ مجھ میں یہ حوصلہ کہاں جو کہہ سکوں۔ اے حسین کی بہن! اے حسین کی بیٹی! اے حسین کے فرزند! حسین شہید ہو گئے۔ ان کا لاشہ بے گھر و گھر میں پڑا ہے۔ اب تم حسین کا انتظار نہ کرنا۔ وہ اب تمہارے پاس نہیں آئیں گے وہ جا چکے۔ ہمیشہ کے لیے اپنے بھائی کے پاس، اپنے باپ کے پاس۔

اپنے نام کے پاس۔ اٹھو گنج شہیداں میں سے  
 مجھے مظلوم مسافر دل کو بھی یہ پیغام پہنچا دو کہ حسین  
 تمہارے تقاب میں اس نادمی میں پہنچ گئے  
 جہاں تم جا چکے ہو۔ ان کا شاہانِ شان استقبال کیا  
 اہل ہاں! دشت کو بلا کے مسافر! اب رخت  
 سفر باد ہو۔ اہل سفر کی تیاری کرو۔ ابھی دشمن کے  
 ترکش میں کچھ تیر باقی ہیں جو تم پر آزانا چاہتا ہے۔  
 اب تمہیں قیدلوں کی صورت اس دربار میں پیش  
 کیا جائے گا جس کے حکم سے تمہارے خیمے جلانے  
 گئے، تمہارے سامان لوٹے گئے، تمہارے مردوں  
 اہل پل کو خون میں نہلایا گیا۔ اہل ہاں! تمہارے  
 سردار کو شہید کیا گیا۔ دیکھو! اس آزمائش کو بھی ختم  
 پیشانی سے قبول کر لو۔ مانا کہ بے پناہ صدموں سے

جھوک ادھپا کس سے، خوف ادھر اس سے رہنمائی  
 ادبے آرامی سے تمہارے احضار شل ہو چکے ہیں تم  
 بد حال ہو لیکن یہ کڑا سفر تمہیں بہر حال کرنا ہے سکر بلا  
 سے کوڑ کا سفر۔ چلتے چلتے مظاہر قدرت بھی دیکھتے جاؤ۔  
 میدان کارنار راہ میں پڑے گا۔ اگر تمہاری نگاہیں کدلی پر  
 منہر دیکھ لیں تو حرف نکایت زبان پر آئے۔

اے دہرائے ثانی! اس قافلے کی قیادت بھائی کے  
 بجائے اب تمہارے سپر ہے۔ جرات و پامردی استقلال  
 و تدبیر جو درختے میں تجھے ملا ہے، اس کے حق ادا کرنے  
 کا وقت آپہنچا ہے۔ صبر و استقامت سے قدم بڑھاؤ۔  
 کیا ہوا جوا دنوں کی پٹھیں تنگی ہیں، سما یاں اور محل  
 چھین گئے ہیں، پیدل بھی چلنا پڑے تو اُٹ نہ کرنا۔  
 لیکن۔۔۔ یہ کیا؟۔۔۔ زینب کدھر ہیں؟

قافلہ حُسن کی قافلہ زینب - آہ ! وہ تر بجائی کی  
 سر بُریہ لاشس سے لپٹی ہوئی ہیں - اسے بڑے  
 بے رہی ہیں - ان کے خون میں بھیگی ہوئی مٹی اٹھا  
 اٹھا کر آنکھوں سے لگا رہی ہیں - چہرے پر ہل ہی  
 ہیں - حسین ! - میرے بجائی ! - میرے سردار !  
 میری زندگی کی متاع میرے دونوں لختِ جگر عوں ادا  
 عورت تھے - جو تجھ پر بنا کر چلی - بتا اب کس چیز کو تجھ پر  
 فدا کروں ؟ اب میرے پاس تو کچھ بھی باقی نہیں رہا -  
 ایک جان باقی ہے ، سودہ بھی حاضر ہے - مجھے بھی  
 اپنے پاس بلاؤ کہ زندگی اب تجھوں کے سوا کچھ  
 نہیں رہی - میرے جان سے پیارے بجائی ! تیری  
 بہن پر جو صدقات چڑے ہیں ، اگر تو ہوتا کیسی برداشت  
 نہ کرتا - اب کس سے کہوں اور کیسے کہوں ؟ -

میرے بھائی حیثین! تو نے مجھے صبر کی تلقین کی تھی۔  
 میں مزید اس پر عمل کروں گی۔ لیکن تیری بہن سنگدل  
 کیسے ہو جائے؟ دشمنوں نے تیرے ساتھ اور بھرتی  
 لاش کے ساتھ جو سلوک کیا ہے، اسے دیکھ کر چپ  
 نہیں رہ سکتی۔ میں تیرا یہ خون امی اور ابا حضور کے پاس  
 لے کر جاؤں گی۔ نا حضور کی خدمت میں پیش کروں گی۔  
 اے عہد (صلی اللہ علیہ وسلم) تجھ پر آسمان کے  
 فرشتوں کا دود اور رسم! یہ دیکھ تیرا حیثین بگیاں  
 میں پڑا ہے۔ خاک خون سے آلودہ ہے تمام بدن  
 ٹکڑے ہے۔ تیری بیٹیاں قید ہیں، تیری اولاد  
 مقتول ہے، ہوا ان پر خاک ڈال رہی ہے۔  
 ام کلثومؓ اور رقیہؓ بھی زینبؓ کے قہوں میں خربک  
 ہیں۔ سیکھنا اور فاطمہؓ باپ کی روندی ہوئی لاش

دیکھ کر چہرے پیٹ رہی ہیں۔ دھاڑیں مار رہی  
 ہیں۔ بال بھج لیے ہیں۔ مگر بیان پچھلے ڈھلے نالہ و  
 شیون، آہ و بکا، سیکوں اور آہوں کے اس طوفان  
 میں اس المناک داستان کا ایک باب ختم ہوتا ہے۔  
 ایرانِ کرب و بلا کا یہ قافلہ اب کوڑہ کی طرف  
 رواں ہے۔ وہی کوڑہ جس کے مہان کر بلا میں لٹ گئے۔  
 لے سرزین کوڑہ! تو صدق و مردت کی قاتل ہے۔  
 تو وفا کے نام پر ایک تہمت ہے۔ تر نے خود ہی  
 تو حسین کو بلایا تھا۔ ترقع تھی، تو حسین کے باپ  
 اور حسین کے بھائی کے قتل کی تلافی کر دے گی۔  
 لیکن اے بے وفا سرزمین! تیرے بیٹوں  
 نے گھر بلائے مہمان سے یہ کیا سلوک کیا؟ دیکھ  
 اس کے خاندان کے بقیۃ السیف افراد ہفت باب



پردہ نشین بیباں بزمہ مزاد معصوم بچے بیڑیاں  
 پہنے تیری حدود میں دھل کر رہے ہیں۔ خاندانِ رست  
 سے تیرا یہ سلوک رہتی دنیا تک ایک مزبِ مثل بن  
 جاتے گا۔ تیری اس بے وفائی پر ایک دانا نام  
 کرے گا۔ تو بھی اپنے اس شرمناک استبداد پر  
 بھر کر دو۔ کہ قیامت تک اس کے سوا تیرے  
 مقدمے میں اور رہ ہی کیا گیا ہے؟ تو نے ان ہستیاں  
 کو خاکِ حرم میں تڑپایا ہے جو کونہ ارض پر رہے  
 بہتر افضل اور ارفع گنی جاتی تھیں۔

حیثیتِ شہید ہو گئے۔ اس شہیدِ اعظم کا  
 مراقبہ کس ابنِ زیاد کے سامنے ایک ٹھال پر پڑا ہے۔  
 وہ اپنی اس بالکل عارضی اور وقتی فتح کے نشہ میں بہت  
 بدست ہے۔ انتہائی رعونت اور نخوت سے

اٹھ کر اپنی چھڑی سے دندانِ مبارک کو چھو رہا ہے۔ اس بد بخت کو کیا معلوم کہ یہ وہی سرِ اقدس ہے جو رسول اللہ کی گردن میں رہا۔ یہ وہی مبارک دہن ہے جو بوسہ گاہِ رسول بنا رہا۔ اے بد بخت انسان! اگر تجھے معلوم نہیں تو اپنے پاس بیٹھے زید بن ارقم سے پوچھ لے! دیکھ اس کی آنکھیں اشکبار ہیں کہ اُن آنکھوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، وہ ان ہمنشوں کو بوسا دیا کرتے تھے۔ لیکن جھے کیا؟۔ تو خود بدی کی ایک زندہ علامت ہے۔ بدی کو نیکی سے کیا سروکار؟ تیری اپنی ایک تاریخ ہے جس کی ترتیب تکمیل خود ابلیس کے ہاتھوں ہوئی۔ تو اسی کی تاریخ کا کردار ہے لیکن یاد رکھ۔ توحیسن کے قتل پر قوتِ قادر ہو سکتا ہے، حیسنیت

کو ختم کرنا تیرے بس کی بات نہیں۔ حیض کے  
خوارض میں نہاتے ہوئے ریت کے ذرات ہر لڑکے  
کے دوش پر سوار ہو کر کثاف عالم میں بھر چکے ہیں۔  
معترب وہ ایسے طوفان بن کر اٹھیں گے۔ جس میں  
تراور تجھ جیسے ہر دم میں اٹھنے والے ابن زیاد  
اور یزید۔ بے حیثیت تنکوں کی طرح اڑتے پھریں  
گے۔ تو نے حیثی کو محض ایک شخص سمجھ کر شہید  
کر ڈالا۔ لیکن یاد رکھ۔ حیض ایک شخصیت  
ہی کا نام نہیں — حیض ایک پیغام  
ہے — آفاقی پیغام جو  
ہر دم کے مظلوم اور مجبور انسانوں کو دہش علی ابدولہ  
شوق عطا کرتا ہے گا۔ حیض ایک مذہب ہے  
جو ہمیشہ طاغوتی طاقتوں سے ٹکرا سکتا ہے گا۔

حیض ایک ریاست کا نام ہے جس کے نزدیک  
 کسی قیمت پر بھی اصولوں پر سوسے بازی نہیں کی جائے  
 گی۔ حیض ایک رمت ہے جس کی ابتدا حضرت  
 ابراہیم سے ہوئی اور کربلا کے میدان میں اپنے نکتہ  
 عروج کو پہنچی۔ حیض صدائے انقلاب ہے  
 جو ہر دور میں بندھ جاتی ہے گی۔

حیض ایک تہذیب کا نام ہے اور حیض  
 شرافت کا ایک معیار ہے۔

اے فرشتو! سلام بھیجو اس شرفِ آدم پر جس  
 نے پھر سے آدم کی عظمت کا راز تہلے سے سامنے  
 پیش کیا۔

ستارو! ان گنت سلام بھیجو اس ہستی پر جس کی  
 نیکیاں تم سے زیادہ ہیں۔

کو ہمارو! سلام بھیجو اس قاتلِ صدق و وفا پر جس  
کی استقامت تم سے بڑھ کر ہے۔

اوسے انسانو! سلام بھیجو اپنے اس محسن پر جس نے  
اپنے خون سے تمہارے لیے غصت کی شاہراہوں پر  
چراغ جلائے :

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اللَّهُ  
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ



میرے آقا!

اگر تیرا یہ غلام اس روزِ دنیا میں موجود ہوتا تو  
نہو کے پر لگا کر کمرِ بل کے میدان میں حاضر ہوتا۔  
کسی بھی قسم کی کوئی روک تیرے اس غلام کی راہ  
نہ روک سکتی۔

سزوں میں کود پڑتا  
 دریاؤں کو چیر دیتا  
 پہاڑوں سے ٹکرا جاتا  
 اگر اسے کسی قلعہ میں بند کر دیا جاتا، مگر یہ مارا  
 کر دیں اور پھوڑ دیتا اور کر بے کے میدان میں  
 ضررہ حاضر ہوتا اور قتل جنا، تصویر وفا حضرت  
 حق کی تقلید میں اپنی جان کا اندازہ پیش کرنے میں  
 کسی سے پیچھے نہ رہتا۔ حضرت طیبہ بی بی زینبؓ  
 کی چادر کی حفاظت میں اپنی جان قربان کر دیتا۔  
 یہ کبھی ہر ہی نہیں سکتا تھا کہ ہم زندہ رہتے اور  
 پاک بیبیوں کی چادر کی طرف کوئی ناپاک ہاتھ بڑھنے  
 کی جسارت کر سکتا۔ تو یہ تو یہ! ہم کبھی ایسا کرنے  
 نہ دیتے۔

اے میرے آقا!  
 مجھے تیری تجھ پہ عنایت کی قسم!  
 میں تیرے بعد کبھی اس دُنیا میں زندہ نہ رہتا!  
 اے اللہ کے دیئے اسلام  
 کی عزت و ناموس کی  
 خاطر اپنی جان قربان  
 کرنے والے شہیدو!

اسے تمام الجفاف العفاف  
 المقبول المصطفیٰ کے مکینان  
 کے طرف سے  
 سے نیاز مندانه سلام قبول  
 فرماؤ!



وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَمْوَاتٌ ۚ وَلَٰكِنْ لَا تَعْلَمُونَ

(البقرة : ۱۵۴)

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں یہ  
نہ کہہ کر دے مرنے والے ہیں، بلکہ وہ زندہ ہیں، لیکن تمہیں شعور نہیں  
وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يُقْتَلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَمْوَاتٌ ۚ وَلَٰكِنْ لَا تَعْلَمُونَ

(البقرة : ۱۶۹)

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے تو انہیں مرنے  
خیال نہ کر، بلکہ وہ اپنے پروردگار کے نزدیک زندہ  
ہیں، مرنے والے نہیں، بلکہ وہ زندہ ہیں۔

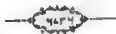


حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام شہادت عنقلمی سے



سرفراز محض کے بعد زندوں کی طرح دنیا اور  
آخرت میں زندہ اور رزق میسر جاتے  
ہیں لیکن ہر کوئی اس حقیقت کو مانتا ہے، جانتا  
نہیں۔  
یا حبیب یا حبیب

الحمد لله على ما  
عاشه من الرضا  
والله ذو الفضل العظيم



آپ عیساٰ السلام اور آپ کا شکر ایک خدا میں مقیم  
ہیں شہداً آپ کے رفقا ہوتے ہیں۔  
حوض کوثر آسمان پر ہے اور اس کے مین نیچے  
حوض اصفا ہے اور حوض اصفا کے ساقی  
تینا امام حسین عیساٰ السلام ہیں۔  
اس حوض سے ایک بار پینے والے کو

پھر پینے کی حاجت نہیں رہتی اور اس  
سے پینے والا کبھی ترش نہ کام نہیں رہتا۔

یا حیات یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَالَمُ حَسْبِ الْوَقْدِ  
وَاللَّهُ ذَا الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۶۳۷

شہادت ——— اُغروی حیات کی غماز  
دائمی حیات کی مُبشر اور  
ابدی حیات کی امین ہوتی ہے  
اور ابدی حیات ——— یا حیات یا قیوم ہے

یا حیات یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَالَمُ حَسْبِ الْوَقْدِ  
وَاللَّهُ ذَا الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



۶۷۳۸

شہادتِ عظمیٰ میں بنے والے خون کے ہر قطرہ پر  
آنسو بہانا غسلِ عصیاں ہے اور غسلِ عصیاں میں  
بُٹھا ہوتی ہے۔ ————— میا سحیت یا قیوم

الحق قدس سرہ

فاصلہ حیدر آباد

و اللہ اعلم بالصواب

۶۷۳۹

عرشِ عظیم ————— خاکِ مخلوق کا عرش ہے  
عرشِ کریم ————— نوری مخلوق کا عرش ہے  
عرشِ مجید ————— ناری مخلوق کا عرش ہے

اور

عرشِ مہمنے سے جملہ احکاماتِ الہیہ کا  
نزدول و نفاذ اور

# فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ كِ تفسیر ہوتی ہے ۔ یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَالِمٌ خَيْرٌ مِّنَّا  
وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۷۴۰

اللہ جو کہتا ہے ، سُن  
جو لوگ کہتے ہیں ، مَت سُن

جو تیرے کام ہیں ، کر  
جو تیرے کام نہیں ، مت کر  
یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَالِمٌ خَيْرٌ مِّنَّا  
وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

نسبت جب بائرا د ہونے لگتی ہے ،  
سود و زیال سے بے خبر ہونے لگتی ہے ۔

— — —

خیال جب ہر خیال سے بے نیاز ہونے  
لگتا ہے ، یکسو ہونے لگتا ہے ۔

— — —

لا الہ الا اللہ جب اذہر ہونے لگتا ہے  
إلا اللہ کی آمد شروع اور  
ظلمت کافر ہونے لگتی ہے ۔

— — —

تکتے تکتے اور پکتے پکتے ہنڈیا جب پکنے  
پر آتی ہے ، مہک اُٹھتی ہے ۔  
یا حمیہ یا قہیم

المعشہ لہن، المینو، علقہ حیر مرزوقہ،

واللہ ذوالفضل العظیم

۶۶۲۲

مٹی کے اس برتن کو جاننے اور پکانے کے لیے  
کیے کیسے فنکاروں نے اپنے اپنے فن کے  
بے مثل مظاہرے کیے ، مَا شَاءَ امْتَلَا !

یا محبت یا حیرم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَدِيمِ

عَالِمِ حَسْبِ الْوَرَقِ

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۶۲۳

مٹی جب پاک ہونے لگتی ہے ،  
ہوتے ہوتے چمکنے لگتی ہے۔

یا محبت یا حیرم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَدِيمِ

عَالِمِ حَسْبِ الْوَرَقِ

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۶۴

مٹی نے کلفتاں ہو کر  
کائنات کا مظاہر کیا۔

یا حیت یا حقیوم

المستند للبحر القیوم  
ہاتھ حیرا لکڑی  
والہ ذو الفضل العظیم

۶۶۵

یا نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
کا نورِ قبر میں بھی جوں کا توں قائم  
رہتا ہے۔ یا حیت یا قیوم

المستند للبحر القیوم  
ہاتھ حیرا لکڑی  
والہ ذو الفضل العظیم

۶۶۶

تخصیصِ بڑی چیز ہوتی ہے

جب حضرت زبیرؓ نے یہ کہا ” میں زبیر  
ہوں۔ خدا سوچ کر میری طرف آنا۔ میری طرف  
آنے والا پھر کبھی زندہ واپس نہ لوٹے گا۔“  
سب جگ گئے۔ یا حیت یا قیوم

الحمد لله العالی القدر

عالمہ حمید الرحمن

وانه ذو الفضل العظيم



حال میں رہتا  
کچھ کرنا نہ کچھ کہتا  
اللہ ہی کی عنایت و توفیق ہوتی ہے  
اور اللہ ہی کے لیے ہوتی ہے اور اللہ  
ہی اس میں رہتا ہے۔ یا حیت یا قیوم

الحمد لله العالی القدر

عالمہ حمید الرحمن

وانه ذو الفضل العظيم



۶۷۸

جس دن سے اس نے پچھلے دل سے یہ مان لیا کہ  
 ”ہر جینے والے نے اوڑک اک  
 دن مر جانا ہے اور بالآخر میں نے بھی،  
 اور پھر کبھی اس دنیا میں نہیں آنا اور  
 نہ ہی کبھی کسی نیکی و بدی پہ گزر رکھنا ہے“  
 جیتے جی مرنے کے لیے تیار ہو گیا اور ایسے تیار  
 ہوا جیسے کہ آج ہی مر جانا ہے۔

اپنی دنیا کی ہر شے، ایک ایک لمحے،  
 اللہ کے لیے جیسے بھی پکی، جس بھی  
 عبادت پکی ————— بیج دی

اور ستر ڈھانپنے کے

علاوہ کرتی شے پاس نہ رکھی۔

وما علینا الا البلاغ

آج کا کھانا کھا پچھنے کے بعد کل کیلے  
کرتی بھی شے جمع کر کے نہ رکھنا۔ میری  
طریقیت کا ایک مایہ ناز اصول ہے جو  
کبھی نہیں بدلا اور کبھی نہیں بدلتا۔

—\*—

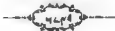
زندہ رہا تو کل کی روزی کل ملے گی۔

ماشاء اللہ ! یا حیات یا قیوم

المستند للحیۃ القیوم

عالم حیات و قیوم

واللہ ذو الفضل العظیم



جس نے بھی اس اصول کو اپنایا، طریقیت نے

اس کا استقبال کیا۔

یا حییٰ یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَاثَهُ حَبِيبًا رَقِيبًا  
وَاللَّهُ ذَا الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۶۵۰

یلاب ہر بند کو بہا لے جاتا ہے۔

یا حییٰ یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَاثَهُ حَبِيبًا رَقِيبًا  
وَاللَّهُ ذَا الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۶۵۱

نفس جب ملن ہو جاتا ہے  
خوف و حزن دُور کر دیتے ہیں

—\*—

بلا و دبا — خوف و غزن کا موجب

یا سحیہ یا قتیوم

الحشد للحق القصور

عالمہ حیدرآباد

واللہ ذو الفضل العظیم

۶۷۵۲

محنت کی کمائی مستط ہو کر دی جاتی ہے اور  
خیرات بے دریغ حالانکہ خیرات کا محاسبہ کرا  
ہوگا — کیوں کسی غیر مستحق کو دی ؟ یا سحیہ یا قتیوم

الحشد للحق القصور

عالمہ حیدرآباد

واللہ ذو الفضل العظیم

۶۷۵۳

یہ بت

مٹی ہی کا ترودہ نہیں  
ساری غذائی کا مظہر ہے

انس و جان  
 ملک و شیطان  
 سب اسی میں رہتے ہیں  
 کبھی باہم  
 کبھی متصادم  
 محبت ان سب پہ حادی  
 رحمت کی ایک نظر  
 وحشت کے پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دیتی ہے  
 جو کبھی سر نہیں ہوتا  
 کبھی مطیع نہیں ہوتا  
 رحمت  
 آن کی آن میں  
 کر دیتی ہے

فدا بھی دیر نہیں لگتی۔

یا حجت یا قسیم

الحمد لله الذي لا يحد

عنه حمد المكارم

وأنه ذو الفضل العظيم

۷۵۲

انسانیت مجہول تھی،

توفیق نے اوصافِ حمید کا درس دیا۔

توفیق نہ ہوتی تو انسان کوئی وصف نہ رکھتا۔

— — —

کسی بھی مجاہدہ پر کوئی گزّر نہ رکھتا۔

ظلمت کا شکار بنا رہتا۔

چراغ جلتے مگر روشنی نہ ہوتی۔ یا حجت یا قسیم

الحمد لله الذي لا يحد

عنه حمد المكارم

۶۷۵

اقل و آخر و ظاہر و باطن  
کے مختار  
دو جگ کے سردار  
کالی کھلی والے  
سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یا حجتِ یاقسیم

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله  
والله ذو الفضل العظيم



۶۷۵۶

جے تو

رویل دستکار کہتا ہے  
مُحِبُّ الخلاق ہوتا ہے۔

یا حیت یا قیوم

الْحَقُّ قَدِ اعْلَمَ الْغَيْبُ

عَالِمُ حَسْبِ الْوَعْدِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَلِيِّ

۶۷۵۷

یہاں کسی کا بھی کوئی گھر نہیں

سرکاری نہری کھتان ہیں

نہری کھتانوں میں ہر قسم کی مخلوق بنا کرتی ہے

دند بھی غرند بھی، چرند بھی پرند بھی اور

سای نہری کھتان ہماری مجالس گاہ ہیں۔



آئے رُکے، بے، اڑے، چل دیے۔

مُسا فر کا کوئی وطن نہیں ہوتا۔

کسی سے کوئی دوستی نہیں ہوتی۔

رُکا، ٹھہرا، ستایا اور چل دیا۔

یا حیات یا قیوم

الحمد لله رب العالمین

والله ذو الفضل العظیم

۴۶۵۸

مزدور کی بھوک کا پتا مزدور کی ماں کو ہوتا ہے

یا حیات یا قیوم

الحمد لله رب العالمین

والله ذو الفضل العظیم

۴۶۵۹

۷۷۹

ما شاء اللہ !

یادش بخیر !

حضرت جبریل شاہ تارک فقیر تھے۔

مُرخ مرغ گھوٹ کھرچتے، اد کچہ نہ کھاتے۔

ان کے دباہ میں مرغ کڑوی محسوس نہ ہوتی۔

واللہ اعلم بالصواب

یا تحیت یا ھتیم

الحمد لله رب العالمین

عالمہ حبیب الرحمن

واللہ ذو الفضل العظیم

۷۷۰

اللہ سے ڈر، ماسوا کی پروا مت کر

جمال اللہ سے خوف کھاتا ہے

اللہ اسے مخلوق سے بے خوف کر دیتا ہے۔

یا سحیت یا فتیرم

لِحَقِّقِ لِّلَّهِ الْقُدْرَم

عَاطِیَ حَقِّی لِّلَّهِ الْقُدْرَم

وَاللَّهُ دَوْلَةُ الْعِزِّ الْعَظِيمِ

۹۶۶۱

بڑے میاں !

نہ تر نے دیکھا ہے نہ میں نے،

پانی میں مدھانی بڑکے جا رہے ہیں۔

پانی سے پانی ہی نکل سکتا ہے، مکھن نہیں۔

کسی نے کسی کو کبھی نہیں دیکھا۔

باتیں سُنی ہیں، سُناے جا۔

ہر سکتا ہے کوئی بات کسی کے دل میں اترے

کسی چیز کو جانتے والا ہی کسی کو بتا سکتا ہے۔  
اور دیکھنے والا ہی دکھا سکتا ہے۔

کتاب زبان نہیں رکھتی۔ بول نہیں سکتی۔  
بلانے ہی سے بولا کرتی ہے۔

کسی بھی چیز کے چڑھا کو نہیں، اُترا کو دیکھ  
پھیلے کو نہیں، سکڑے کو دیکھ۔  
عروج کو نہیں، زوال کو دیکھ۔

ریسرچ ہی نے اقوامِ عالم کے عروج و زوال کے  
اسباب منکشف کیے۔

یا حیاتِ یاقیم  
الحمد لله رب العالمین  
والله ذو الفضل العظیم

۶۶۶۲

یہ ذکر الہی ہے — محورہ  
 یہ تبلیغ ہے — کیے جا  
 یہ مخلوق کی خدمت ہے — جاری رکھ  
 باقی سب سیاست

یا حیات یا قیوم

المستشد للفقير المقدم  
 عائدہ حوالہ فرمایا  
 واللہ ذو الفضل العظیم



۶۷۳

دین کی سیاست — فرقہ واری

دنیا کی سیاست — ٹوکیٹ

خلافت، ہر دو سے نالاں

مسادات — عین اسلام

خلفائے راشدین نے پورا نمونہ دیا۔

پُر علی رضی اللہ عنہ نے ترحہ کردی !

آئے علی تر حکمت کی کایا پٹ گئی۔

تیخ آ کے ان کے در دولت پہ لٹ گئی۔

یا حیت یا حیرم

الْمَشْرِقُ لِلْحَيِّ الْقَدِيمِ

عَاقِبَةُ حَمْدِ الْمَوْلَى الْقَدِيمِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْمُنِيمِ

۶۷۴

اپنی صودرست پہ بنایا۔

یہی اس کی صدمت ہے۔  
ہر شے تیرے لیے بنائی۔  
اتہام شب و روز جاری رہتا ہے۔  
کمال نہیں تو کیا ہے ؟

یا حیات یا حیاتیم

الحق لله الحق القدر  
فاته حیدر القدر  
والله ذو الفضل العظیم



آدم زاد سے ایسے بل  
جیسے کوئی دیرینہ دوست ملتا ہے۔  
اور ہدایت کا مژدہ جانفزا لینے آتا ہے۔  
اور یہ باتیں جو ہمیں اور تمہیں بتائی جا رہی ہیں  
پیغام نہیں تو کیا ہے ؟ یا حیات یا حیاتیم

الحق لله الحق القدر  
فاته حیدر القدر  
والله ذو الفضل العظیم

۶۶۶

بلی پیام وہ ہوتا ہے جو قرآنِ کریم و سنتِ مطہرہ  
کی تائید کرے اور قرآنِ کریم و سنتِ مطہرہ اسکی تصدیق  
کرے اور ہستی و دنیا تک زندہ اور قائم رہے۔

یا حیت یا قیوم

الحمد لله رب العالمین

والسلام علی من اتبع الهدی

والسلام ذوالفضل العظیم

۶۶۶

بندہ جب بندے سے بیدار ہوتا ہے ،  
خالی دل لے کر بیدار ہوتا ہے۔  
کچھ بھی نہیں ہوتا ،  
کچھ بھی نہیں جانتا ۔  
ایک بُت کی مانند ہوتا ہے۔



جب اللہ نے السموات والارض کو تسلیم کر لیا ہے ،  
بہترین ندق عنایت کیا جاتا ہے ۔



خالی جام لے کر آتے ہیں ،  
بھر کر لے جاتے ہیں ۔



بات جب دل میں اُتر جاتی ہے ،  
بات بن جاتی ہے ۔



اللہ کی بات کا کوئی مُنکر نہیں ، مگر شیطان !



شیطان کبھی مطمئن نہیں ہوتا۔ بات بات پر

تاویلات جاری رکھتا ہے ۔ یا حییٰ یا قیوم

المُعْتَمِدُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

وَاللَّهُ فَوْقَ كُلِّ مُفْعِلٍ

۶۷۸

ترک اسباب کا پابند نہیں ہوتا،  
قاضی الخلیفات کا پابند ہوتا ہے۔

یا حیت یا عظیم

الحق عند الحق القادر  
عاطف حیرانہ  
وانا ذوالنفس العظیم

۶۷۹

شہر ایک محدود علاقہ ہوتا ہے،  
جنگل لا محدود۔

جنگل میں ایسی ایسی مخلوق اور ایسی ایسی نباتات  
اور ایسے ایسے نذورات اور عجائبات محفوظ رکھتے ہیں  
جو کسی بھی طرح شہر میں نہیں سما سکتے۔

بڑا جنگل ہمالیہ سے۔

اگرچہ یہ بھی ایک پرتو ہے۔

یا حیت یا حیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

عَالَمُ غَمِّ الْكَرْبِ

وَاللَّهُ دَوَّالُ الْغَمِّ الْعَظِيمِ



نہایت کے عجائبات — اک مدھتورا

اور جمادات کے — ستم الغار

اور

سب کے سب

اکبیر

یا حیت یا حیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

عَالَمُ غَمِّ الْكَرْبِ

وَاللَّهُ دَوَّالُ الْغَمِّ الْعَظِيمِ

۶۷۷۱

سنتِ برگزیدہ کی خلاف ورزی میں کسی کے بھی  
حکم کو کہیں نہیں ماننا۔ یا حیت۔ یا حیرم

المستند للنبي المصطفى

عاطف حبيب الزارع

واقف ذو الفضل العظيم

۶۷۷۲

اللہ کو مان

بندے کو پہچان

یا حیت۔ یا حیرم

المستند للنبي المصطفى

عاطف حبيب الزارع

واقف ذو الفضل العظيم

۶۷۷۳

استیلم روح کا حاکم  
ذکر دوام

ذکر دوام نسخہ مایہ نوحی العظام

شیطان کبھی مایہ کس نہیں ہوتا۔  
شیطان کو کوئی مایہ نہیں کر سکتا مگر ذکر دوام

شیطان کا بدترین حربہ مایہ سی

ذکر دوام مایہ سی کو کھا جاتا ہے۔

یا حیت یا متیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

فَاطِمَةُ بِمَوْلَانَا قَسِيمِ

وَأَمَّا ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۷۷

خدائی احکام

سادہ اور

عام فہم

ہوتے ہیں۔

تشریحات و تمثیلات سمجھانے کیلئے  
کی جاتی ہیں۔ ورنہ عمل کرنے کے لیے یہ کردہ  
اور یہ مست کردہ کافی ہوتا ہے۔

جو کرتا نہیں کر سکتا نہیں تاویلات کیا  
کرتا ہے۔ یا حجت یا قیتم

الحمد لله الذي  
عالمه خير من  
والله ذو الفضل العظيم



ابدی مسافر کی منزل کبھی ختم نہیں ہوتی۔

جاری رہتی ہے

کوئی موت اسے کبھی فنا نہیں کرتی۔

نہ دائیں دیکھ نہ بائیں۔

چلا چل ، چلا چل ، چلا چل۔

یا حمیت یا قیوم

الحمد لله الذي قدّم

عاطفہ حسنہ الکرۃ

والله ذو الفضل العظیم

۶۷۷۶

میری ماں

میری بہن

میری لڑکی

کیا کچھ نہ کرتیں

چکی پیس کر کئے کو کھلاتیں

گودا کوڑا کرتیں

جانفردوں کے بیسے چارہ لاتیں

چرخہ کاتیں  
کپڑے دھوئیں  
صرف کھدر پسنیتیں  
یہاں تک کہ طیب رزق کی تلاش میں  
سرگول پہ روڑی کوٹیتیں  
اور دن بھر کسی نہ کسی خانگی امور میں  
مورہتیں اور بیماریوں کے نام تک نہ جانتیں

یا حیت یا قیوم

الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ

وَالَّذِي لَا يَمُوتُ

وَالَّذِي لَا يَمُوتُ



اللہ سب سے بڑا غیرت مند ہے۔ اپنے کسی  
بھی بندے کی غیرت کو کبھی گرنے نہیں دیتا۔ یا قیوم





بندے کی غیرت کو اپنی غیرت سمجھا کرتا ہے  
اور کسی بھی مقام پر کسی کا بھی محتاج ہونے نہیں

وتیا۔ یا حییٰ۔ یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَبِيصِ

عَالِمِ حَقِّهِ الْمَكْرُوبِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۴۸

اوتے بھاڈے کھرکے خالی  
مال و چوں نکل گئی۔ یا حییٰ یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَبِيصِ

عَالِمِ حَقِّهِ الْمَكْرُوبِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۴۹

صرف اور صرف یہ بتا: اللہ کہاں رہتا ہے  
اور کیا کرتا ہے؟ وما عطينا الا اسلاخ۔ یا حییٰ یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَبِيصِ

عَالِمِ حَقِّهِ الْمَكْرُوبِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۶۸۰

میری دنیا، دین اور آخرت کی کمائی

بیوہ و

بیمار و

لاحیر اور

میرے آقا روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
اُمت کے مُردوں کی مغفرت کے لیے  
وقف و غصروں ہے۔ یا حبت یا حبتیم

الحسنہ للجن النبی  
عالمہ حیدرہ رحمہ  
واللہ ذو الفضل العظیم



۶۶۸۱

جسم الوجود میں ہر شے موجود ہوتی ہے،  
فارو نہیں۔

درد ہی سے ہر شے کا ظہور ہوتا ہے۔

یا حیات یا قیوم

الْحَيُّ الْقَيُّومُ  
عَالِمُ الْغُيُوبِ  
وَاطِّفُ ذَوِ الْفُضْلِ الْمُنِيِّمِ

۶۶۸۲

آئیمِ قیومت میں تیرا اپنا عمل نافذ اہل ہو۔  
جب تک نامقبول حرکات کا خاتمہ نہیں ہوتا،  
علم و حکمت کی برکات کا ظہور نہیں ہوتا۔ یا حیات یا قیوم

الْحَيُّ الْقَيُّومُ  
وَاطِّفُ ذَوِ الْفُضْلِ الْمُنِيِّمِ

۶۶۸۳

پسندیدہ چیز کا استقبال — فطرت  
 ناپسندیدہ ، اگرچہ عین حکمت پر مبنی ، ناپسند -  
 خوریزہ — عام پسند صرف لذت ہی لذت ،  
 اور مختل بے شمار امراض کا تریاق - یا حیات یاقیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَامِلِ

عَالِمِ الْغُيُوبِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۶۸۳

جسے بھی دیکھنا ہے اور جو بھی دیکھنا ہے، گھر جا کے  
 دیکھو - یا حیات یاقیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَامِلِ

عَالِمِ الْغُيُوبِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



۶۷۸۵

باہر کوئی بیماری نہیں ہوتی  
کوئی بُرائی نہیں ہوتی  
انڈ ہی سے پیدا ہوتی ہے۔

یا حجت یا فتیوم

لَا تُشَدُّ لِيْ حَقِيْقَتِيْ  
عَالَمٌ خَيْرٌ لِّىْ قَسِيْرٌ  
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۶۷۸۶

ربوبیت اگر صفات و اعمال پہ موقوف ہوتی ،  
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اور قاضی الحاجات کیونکر کہلاتا؟  
یا حجت یا فتیوم

لذق کی تقسیم میں اگر ایمان و کفر کی تمیز ہوتی ،

رازق کیونکر کہلاتا ؟

یا حجت یا قسیم

تقسیم میں اگر نخل ہوتا ، کویم کیونکر کہلاتا ؟

یا حجت یا قسیم

کفایت کی روزی ہر ذی روح کو روز عنایت ہوتی

ہے۔ یا حجت یا قسیم

اور کسی کو بھی کبھی نہیں بھولتا۔

نہ کیڑی کو ، نہ مچھر کو ،

یا حجت یا قسیم

المفتد للحق القسوم

عالمہ حمید الزرقانی

واللہ ذو الفضل العظیم

۶۷۸۷

اگر میزبان نہ ہوتا، مہمان کی کوئی قدر نہ ہوتی،  
کوئی آبرو نہ ہوتی !

یا حیت یا قیوم  
درد لے لے، کوئی پُرساں حال نہ ہوتا !

یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ  
عَالِمِ الْغُيُوبِ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۷۸۸

حق بات تو یہ ہے کہ بندہ مہمان ہوتا ہے،  
اللہ میزبان -

یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ  
عَالِمِ الْغُيُوبِ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

میرے آقا روحی و فدا

صلی اللہ علیہ وسلم کی

جُست

بندہ پر اللہ کا

فضل عظیم

ہوتا ہے

یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

عَالَمُ الْكَوْنِ

وَاللَّهُ مُوَافِقُ الْمُتَّقِينَ



۶۶۹۰

لاحول ولا قوة الا بالله  
 بندوں کے لیے سب سے بڑا امیلا  
 عمل ہے۔ یا حییٰ یتیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
 قَامَ حَسْبُكَ الرَّسُولُ  
 وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۶۹۱

الْإِنْسَانُ يُنْفِرُ وَأَنَا سِرُّهُ  
 انسان میرا بھید ہے اور میں اس کا بھید ہوں

یہی اسکی تفسیر اور یہی اس کی تشریح ہے۔

اس بھید کو کبھی کسی نے نہ کھولا۔

کھوٹے سے بھی کُمل نہ سکا۔

یا حَیثُ یا قَیُومُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَیُّومِ

عَالِمِ حَقِّ الرَّقْعِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۶۹۲

الہی دستِ تر کی کُنجی

اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں محفوظ۔

کسی بھی طرح کبھی کُمل نہیں سکتے۔

یا حَیثُ یا قَیُومُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَیُّومِ

عَالِمِ حَقِّ الرَّقْعِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۶۹۲

جو بندے کی قدر نہیں کرتا،

اللہ کی بھی نہیں کرتا۔

بندے ہی کے ہمراہ ہر شے ہوتی ہے۔

یا حیت یا حیوم

بندہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

نہ ذکر، نہ تبلیغ، نہ خدمت۔

ایک اجاڑ جگل ہے۔

بندے ہی کی بدولت یہ کائنات بسا اور

رچی ہوئی ہے۔

ہر شے کا ظہور بندے ہی کی بدولت۔

بندے کا استقبال اللہ کا استقبال۔

یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

عَاطَى حَسْرَةَ الْكَافِرِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۶۴

خرد کا حاصل — علم و حکمت  
اور عشق کا — سوز و گداز

یا حیت یا قیوم

خرد — ہمت و برد  
عشق — محو و نیاز

یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

عَاطَى حَسْرَةَ الْكَافِرِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۷۹۵

صدقات و خیرات  
 ساکین کے لیے لی جاتی ہیں،  
 جمع کرنے کے لیے نہیں۔

اگر لیتے ہی تقسیم کر دی جاتیں،  
 کسی وقف کا کوئی وجود نہ رہتا۔

جمع منع تھیں۔ اگر جمع نہ ہوتیں،  
 صدقات و خیرات کا فائدہ کیا برکات لانا!  
 یا محبت یا قیوم

لینے والے اتنے ہوتے ہیں اور ملتے ہیں

کہ مدوحاب سے بالا۔ و مڑی و مڑی بھی دیں گے۔

یا حییٰ یا قیوم

الحقّہ صلی اللہ علیہ وسلم

عالمہ حیدر علیہ

واللہ ذو الفضل العظیم

۴۶۹۶

صدقاتِ خیرات اللہ کی امانت ہوتے ہیں،

خیانت مت کیا کرو۔ یا حییٰ یا قیوم

الحقّہ صلی اللہ علیہ وسلم

عالمہ حیدر علیہ

واللہ ذو الفضل العظیم

۴۶۹۷

صدقاتِ ذخیرات خود تقسیم کیا کرو

اور یہ بہترین تجارت ہے۔ یا حییٰ یا قیوم

الحقّہ صلی اللہ علیہ وسلم

عالمہ حیدر علیہ

واللہ ذو الفضل العظیم

۴۷۹۸

بے لوث خدمت کا جذبہ ہماری ملی میراث تھی۔  
 ہم ہی نے آدمیت کو یہ شعور بخشا۔  
 اور ہم ہی سے دُنیا نے نقل کی۔  
 ہم دیکھتے رہے، انتقال بازی لے گیا۔

یا محبت یا قسرم

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
 ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
 والله ذو الفضل العظيم

۴۷۹۹

اٹھارہ ہزار عالم کی غفوق خوداک کی لذت عکس  
 کرتی ہے۔

یہ میرا کھانا ہے  
 یہ پسندیدہ، یہ تاپسند

یہ میٹھی ، یہ کڑوی  
ایک دوسرے کے کھاجے کی لذت نہیں جانتے۔  
خلافت کا کمال نہیں تو کیا ہے ؟ یا حیاتِ باقیم

المستند لحدی الثبوتی غاتہ غیران یثبوت

واقفہ ذوالفضل العظیہ

۶۸۰۰

یہ بیری آدمہ اچھی تھی  
ایک سال میں پل کمر سایہ دینے لگی۔

تیرا عمل کیوں نہ پھولا ؟  
عمل تو دم بدم بڑھا اور پھولا کرتا ہے !  
یہاں تک کہ ارض و سما کی ہر شے پر چھا جاتا ہے۔ یا حیاتِ باقیم

المستند لحدی الثبوتی

غاتہ حیدر قاسم

واقفہ ذوالفضل العظیہ



۶۸۰۱

اللہ اپنی پسند کے معام پر رہتا ہے

یا حییٰ یا قیوم

الْحَيُّ الْقَيُّومُ

قَالَ حَبِطَ الرَّغَبُ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۸۰۲

ہر حکمت کا اللہ ہی حکیم ہے۔

اللَّهُمَّ يَا حَكِيمٌ تَحَكَّمْتَ بِالْحِكْمَةِ وَالْحِكْمَةُ  
فِي حِكْمَةٍ حَكَمْتِكَ يَا حَكِيمٌ

عزوق کی شفا کے لیے جو بھی حیلہ کریں،

اگرچہ گھانس پھونس یا راکھ ہی کی پھلی ہو،

شفا بنتا کرو۔ یا حییٰ یا قیوم

جنت سے شفا بھی  
تیرا ایک احسانِ عظیم ہے۔  
یا حیت یا قیوم

المستشفی للعن القسام  
عالمہ حمید الرحمن  
وافہ ذوالفضل العظیم

۶۸۰۳

دھو بی کے پاس اپنے کوئی کپڑے نہیں مرتے۔  
لوگ گندے کپڑے لاتے ہیں، دُعا کر لے جاتے ہیں۔  
جنہیں دیکھنے کو بھی جی نہیں چاہتا،  
اُجلے بن کر پھر سے الماریوں کی زینت بن جاتے  
ہیں۔ یا حیت یا قیوم

المستشفی للعن القسام  
عالمہ حمید الرحمن  
وافہ ذوالفضل العظیم

۴۸۰۴

نہ اللہ کھاتا ہے

نہ ملائکہ

نہ ارواح

نفس جو چاہتا ہے، کھاتا ہے

اور افراط و تفریط ہی کے باعث بیمار ہوتا ہے  
جائز و ناجائز کے علاوہ انسانی صحت کے مافی کھاتا ہے  
اعتدال کو مد نظر نہیں رکھتا۔

اعتدال بہترین علاج ہے۔

یا حیات یا قیام

المستند للحیۃ الشریعہ  
عالمہ حمیدہ فاروقیہ  
واللہ ذو الفضل العظیم



۶۸۰۵

”دقت پرا کر دو“ کا یہ مطلب ہے کہ  
جسے جو کام دیا جاتا ہے، ذمہ داری  
سمجھ کر نہیں کرتا، صرف دقت گزارتا  
ہے اور یہ اہل کار کی بدترین کمی  
ہوتی ہے۔

بخنی ہو یا ربی  
شوق ہی سے کام کرنے والے کام کر  
نئی زندگی بننا کرتے ہیں۔ یا محبت یا قیوم

المعتمد الحق العليم

عالمہ محمد اکرار احمد

واللہ ذو الفضل العظیم

۶۸۰۶

جسے کوئی ذمہ داری دی جاتی ہے،

اگرچہ بیت الخلا کی حفاظت ہو ،  
کما حقہ ، پلدی نہیں کرتا ۔

یا حبیبت یا فتیمہ

المستند للمعنی القیوم  
عادلہ خیر التارکین  
وآلہ ذوالفضل المنعمین

۶۸۰۶

قراہنِ کریم میری رُوح ہے

عبدِ مح

اور باہر آ

جو بھی شے تیری راہ میں مُخل ہو

تیری نہیں

سہر بازار پھینک

ایک ایک کو کھنڈار

منادی کو۔

میرے آقا ٹاتے ہیں لنگر  
 ڈسٹ رو جس نے ڈوٹا نہیں ہے  
 یا حجت یا ہدیوم

جو چلے، اُٹھالے  
 مجھ کو ان کی  
 اور اُس کی  
 کوئی مزبورست نہیں  
 جو بھی اس راہ پر چلا  
 جو بھی چلا

ہر کسی نے یہی کہا  
 یہ راہ ملامت کی راہ ہے  
 اُٹا سے مُتیرا  
 کسی بھی شے کو کسی خاطر میں مت لا  
 ہر شے کو میدان میں لا  
 اپنے قول کو بچا  
 باقی ہر شے کو بازی پہ لگا  
 لُٹ جائے ، پروا نہ کر

قول زندہ  
 ہر شے زندہ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا الَّذِي هَدَانَا

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۸۰۸

اگر کرنی دل کبہ  
میں بیٹھ کر  
اللہ کا ذکر کرے  
آنحضرت کی آنحضرت  
میں بھرے  
اور  
قتل دہم کرنے کو  
جگہ باقی  
نہ رہے

یا حمیت یا قہیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
عَالَمِ حَقِّهِ الْكَرِيمِ  
وَإِلَهُ الْفَضْلِ الْعَظِيمِ





۶۸۰۹

قلوبت کی کائنات کو کعبہ سے جگلا۔

یا حییٰ یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَالَمُ خَيْرِ الْكَرَمِ  
وَاللَّهُ ذُو الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

۶۸۱۰

کیوں نہ تیری بلا کر

اور وبا کر

مج میں جلا کر

داکھ بنا دیں

اور خاک بنا کر

ہماریں اڑا دیں ؟ یا حییٰ یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَالَمُ خَيْرِ الْكَرَمِ  
وَاللَّهُ ذُو الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

۴۸۱۱

گمی مقوی غذا ہے  
لیکن سالن اور مٹھاں کے بغیر نہ لذت  
نہ ہضم، نہ نافع

جو ہر شے سے مزین نہیں،  
دستر خوان نہیں کہلاتا۔ یا حیت یا حیتیم

المستند لحنی القسوم  
عاقہ حیدر ارفیہ  
و اولہ ذوالفضل العظیم

۴۸۱۲

تجربہ تجارت کی ماں ہے۔

یا حیت یا حیتیم

المستند لحنی القسوم  
عاقہ حیدر ارفیہ  
و اولہ ذوالفضل العظیم

۷۸۱۲

روح نہ بڑھی ہوتی ہے نہ مرنی،  
ازل وابد تک زندہ اور قائم رہتی ہے

۵۰

نفس ہی کے گرد گھبرا کرتی ہے۔  
جب ایمان کر لیتی ہے، نقاب اٹھا دیتی ہے۔

یا حیات یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَالَمُ حُجَاةِ الْوَقْدِ  
وَإِلَهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۸۱۳

محدود زندگی کی خواہشات محدود ہوتی ہیں۔

یا حیات یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَالَمُ حُجَاةِ الْوَقْدِ  
وَإِلَهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

خدمتِ وسیع المعنی منزل ہے۔  
 نہ اس کی کوئی حد ہے اور نہ اس تک رسائی  
 کہ جہاں تک کوئی پہنچے۔  
 شب و روز ساری و طاری رہتی ہے۔  
 کائنات کی ہر شے پر یکساں لاگو !  
 شاہِ کر بھی، گدا کر بھی۔

عروج و زوال مخلوق ہی کی خدمت کی بدولت  
 مرتب ہوتے ہیں اور اہل خدمت کبھی کسی  
 خدمت سے محروم نہیں کرتے۔

یا حجت یا متیوم

الْحُجَّةُ عَلَيَّ وَالْمَتَىٰ خَيْرٌ لِّمَنْ رَزَقَهُ

وَاللَّهُ قَوْلُ الْفَضْلِ الْمُتَّعِظِ

۴۸۱۴

ہر شے اتہا پہ پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے۔

ذکر اور

خدمت

لا مُنتہی ہیں

ہر حال میں، شب و روز، زندہ اور قائم

رہتے ہیں۔ یا حمید یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَامِلِ

عَالِمِ غُیُوبِ الْخَرُوفِ

وَافِقِ دَوَائِلِ الْعَلَمِ

۴۸۱۵

اے او سونے والے مسافر !

اللہ کے لیے ، اللہ کے حکم سے اٹھ

زندہ ہو

اور حرکت میں آ

کوئی اور کیونکر تجھے زندہ کر سکتا ہے؟

تیری زندگی کے دفاتر بند ہیں۔  
ان کو کھول  
مسما ہیں، تعمیر کر

تیری زندگی میں کوئی آواز نہیں  
تو نے مرگے جینے کی کوئی خبر نہیں سنائی۔

قبر کا حال کوئی مردہ کبھی نہیں بتاتا۔

نہ ہی کسی کو سننے کی تاب ہوتی ہے

قبر میں، اللہ ! اللہ !!

اِنَّهُ سَاقِطٌ اَسْعَوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ  
الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ  
کیسے کیسے عذاب و فتنات اچھتے ہیں !

دیئے رحمت جب جوش میں آتا ہے ،  
ہر عصیاں کر بہالے جاتا ہے ۔

اد یہ حال کی کلام ہے کتاب کی نہیں ۔  
واللہ اعلم بالصواب

یہ مردہ ہے ، زندہ کر  
تو مائے ، جگا  
مردے کو کون زندہ کرتا ہے ؟ — اللہ

سوئے کو کون جگاتا ہے؟ — ہادی

اے زندہ کرنے اور جگانے کے لیے  
کیا کیا حبتیں کیے !

جہل کا قتل مردہ !  
سوئے والے نے کوڑھ تک نہ لی !

اے زندہ کرنے والے کرتے محنت  
مر گئے۔

مردہ تھا،  
قبر ہی میں جا مرا



مرے میں کوئی زندگی نہیں ہوتی۔

اگر تو نے اسے زندہ نہ کیا اور قائم نہ کیا  
گویا زندگی کی بازی ہار گیا۔

زندوں کی زندگی

کئی ابواب پر مشتمل ہوتی ہے۔

اولین یہ کہ یادداشت ہر اوقات قائم  
رہتی ہے جو دیکھا، جو سنا، جو کہا۔

ہن و ن دل میں محفوظ رہتا ہے۔

اور ہوش میں ہو یا مد ہوش

خیال دم بھر کے لیے اوچل نہیں ہوتا۔

کچھ بھی کرنے پر کوئی قدرت تو نہیں سکتے۔

ہر حال میں یاد قائم رکھتے ہیں۔  
 کبھی نہیں بھولتی۔ نہ سوال کرتے ہیں  
 نہ جواب،

دل ہی میں دھونی رکھتے ہیں۔

یا حییٰ یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَالَمِ الْغُیُوبِ

وَاطِّعُوا ذُلَّ الْفُضْلِ الْمُنِظِمِ

48/8

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَثِيْتُ

أَنَا عَبْدٌ مُذْنِبٌ ذَلِيلٌ

وَأَنْتَ رَبِّي ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

فَاعْفُ عَنِّي

فَإِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيمٌ

يَا كَرِيمُ الْمَغْفُورِ

يَا خَيْرَ النَّاصِيَةِ  
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ آمِينَ

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
والله ذو الفضل العظيم

۶۸۱۹

کسی کو سرکارِ مت کہا کرو  
میرے آقا رومی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ہی کائنات کی سرکار ہیں۔

يا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
والله ذو الفضل العظيم

۶۸۲۰

شیطان رومی جلال کی تاب نہیں لاسکتا۔

جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔

یا حیت یا یتیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَافَهُ حَسْبُ الْعَافِينَ  
وَاللَّهُ دَاوِلُ الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۸۲۱

نَحْنُ أَقْرَبُ تَعَرُّفٍ فِي هَرَمٍ  
کیسے کہہ دوں کہ دیکھا نہیں ہے

تیرے پرے پرے پہ قربان جاؤں  
لاکھ جلوں میں پر وہ نشیں ہے

یا حیت یا یتیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَافَهُ حَسْبُ الْعَافِينَ  
وَاللَّهُ دَاوِلُ الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۸۲۲

اگر پرودہ نہ ہوتا  
عبد و معبود اور  
عبد و محبوب میں کوئی تمیز نہ ہوتی  
حاکم و محکوم ایک ہی صف میں ہوتے۔

نظامت در ہم بر ہم ہو کر کھلبلی مچ جاتی  
قدرت کی قوت کی کوئی غلط نہ ہوتی  
اور تخلیق کا مقصد فوت ہو جاتا۔

یا سحیح یا حقیرم

المستند الحق المقدم  
عالمہ سجاد الحق  
والله ذو الفضل العظيم

۷۸۲۳

اگر مجرب نہ ہوتا، جستجو نہ ہوتی۔

جستجو نہ ہوتی، ایک جمود طاری رہتا۔  
 عشق و رقت اور سوز و گداز کا کوئی باب نہ ہوتا۔  
 جستجو ہی نے کائنات کو رواں دواں  
 اور زندگی کو دمنہ و تابندہ کیا ہوا ہے۔

یا سحیح یا قسیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَاسِمِ  
 عَالِمِ الْغُيُوبِ  
 وَافِقِ ذَوِ الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۸۲۳

لاسے والے کو کوئی بھی شے دی نہیں جاتی۔  
 لنگر بھی نہیں۔

اور دینے والے، نامقبول اسراف کے باعث  
 فتنات کا موجب بنے رہتے ہیں۔

اور

یہ بڑے ہی کار آمد فکر کی باتیں ہیں۔

یا محبت یا ہتیم

الحمد لله الذي جعل  
عاقبة حجاجنا رقيبه  
وآلة ذوالفضلنا طيبه

۴۸۲۵

محنت سے کما کر کھاتے ،  
محنت کی برکت سے سدا بہار میوؤں کی منڈی  
لگی رہتی !

تیرے باغ میں میوؤں کی کوئی کمی نہیں۔  
کھانے والے ترستے ہی رہے۔

یا محبت یا ہتیم

الحمد لله الذي جعل  
عاقبة حجاجنا رقيبه  
وآلة ذوالفضلنا طيبه

۴۸۲۶

مفت کی کائی — فتوحات اور

فتوحات — سراسر فتنات

وما علینا الا البلاغ

یا حیت یا حیرم

الحشد لعمری قسم

عاقہ حیرت و حیر

واحدة ذوالعقل العظیم

۴۸۲۷

میرے دادا کے پر دادا جاتے بہادر تھے اور  
راتے تھے کہ پھلانگوں پر پھلانگیں مارتے  
دریاؤں کو عبور کر جاتے۔

اور یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ پانی کی



سُخ پر بگھیاں نہیں دوڑائی جاتیں، قدم رکھتے  
ہی ڈوب جاتی ہیں۔

یا محبت یا قتیم

الْمُسْتَدِلُّ عَلَى الْقِسْمِ  
عَالِمٌ حَقِيقًا وَفَعْلًا  
وَإِلَّا ذُو الْفَضْلِ الْمُنْظِمِ

۱۸۷۸

ایساں کو بچا  
دین کو بچا

باقی ہر شے بازی پر لگا  
زندہ رہا غازی  
مرگیا شمشید

نہ عزنا حسد ام ہے نہ مرنا ،  
بجاگنا حسد ام ہے ۔

یا حیت یا قیوم

الحق تعالیٰ المقدم

فاطمة حیدرہ دار فہم

واظہ ذوالفضل العظیم

۴۸۲۹

وعدت میں کثرت نہیں ہوتی۔  
اور شرکت نہیں ہوتی۔

بندہ ان کا عارف نہیں ہو سکتا۔  
کثرت اور شرکت کے مابین منازل طے  
کرتا ہے۔

کثرت اور ہترکت میں سلوک —  
اور وحدت میں جذب کار فرما ہوتا ہے

— — —  
جو وحدت کسی نے ہمیں بتائی  
اس کی کہیں تغیر نہ پائی۔

— — —  
رہے کی سلاخ، بارشاہی کی طرح راج  
راج کھائی۔

— — —  
جانہ کریم حکم دیں، تعمیل کریں۔  
چمک دجرا نہ کریں۔ واللہ اعلم بالصواب

یا حجتہ یا قیوم

العتقاد لا یحق القہم

قالہ حماد بن عمار

واظنہ ذوالفضل العظیم

۶۸۲۰

اطمینان و شفا

زندگی کے دوسری شاہ مہرے ہیں اور  
مومن کی میراث ہوتے ہیں۔  
ان کے بغیر کوئی زندگی، زندگی نہیں،  
ڈاڑھاں ڈول ہوتی ہے۔

یا حجت یا حسین

المستند بن العبد  
عالم خیر العباد  
والفہ ذوالفضل العظیم

۶۸۲۱

انسانیت کو نام کرنے کے لیے  
امارت نے کیا کیا دل سوز حربے !

یا حجت یا حسین  
المستند بن العبد  
عالم خیر العباد  
والفہ ذوالفضل العظیم

۶۸۲۲

نفس دیکھتا ہے  
 سُنتا ہے  
 بولتا ہے  
 اودھم مچائے رکھتا ہے

روح اللہ کا ذاتی لود ہے  
 کبھی خلاف ورزی نہیں کرتی

نفس جب تک خود سر رہتا ہے  
 روح کبھی ہکلام نہیں ہوتی

نفس جب پابند ہو جاتا ہے  
 روح بولنے لگتی ہے

اسکھ

کان اد

زبان

نفس کے در پیچھے ہیں

جول ہی بند ہوئے

اسرار کھٹنے لگتے ہیں

کسی اد طرح کبھی نہیں کھٹتے !

یا حیت یا قیوم

الحق الحق الحق

فاطہ حیدرہ

والہ ذو الفضل العظیم

۴۸۲۲

کسی شریک کے حضور میں شرمندہ ہو کر

سرنگوں ہونا اد ہوتے ہی رہنا۔

ذلت کی حد نہیں تو کیا ہے ؟  
 خوش تو کسی نے کیا ہونا ہوتا ہے  
 اور فرد بے چارہ می نے کیا داد دینی ہوتی ہے  
 البتہ جبرنا قابل ستائش ہوتا ہے۔

یا حمت یا قیوم

المستند للہی القیوم  
 حامیہ خیر البرقین  
 وائلہ ذو الفضل العظیم



اللہ کی طرف سے جرمال، ساکب یا مجذوب  
 پر فائدہ ہوتا ہے، ارض و سما کی ہر ادا و تمام  
 ادائیں اس پر چھا جاتی ہیں۔

یا حمت یا قیوم

المستند للہی القیوم  
 حامیہ خیر البرقین  
 وائلہ ذو الفضل العظیم

۶۸۲۵

کسی نے بھی کئی کسرباقی نہیں چھوڑی،  
تیری مخلوق تیری رحمت کی امیدوار ہے۔  
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ

الحمد لله الذي لا يموت

قاله حميد الزاهد

والله ذو العجل العظيم

۶۸۲۶

میرے اللہ کی ذات  
میرے آقا رومی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات  
قرآنِ کریم اور سننِ مطہرہ میں تو ہے  
ہم میں سے کسی میں بھی نہیں پائی جاتی۔  
جاننے سب ہیں ماننا کوئی نہیں۔  
تو میں سے ایک بھی نہیں۔  
بتا پھر ہمارا کیا حال ہے ؟



قابل فکر یہ بات ہے اور ایسی باتیں  
ہیں اس پر ہم میں سے کوئی جتنا بھی فکر کرے،  
کم ہے۔ یا حیات یا قیوم

الْمُسْتَقْدِمُ لِلْحَيِّ الْقَدِيمِ  
عَالَمُهُ خَيْرٌ مِنَ الْأَرْوَاحِ  
وَالْأَفْئِدَةِ وَالْأَفْئِدَةِ الْمُسْتَقْدِمِ

۴۸۲۷

جو باتیں قطعی منع ہیں،  
کوئی اُن سے باز نہیں ہوتا؛

یا حیات یا قیوم

الْمُسْتَقْدِمُ لِلْحَيِّ الْقَدِيمِ  
عَالَمُهُ خَيْرٌ مِنَ الْأَرْوَاحِ  
وَالْأَفْئِدَةِ وَالْأَفْئِدَةِ الْمُسْتَقْدِمِ

۴۸۲۸

اس زندگی میں ایک ایسی زندگی ہوتی ہے  
جو کسی بھی ضابطہ کی پابند نہیں ہوتی۔

ادفع ایسی ہوتی ہے کہ کوئی بتا نہیں سکتا۔  
اور ہر زندگی سے اعلیٰ ہوتی ہے۔

یا حمت یا قیوم

ہر زندگی سے بے فکر ہونا  
اس زندگی کی مفتاح ہے۔ یا حمت یا قیوم

الحمد لله الذي  
عاهد عباده على  
وفاء ذوالفضل العظيم

۶۸۳۹

چڑیاں جب مطمئن ہوئیں کہ یہاں میاں کا  
کوئی ڈر نہیں، اُن کا اپنا گھر ہے۔ — مامی  
کو دال القیام عظمیٰ کر مرنے سے رہنے لگیں۔  
غزل در غزل اُڑتی ہوئی آتیں اور

پرندوں کی خاموشی دُنیا کو رنگارنگ  
چھپوں سے معمور کر دیتیں۔



حضرت بادا فرید قدس سرہ العزیز کی  
چڑیاں مشہور ہیں۔



ان چڑیوں نے بھی مجرمٹ ڈالا ہوا ہے۔



میری چڑیاں اس وقت ایسی مہذب ہو چکی ہیں  
کہ زمین پر بکھرے ہوئے دانوں کو کھانا پسند  
نہیں کرتیں۔ طشت میں رکھے ہوئے دانوں کو چھتی ہیں۔

یا حسیا قیدم

العشق لہی القشعر

فانہ حم الزرع

وانہ ذوالعصر العظیم

۴۸۰

تلقین نے وحشی جانور دل کو رام کر کے کرتب  
پہ آکا وہ کیا۔

انسان خود سر ہے۔

مصلاتی و بُرائی کا عدوت بھرتے کے باوجود  
بُرائی سے باز نہیں رہتا۔ یا حبیبتیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا الَّذِيْ هَدٰىنَا رَبُّنَا

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا الَّذِيْ هَدٰىنَا رَبُّنَا

۴۸۱

سیدنا کلیم صلی اللہ علیہ وسلم

کسی روح کا ہکلامی سے مشرف ہونا میرے آقا

روحی خدائے اللہ علیہ وسلم ہی کی ہکلامی کی بدولت ہوتا ہے۔ یا حبیبتیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا الَّذِيْ هَدٰىنَا رَبُّنَا

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا الَّذِيْ هَدٰىنَا رَبُّنَا

۴۸۴۷

مجبور نے نویر کے مریض کو کٹھن لسی اور مریض  
کے مریض کو تر بوز کھانے کی ہدایت کی۔  
اللہ ہمیں شفا بخش مالک مقل کے خلاف ہے۔

یا حیت یا حیتیم

المستند للمی القیوم

والله ذو الفضل العظیم

والله ذو الفضل العظیم

۴۸۴۸

تظامت کے نگران طاہر میں طاہری اور  
باطن میں باطنی ہوتے ہیں۔  
اور باطنی کسی بھی انداز میں پہچانے نہیں جاتے۔

طاہر میں فتوحات ، باطن میں دعوت الیرکات یا عیالیم

المستند للمی القیوم

والله ذو الفضل العظیم

۶۸۴۳

بڑو ہے جس میں شیر سبک داخل نہ ہو سکے۔

یا حجت یا قیوم

الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ

عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَإِلَّاهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۸۴۵

ٹوٹا ہر ادا دل رحمت کا گہوارہ ہوتا ہے۔

ما سوا سے بے نیاز ہر حرکت منفرد اور

بے نظیر ہو جاتا ہے۔ یا حجت یا قیوم

الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ

عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَإِلَّاهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۸۴۶

دیا کی مرطوب ہوائیں تپش کو ختم تو نہیں

کر سکتیں، مدہم کر دیتی ہیں۔ یا حییٰ یتیم

المستند للحی القسوم  
عالمہ حیات الارواح  
واطفہ ذوالفضل العظیم

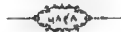


بجس ذکر الہی میں یہ عمل سائج کرو

سیدنا کریم صلی اللہ علیہ وسلم

مددنا مکرمنا مشرفنا یا حییٰ یتیم

المستند للحی القسوم  
عالمہ حیات الارواح  
واطفہ ذوالفضل العظیم



کسی کی نقل مت کیا کرو اور ہر بات کی تر

## کبھی مت کیا کرو یا حجت یا قیوم

المستند لہجی القسم

عائذہ خیر الرحمن

واللہ ذو الفضل العظیم

۴۸۴۹

ارشادات گوناگوں ہیں ، ایک پر اکتفا کیا کرو۔  
جو ایک سے مطمئن نہیں ، گویا کسی سے بھی نہیں۔

یا حجت یا قیوم

المستند لہجی القسم

عائذہ خیر الرحمن

واللہ ذو الفضل العظیم

۴۸۵۰

انسان ہر قسم کے مجاہدات کی تاب تو لا سکتا ہے  
پر کسی شے کو روٹی تک نہیں دے سکتا۔ کیا یہ  
مجاہد سے اد کیا ان کا حاصل ؟ یا حجت یا قیوم

المستند لہجی القسم

عائذہ خیر الرحمن

واللہ ذو الفضل العظیم



۶۸۵۱

میچ تشخیص و نسخہ — شافی علاج کی بہترین  
سبیل۔ یا حیت یا قیوم

المستند للہی القیوم  
عالمہ حیدرآباد قیوم  
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۸۵۲

ہر نسخہ کا جزو اعظم — ایک  
سادن — ایک یا دو  
باقی سب — عطاریات

یا حیت یا قیوم

المستند للہی القیوم  
عالمہ حیدرآباد قیوم  
واللہ ذو الفضل العظیم



۴۸۵۲

ناپسندیدہ حرکات سے گریز کر اور باز آ۔

یا حیات یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ  
عَالِمِ الْغُیُوبِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۸۵۳

یہ ذکر الہی کی مجلس ہے۔ اس میں سیاست  
کو شامل مت کر۔ یا حیات یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ  
عَالِمِ الْغُیُوبِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۸۵۵

ہندگی مت گھوٹا کرو۔ اصل چیز ذکر ہے۔  
ذکر ہی میں ہر شے ہے۔ اس پر اکتفا کیا کرو۔ یا حیات یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ عَالِمِ الْغُیُوبِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۸۵۴

جب بھی کوئی بولا ، نادم ہوا  
 ”بندگی“ ہی کے دعوے سے پشیمان ہوا

بزرگی جب بھی بولی ، اترا کر بولی  
 بالآخر اسے ندامت کا سامنا کرنا پڑا

یا حجت یا قیوم

المستبد للعن القیوم

والله اعلم

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۸۵۵

جس نے بھی دعویٰ کیا ، غلط کیا  
 بندگی اسے قبل نہیں کرتی۔  
 بندے کا اصلی دعویٰ ”گنہگاری و شرماری“

اور کوئی نفس اپنے لیے یہ خطاب کبھی پسند  
نہیں کرتا۔  
یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَالَمُ خَيْرِ الْعَالَمِينَ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۸۵۸

بڑے میاں! کیا پرچھتے ہو!  
ہم سب انا ہی کے مارے ہوئے ہیں۔  
انا جب بھی بولی، شرمندہ ہوتی۔

یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَالَمُ خَيْرِ الْعَالَمِينَ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۸۵۹

اللہ کو، بندوں کے تعاقبات، بندوں کو

اللہ سے دُور کرنے کا موجب نہ ہیں۔

یا حَتِّ یا حَتِّم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَالَمُ غُيُوبِ الْأَرْقَابِ  
وَإِلَهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۸۶۰

جس کی اپنی کرکئی بات نہیں ہوتی ،  
کسی کی بات پر بات کیا کرتا ہے ،  
کون ہوتا ہے ؟

یا حَتِّ یا حَتِّم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَالَمُ غُيُوبِ الْأَرْقَابِ  
وَإِلَهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۸۴۱

جس کو جو دیتا ہوتا ہے، آتے ہی دے دیا جاتا  
ہے اور ارادت ازل ہی کے تحت دیا جاتا ہے،  
سوچ کر نہیں۔ یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَاقَبَ خَاصَّةً وَالْكَافِرَ  
وَإِلَهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۸۴۲

جو کچھ بھی اس دنیا میں ہو رہا ہے، بڑے میاں!  
کوئی مانے نہ مانے، ارادت ازل ہی کے  
ماتحت ہو رہا ہے اور اس مضمون پر یہ ختم الحکام  
ہے۔ یا حیت یا عظیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَاقَبَ خَاصَّةً وَالْكَافِرَ  
وَإِلَهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



۶۸۶۲

فَيَكُونُ — كُنْ كَامِتَج

جب بھی فرمایا — ہو گیا یا حیاتِ یاقین

الْمَشْتَدُّ لِمَنْ الْقَلْبُ  
قَاطِعٌ حَبِيبٌ لِّلْأَرْوَاحِ  
وَإِلَهُ ذَوِ الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۸۶۳

جب تک کوئی زندہ، مُردوں کی طرح نہیں مڑتا،  
 اِدم کی کوئی کیمیل کہی نہیں کیل سکتا،  
 نہ ہی کوئی بازی جیت سکتا ہے۔ یا حیاتِ یاقین

الْمَشْتَدُّ لِمَنْ الْقَلْبُ  
قَاطِعٌ حَبِيبٌ لِّلْأَرْوَاحِ  
وَإِلَهُ ذَوِ الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۸۶۵

زندہ مُردوں کی قبور کثیر البرکات کا عزیز

ہوتی ہیں اور ہر فن سے آشنا

یا حییٰ یا قیوم

الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ

عَالِمُهُ حَسْبُ الْكَافِرِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۸۶۶

ہر کی طرح جہاں پا ہیں اڑ جاتے ہیں جیسے

ارواح یا حییٰ یا قیوم

الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ

عَالِمُهُ حَسْبُ الْكَافِرِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۸۶۷

زمانہ کا صاحب و ندرہ ہوتا ہے۔ یا حییٰ یا قیوم

الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ

عَالِمُهُ حَسْبُ الْكَافِرِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ





۶۸۶۸

ذکرِ الہی کی مخالفت کرتے ہو  
 لیکن بیمار لیں سے شفا کی دُعا لینے آتے ہو!  
 یقین جان : ذکرِ الہی ہی کی بدولت اللہ بیماروں کو شفا  
 بخشتا ہے۔ یا حی یا قیوم

الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ  
 عَافَ عَمَّا تَرَ قُلُوبَہِمْ  
 وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۶۸۶۹

الہی خیال کے سوا جب کوئی اور خیال دل میں آتا ہے،  
 صورتِ سرمدی  
 گنگ ہو جاتی ہے۔ وما علینا الا المبلغ  
 یا حیی یا قیوم

صورتِ سرمدی کیا ہے۔ ۲

صورتِ سرمدی کا ظہور  
جسم الوجود کے کانوں میں صاف سنائی دیا کرتا ہے۔



جب کوئی غیروں میں آجاتا ہے، بند ہو جاتا ہے۔  
جب دُور ہو جاتا ہے، پھر سے جاری ہو جاتا ہے۔  
اندر موجود ہے اور ہمیشہ رہتا ہے۔ یا حیاتِ یقین

الْمُسْتَقْدَمُ الْحَقُّ الْقَائِمُ  
عَالَمُهُ حَيَاةٌ رَاقِيَةٌ  
وَأَنَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۸۵۰

یا حییٰ یا قیوم کی آواز تن میں ہمیشہ جاری رہتی ہے۔  
کبھی ظاہر بن کر آتی ہے اور باطن میں تو ہمیشہ رہتی ہے

یا حیاتِ یاقیم

الْمُسْتَقْدَمُ الْحَقُّ الْقَائِمُ  
عَالَمُهُ حَيَاةٌ رَاقِيَةٌ  
وَأَنَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۸۴۱

کریم کو مان کر پھر کسی اور سے مانگنے کی حاجت  
تہیں رہتی۔ یا حیت یا قیوم

الْحَقُّدُ الَّذِي الْقِيُومُ  
عَالَمُهُ حَمْدُ الْكَرِيمِ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۸۴۲

کا  
کھلا  
بچا کر

مت رکھ

یہی ہماری طریقت کی اصل ہے۔

یا حیت یا قیوم

الْحَقُّدُ الَّذِي الْقِيُومُ  
عَالَمُهُ حَمْدُ الْكَرِيمِ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۸۷۲

واقف کوئی بھی ہو، نکتہ چین ہوتا ہے۔

یا حیت یا قیوم

المستند لمن یستند

عالم حیدر القادر

والمستند ذوالفضل العظیم

۶۸۷۳

ذکر الہی کی مجلس میں فرشتے اور جنات پرے  
کے پورے شامل ہوتے ہیں۔ ہزاروں نہیں لاکھوں

اور ایک مجلس کی برکت سے جو عقیدے کبھی حل  
نہیں ہوتے، ان کی آن میں حل ہجاتے ہیں۔

یا حیت یا قیوم

المستند لمن یستند

عالم حیدر القادر

والمستند ذوالفضل العظیم

۶۸۴۵

میدنا مَذَّحِجْ عَلَی اللہ علیہ وسلم

مذکر ————— اہل ذکر

اور میرے آقا رحمہ اللہ علیہ وسلم ہی کے  
فیضِ وکرم سے تن نگر ہی اور من نگر ہی میں ذکر جاری ہوتا

ہے۔ یا حیت یا قیوم

الْحَقُّدُ لِلَّهِ الْحَقُّدُ  
عَاقِبَةُ حَقِّدِ الْبَارِئِ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۸۴۶

نفس جب بُرائی کو تسلیم کر لیتا ہے کہ

بُرائی ہے، نام ہو کر قرب پہ آمادہ ہو جاتا ہے۔

پھر ایسی قرب کرتا ہے، ادا ایسی کرتا ہے کہ تاریخِ کر

امت کو دیتا ہے۔ وما علینا الا ابلاغ۔ یا قیوم

الْحَقُّدُ لِلَّهِ الْحَقُّدُ  
عَاقِبَةُ حَقِّدِ الْبَارِئِ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۸۷

نفس میرے آقا رومی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
فیض یاب ہو کر ہی مطمئن ہوتا ہے، کسی اور طرح کبھی  
نہیں ہوتا۔ و ماعینا الا البلاغ

یا حییٰ یا قیوم

المستند للحی القیوم

عالمہ خیر البرکات

واقۃ ذوالفصل العظیم

۶۸۸

شیطان نفس کے تابع ہے۔  
بدول ارادت نفس کچھ بھی کرنے پر کوئی  
قدرت نہیں رکھتا۔ یا حییٰ یا قیوم

المستند للحی القیوم

عالمہ خیر البرکات

واقۃ ذوالفصل العظیم



تیرے جسم الوجود کے باہر  
زد وازے شاعرانہ عام کھٹے رہتے ہیں۔

کسی کو بھی، جہاں سے کوئی چاہے،  
جانے کی کوئی ممانعت نہیں —  
جیکو اندر کے زد وازے مخصوص ہوتے ہیں۔  
اور بند رہتے ہیں۔

جب تک باہر کے زد وازے بند نہیں ہوتے،  
اندر کے کبھی نہیں کھٹتے۔

اندر کا زد وازہ  
باہر کے زد وازوں کو بند کرنے سے کچل سکتا ہے۔

اللہ کرے تیرے اندک دروازہ کھلے

اور

اندک دروازہ صرف اور صرف باہر کے  
دروازوں کو بند کرنے پہ بھی کھلتا ہے۔

یا حییٰ یا قیوم

المستند للحی القیوم

عالمہ عبدالرزاق

واحد ذوالفضل المظہم

۷۸۸۰

باہر کے دروازے بند کر اور ابھی کر۔  
اگر اسی وقت اندک کے دروازے نہ کھلیں  
جو چاہے کہہ۔ یا حییٰ یا قیوم

المستند للحی القیوم

عالمہ عبدالرزاق

واحد ذوالفضل المظہم



دنیا میں ایک پردیسی کی طرح مسافر بن کر  
 مسافر کا کوئی وطن نہیں ہوتا۔  
 کوئی گھر نہیں ہوتا۔  
 کوئی دوست نہیں ہوتا۔  
 رات کا رین بسیرا ہوتا ہے۔  
 درختوں تلے رات گزاری، چل دیا۔

اپنی منزل کے سوا کسی اور طرف مطلق متوجہ نہیں  
 ہوتا۔ یا حیت یا قیوم

الحمد لله الذي  
 هدانا لهذا  
 والله ذو الفضل العظيم



۶۸۸۷

یہ سارا کلام کسی نمونے کا متقاضی ہے۔

ترقیق بخش ! یا حیت یا قیوم

الحق تعالیٰ  
عاقبہ خیر القیوم  
واظہر ذوالفضل العظیم

۶۸۸۲

ہر منزل کے نشیب و فراز کا عارف

صرف صاحب منزل ہی ہوتا ہے ،

کوئی دوسرا کیونکر جان سکتا ہے ؛

مطلق نہیں۔

بظاہر ..... حقیقتاً .....

اور ہر کوئی اگرچہ زبان سے کچھ بھی نہ کہے

اصلے دیکھے کا نکتہ چہن ہوتا ہے۔ یا حیت یا قیوم

الحق تعالیٰ  
عاقبہ خیر القیوم

واظہر ذوالفضل العظیم

خُدائی قوت ہر قوت سے بالا۔

دوراء الورے

انسانی تخیل میں نہ آسکتی ہے نہ سما۔

دیکھنے میں کچھ بھی نہیں

ہڈیوں کا ڈھانچہ

نہ تن پہ گزشت

نہ جسم میں خون

و مکیل کمر اکھاڑے سے نکال دیا۔

دُبلّا ہے

پُستلا ہے

معیاری نہیں

والپس لوٹ

یہ سنتے ہی روح تزلزل اٹھی۔

نفسِ شہرندہ ہو کر  
غیرت کی تاب نہ لاتے ہوئے  
خدائی قوت کا امین بن کر  
میدان میں اُترا  
جو ازل سے مخالف تھا، ملحق ہو گیا۔  
اور ہر کسی پر بازی لے گیا۔

یا حیاتِ یاقوتیہ

لحیۃ اللہ العزیز  
عالمہ حبیبہ الزکریا  
واللہ ذو الفضل العظیم



۴۸۸۵

اللہ رب العالمین کے فضل و احسان اور میرے آقا  
 روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جود و کرم اور کمال  
 رحمت سے ہی انسانی جسم الوجود کے باہر کے  
 دردائے بند اور اندر کے کھلتے ہیں، اپنی کسی کوشش  
 سے نہیں۔

تاریخ نے اس کو مان لیا۔ یا حیات یا حیاتیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
 هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا  
 لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا فَضْلُ الْمَوْلَانَا

۴۸۸۶

باہر کے درداؤں سے تادم و بزار ہو کر ہی اندر کے  
 دروازے کھلتے ہیں

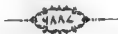
باہر کے درداؤں میں ہر قسم کے

فناات و فناء، غم اور یاس و عزن۔



اندر کے دروازوں میں راحت و سکون اور  
لَا حُزْنَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ کا  
مرثوہ جاننزا۔ یا حیت یا عتیم

المستند علی القیوم  
عالم حیدر آباد دہلی  
واللہ ذو الفضل العظیم



ہر شے دار و وجود ہو کر ہی معرض وجود  
میں آتا ہے۔ یا حیت یا عتیم

المستند علی القیوم  
عالم حیدر آباد دہلی  
واللہ ذو الفضل العظیم

۴۸۸۸

یا حیت یا قیوم کے نور سے ہی یہ دل زندہ اور  
قائم ہے۔ یا حیت یا قیوم

المستند للہی القیوم  
عالمہ حیدر آباد  
واقعہ ذوالفضل العظیم

۴۸۸۹

سائنس گزرگاہ رب العالمین ہے  
انداز سے باہر اور باہر سے اندر  
ایک تاننا بندھا رہتا ہے  
یہی روح کا غنی خزانہ ہے۔  
اور اسی میں رہتی ہے۔ یا حیت یا قیوم

المستند للہی القیوم  
عالمہ حیدر آباد  
واقعہ ذوالفضل العظیم

۴۸۹۰

جنگل چنگل کی پروا مست کر  
الغمت اتم و الذکر الدوام سب پر  
حادی و محیط۔ یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَبِيْمِ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَبِيْمِ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَبِيْمِ

۴۸۹۱

الغمت اتم سے دل زندہ اور  
ذکرِ دوام سے قائم رہتا ہے۔ یا حیت یا قیوم

کوئی لاکھ جتن کھرے، کسی اور طرح دل زندہ اور  
قائم نہیں ہو سکتا، وہ بیات خیالات کام کو نہ بنا  
رہتا ہے۔ یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَبِيْمِ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَبِيْمِ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَبِيْمِ



۴۸۹۲

ہر خیال جو زندگی کا محر نہیں، اصطلاح میں واپس  
گروانا جاتا ہے۔

اور واپسیت میں زندگی نہیں ہوتی، مُردہ  
تصور کیا جاتا ہے۔ یا حیت یا تبیم

الْحَقُّهُدُ لِنَحْنُ الْفُطْرُ  
عَاوَدُ حَمَلَا لِنَارِ قَسَدُ  
وَالْفُطْرُ ذُو الْفُطْرُ الْمَلِكُ

۴۸۹۳

اُصول کا پابند بن  
فضول سے محریز کر۔

ایک کبھی نہ کھلے،

ایک کہی بند نہ ہو۔ یا حیاتیم

الحق الحق الحق  
عاطف حیران  
والله ذو الفضل العظيم

۶۸۹۴

وہ بات کہو جو خود کرتے ہو۔ یا خیریم

الحق الحق الحق  
عاطف حیران  
والله ذو الفضل العظيم

۶۸۹۵

دین نمونے کا محتاج ہے۔

اور نمونے ہی سے زندہ اور قائم ہے۔

مض بات کس کو بھی کیونکر ملتی کر سکتی ہے؟

یا رب العالمین !  
 یا رب السموات والارض !  
 یا رب ذوالجلال والاکرام !  
 ایمان کو بہترین نمونے کی ترقیق بخش ۔

یا حییٰ یا قیوم

لحشد الحق فیہم  
 وہو حیا کریم  
 واثقہ ذوالنصل العظیم

۴۸۹۶

سرمئی سرور  
 ایمان کی میراث ہوتا ہے ۔

ہم میں سے کسی کو بھی یہ غایت نہیں ۔  
 گویا تشنہ ہے ۔

جب تک یہ عامل نہیں ہوتا ،  
سیراسب نہیں ہوتا ۔

یا حجت یا متیوم

المفتقد للحق القیوم  
عالمہ حیدر آباد  
واقعہ ذوالفضل العظیم

۶۸۹۷

محض علم ، دین کا کیا نمونہ دے سکتا ہے ؟

علم ایک بات ہے اور بات نمونے ہی  
سے زندہ اور قائم ہوتی ہے ۔

اور نمونہ بندے ہی دنیا میں پیش کیا کرتے  
ہیں فرشتے نہیں ۔

اور بندہ جس خصلت کا بھی نوز دیا کرتا ہے ،  
وہ رہتی دنیا تک زندہ اور قائم رہتا ہے ۔

ما شاء اللہ

یا حیت یا قیوم

لحمداً للذي قدوم  
عاقبه خير الزمان  
و ليد ذو الفضل العظيم

۴۹۹۸

ز عالم بن ، نہ فاضل  
علم پر عمل کر  
ہر شے کا دار و مدار  
عمل ہی پر موقوف ہے ۔

عمل جب باطل ہوا  
فتنہ کا موجب بنا ۔

اللہ کرے کسی کا بھی کوئی عمل کبھی بابل نہ ہو

یا حیات یا حیات

المستند لہی القیوم

فاطہ حیدرہ الرحمہ

واللہ ذو الفضل العظیم

۴۸۹۹

سرورِ سرمدی

میرے آقا روحی فداہ صلا اللہ علیہ وسلم  
ہی کی محبت کے نشے کا بھرا ہوا جام ہر تہ ہے۔

سرورِ سرمدی کا کوئی نعم البدل نہیں ہوتا۔

ہفت اقصیم کی شاہی بھی نہیں۔

بکتا ہو تو ہر شے کو بیچ کر لے لیں۔

تاج و تخت تو ہوتے ہی کیا ہیں ،  
جان ہمک دے کر لے لیں ۔

یا سحیح یا عیونم

المستشد لہم القشہم  
عاطفہ حبیبہ لہم القشہم  
واللہ ذو الفضل العظیم



میرے آقا رومی فناء صلی اللہ علیہ وسلم  
میرے آقا جب بھی تیرے دربار میں کوئی بارہ  
بٹنے لگے

ہم خاک نشینوں کو ،  
مدت سے پیاسوں کو ،  
جی بھر کے پلا دینا  
قسمت میں ہو نہ ہو ،  
ضرور پلا دینا

تیرے مددے کسی کوئی خالی کارے کر نہ لٹا۔

—

محرم نے سائل کو  
خود وار بن کر  
بے خود کیا ہوا ہے۔

—

تیری رحمت کا صدقہ  
ہم مانگتے ہی رہے،  
مانگتے ہی رہیں گے۔  
کوئی کمی ہوئی، کسی نہ مانگتے۔  
یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله الذي  
عالمه حقا راق  
والله ذو الفضل العظيم



۶۹۰۱

دل کعبہ کی آواز :  
جو مسک دیا گیا ہے  
مانتے کیوں نہیں  
اور کرتے کیوں نہیں ؟

یا حییٰ یا قیوم

لحمہ من لحم  
عقلہ من عقل  
وآلہ ذوالفضل العظیم

۶۹۰۲

تم کرتے ہو تو کر کے دکھاؤ  
بکھتے ہو تو بکھ کر دکھاؤ  
دیتے ہو تو کسی سے لے کر دکھاؤ

میں نے والا دیتا ہے تو دیتے ہو۔ یا حییٰ یا قیوم

المسند للحی القیوم  
عقلہ من عقل  
وآلہ ذوالفضل العظیم

نہ کوئی فرشتہ ہے نہ جن، نہ آدم  
نہ شیطان۔ پھر یہ سب کیا ہیں ؟  
تیری قدرت کے کھیل۔  
قدرت ہی نے بنائے اور رچائے  
ہوتے ہیں ورنہ کچھ نہیں۔  
ہو کا عالم تھا، تجر ہی کا عالم ہے۔  
یا حیت یا فتیم

کسی کو بھی کسی بھی امر پر کوئی قدرت مکمل نہیں  
جو چاہتا ہے، کراتا ہے۔ کسی کو بھی  
دم مارنے کی جرأت نہیں۔ یا حیت یا فتیم

المستند للہی القیوم  
عائتہ خیر التارقیہ  
والمثل للفضل العظیم

۶۹۰۳

دل جب بیدار ہونے لگتا ہے ، سب سے  
پہلے عقل بیدار ہو کر گنگ ہو جاتی ہے۔

یا سحیحۃ یا قیصر

الحمد لله الذي  
حافظه على الكرام  
والله ذو الفضل العظيم

۶۹۰۵

عشق ، عمل کی دادی ہے  
عشق نہ ہوتا

کوئی عمل نہ ہوتا

کوئی کیمنف نہ ہوتا

ایک جمود طاری رہتا

اور جدوجہد کا کوئی باب معرض وجود میں نہ آتا

جوشِ عمل کبھی فنا نہیں ہوتا۔  
جوشِ عمل ہی زندگی کو رنگین بنایا کرتا ہے۔

عمل کی داستان کبھی ختم نہیں ہوتی۔  
و مبدیہ اُبھر اُبھر کر اُبھا کرتی ہے۔

عمل کی روانی طوفان ہوتی ہے۔  
بند کھناتہ درکنار  
ہر بند کو بہا لے جاتی ہے

عمل کا جوش سردی ہوتا ہے،  
کبھی فنا نہیں ہوتا۔

تیرے اپنے عمل کا سرد،

سردی سرود کی اصل ہے



عمل ہی سے سرود زعمہ اور قائم رہتا ہے۔



عمل بولا: سرود کوئی شے نہیں،  
تیرے عمل ہی کا اصطلاحی نام ہے۔



عمل زندہ ————— سرود قائم۔

یا حمیت یا قہیم

الحمد لله رب العالمین

والله ذو الفضل العظیم

والله ذو الفضل العظیم



ازل وابد کی تمام داستانیں،  
جلال و جمال ہی کے ابواب ہیں۔

تیری محبت کی حریت کے جلال کی  
کوئی تاب نہیں لاسکتا، نہ ہی جمال کی

لَا إِلَهَ ————— جلال

إِلَّا اللَّهُ ————— جمال

جلال میں قبض

جمال میں بسط

لَا إِلَهَ ————— نیست و نابود

إِلَّا اللَّهُ ————— ہست و بود

یہی نفی اثبات کی تشریح ہے

اور جلال و جمال سے بالا ہو کر، ہر حال میں

تیری یاد قائم رکھنا، محبت کا کمال ہے۔

یا محبت یا حیات

الحمد لله الذي  
عاشه حيا نورا  
والله ذو الفضل العظيم

۴۹۰۷

تقریب قرب کا موجب

ہر تقریب قرب کا باعث ہوتی ہے۔

یا محبت یا حیات

الحمد لله الذي  
عاشه حيا نورا  
والله ذو الفضل العظيم

۴۹۰۸

ایمان و کفر کی چٹاوش

اتل سے جاری ہے، اب تک یہی

ایمان — غالب  
کفر — مطلوب



ایمان کے قوت :

فرد کے مقابل — مچھر  
آبرہہ کے — ابیل

یا حیت یا قسیم

المستند الحق المقسود  
عالمہ خیر الرحمن

سوانحہ ذوالفضل المظہیم



محبت کسی کی بھی ہو،

دلائل میں انقلاب برپا کر دیتی ہے۔

گر ماگسا کر بے چین کر دیتی ہے۔

کسی اور کام کا رہنے نہیں دیتی۔



پھر ان کی محبت کے تو کیا ہی کہنے !  
 غیرت ماسوا کو قریب تک پہنچنے نہیں دیتی۔  
 اپنی ہی بہن کی بستی میں اپنا راج قائم رکھتی ہے۔  
 کسی غیر کو شریک ہونے نہیں دیتی اور کسی سے  
 بیگانہ کر دیتی ہے۔

کسی نے بھی محبت کا کوئی راز کبھی افشا نہ کیا  
 یہاں تک کہ راہ تک نہ بتائی  
 کہ کون کہاں رہتا ہے ؟

محبت کا جلال دیکھنے میں خوفناک  
 حقیقتاً عین جمال  
 اس لیے اور صرف اس لیے کہ ہر کیف محبت کے  
 دھوے کا دم نہ بھرے۔

مجت امرِ محنت ہے ،  
شہرت اسکی ضد ۔

یا محبت یا حقیوم

المستند للحق القیوم  
عاطف حسیہ الارواح  
واقف ذوالفضل العظیم

۶۹۱۰

یادِ دمِ روغنِ استراویل کے زنگ کا مایہ ناز علاج ۔  
اگر دودھ بھی ملا لیں تو سرِ بلعِ الاثر ۔  
اور شہد میں ملا کر سراپا اکیر ۔

یا محبت یا حقیوم

المستند للحق القیوم  
عاطف حسیہ الارواح  
واقف ذوالفضل العظیم



۴۹۱۱

”میں اور ”میری“ جب مر گئی، تر گئی۔

یا حییٰ یا قیوم

لحشد لمن القدر

فانته حیدر الازلی

والله ذو الفضل العظیم

۴۹۱۲

نہ اللہ سے محبت ہے  
نہ میرے آقا روحی فدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

نہ پیر سے

نہ فقیر سے

کسی نہ کسی کمال سے محبت ہے

یا ملعون سے محبت ہے یا مردار سے -

یا حییٰ یا قیوم

وما علینا الا المبلغ

الحشد لمن القدر فانته حیدر الازلی

والله ذو الفضل العظیم

۶۹۱۲

بندہ بندے کا حاسد ہے  
یہاں تک کہ گناگر بھی۔

یا حجت یا قسیم

الْحَسَنَةُ لِحَيِّ الْقَبِيحِ  
عَالَمُهُ حَيَّا الْقَرِيبِ  
وَاللَّهُ ذَا الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۹۱۳

ہر کوئی تقویٰ ہی کے فٹ میں سرگرداں

— ۰ —

متقی وہ ہے جو بات بات پر سرزنش کئے  
یہ گناہ ہے، کیوں کیا؟

کسے نال لگے نہ لگے تیرے نال ٹٹ گئی

یا حجت یا قسیم

الْحَسَنَةُ لِحَيِّ الْقَبِيحِ  
عَالَمُهُ حَيَّا الْقَرِيبِ  
وَاللَّهُ ذَا الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۹۱۵

اپنی مار کر کھا ، اگرچہ .....

یا حجت یا ھتیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَاقَبَ حَمِيْدًا زَافِرًا  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۹۱۶

یہ تسبیحات میرے اللہ سبحانہ، وعلی شانہ،  
کی وہ حمد و ثنا ہیں جنکا کوئی نعم البدل نہیں۔

عبادات — گوناگوں  
یہ انتخاب — خصوصی عنایت

یا حجت یا ھتیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَاقَبَ حَمِيْدًا زَافِرًا  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۹۱۷

ہاں اگر ظاہر ہو کر اپنی جلوہ نمائی کرتا، جمال میں  
 عوہو کر نظام کائنات درہم برہم ہو جاتا اور تخلیق کا  
 مقصد فوت ہو جاتا۔ یا حیت یا حیدم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَرِيمِ  
 وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۹۱۸

عرشِ عظیم و عرشِ کریم تو ہیں ہی عظیم و کریم۔  
 دیکھنے کی چیز تو عرشِ مجید کا منظر ہے۔

یا حیت یا حیدم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَرِيمِ  
 وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۹۱۹

نٹ بازی لے چلے

تر ابھی مجھ خواب

یا حیت یا قیوم

الحمد لله الذي قسم  
عاقبة حصار القسطنطين  
واقعة ذوالفضل العظيم

۴۹۲۰

جے تر فاجر کہتا ہے، دیکھنا تک بھی پسند  
نہیں کرتا، کُلَّ يَوْمٍ مُّوَفِّتٌ شَانًا  
کو مت بھول

تامب — مقبول الاناب

اد الیاء روز ہر قسم سے یا حیت یا قیوم

الحمد لله الذي قسم  
عاقبة حصار القسطنطين  
واقعة ذوالفضل العظيم

۴۹۲۱

تبلیغ میرے آقا روحی فدائے صلی اللہ علیہ وسلم کے

ارشادات کی تلقین ہے، اس پر ہمیں  
دسترس نہیں۔

دین کا حاصل — ملعون مردار سے بچنا۔  
تو خود باز نہیں رہتا، کسی اور کو کیوں مجاڑنے کی  
تلقین کر سکتا ہے ؟ یا حیت یا حیات

لَعْنَةُ الْمَرْدَةِ  
عَنْ مُحَمَّدٍ  
وَإِلَّا ذُو الْقُلُوبِ الْعَمَى

۶۹۲۲

بال میں خیر بھی چھنس جاتا ہے اور بٹیر بھی۔  
ذکر الہی کا بال کبھی خالی نہیں جاتا۔

بٹیر تو ہر فصل میں پائے جاتے ہیں،



شیر کسی کسی پہاڑ کی کھود میں۔

یا حجت یا حقیق

الحق لله الحق الحق  
عالم حیدر الرحمن  
والله ذو الفضل العظيم



خاک جب رکھ سے ملی، حسین بنی۔

یا حجت یا حقیق

الحق لله الحق الحق  
عالم حیدر الرحمن  
والله ذو الفضل العظيم



موت مُردوں کے لیے نہیں، مُردوں کیلئے  
ہوتی ہے۔ موت مُردوں کے لیے مقامِ بقا  
اور مُردوں کے لیے مقامِ فنا ہے۔

موت کا جب بھی مردوں سے سامنا ہوا،  
مرد موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مسکرائے  
موت تھر تھرا اٹھی، پکارتے لگی،  
یا اللہ! یہ وہی لوگ ہیں جنکو کسی قسم کا غم نہیں  
نہ ان کو جنت کی خوشی، نہ دوزخ کا ڈر۔  
یہ تو تیری آرزو تھے دید کی بے خودی کے  
نشے میں مست و است ہیں!

یا حیاتِ یاقیم

الحمد لله رب العالمین

والله اعلم بالصواب

والله ذو الفضل العظیم

۶۹۲۵

میرے آقا روحِ فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چہ باتوں کو  
ماتنا ایمان کی تکمیل کا اُمید افزا مقام ہے۔  
ترکِ کذب

ترکِ غیبت  
ترکِ نیرت  
اد ترکِ حد  
اور حدِ مُشکل ترین۔

یا حَیِّ یا قَیُّوْمُ

لَا تُدْرِكُهُ الْبَصَرُ  
وَلَا يَحْصِيهِ الْعِلْمُ  
وَاللَّهُ ذُو الْعَرْشِ الْمَعْلَمُ



پرویس میں جا کر رہنے والے کا کوئی مقام  
نہیں ہوتا، ہر کوئی بیگانہ ہوتا ہے۔

یا حَیِّ یا قَیُّوْمُ

لَا تُدْرِكُهُ الْبَصَرُ  
وَلَا يَحْصِيهِ الْعِلْمُ  
وَاللَّهُ ذُو الْعَرْشِ الْمَعْلَمُ

۴۹۲۷

# انعامات — ترک کے منافی۔

یا محبت یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم  
والله حمید الزاخر  
والله ذو الفضل العظیم

۴۹۲۸

شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت

مجت ہی کی راہیں ہیں۔

بدل بدل کر بدلتی رہتی ہیں۔

کوئی شریعت کا پابند

کوئی طریقت کا ملنگ

ہر دو میں حقیقت اور معرفت کا ظہور یا ہی یا یم

الحمد لله العلی القیوم  
والله حمید الزاخر  
والله ذو الفضل العظیم

۶۹۲۹

لنگر پانے والے ہی کو تقسیم کا حق حاصل ہوتا ہے  
ہر کسی کو نہیں۔ اور لنگر کی تقسیم بہترین اعزاز ہے۔

یا حیات یا حیاتیم

الحمد لله رب العالمین

عالمہ حبیب الرحمن

واظہ ذوالفضل العظیم

۶۹۳۰

یہ سکتے کھوٹے ہیں،

بازار میں نہ لیجا

کسی بھی قیمت پر کسی نے قبول نہیں کرنے

یا حیات یا حیاتیم

الحمد لله رب العالمین

عالمہ حبیب الرحمن

واظہ ذوالفضل العظیم

۴۹۲۱

شیطان کی مجال ہی کیا جو ذکر میں مداخلت  
کرے ؟ ذکرِ الہی کا جلال شیاطین کو جلا دیتا ہے  
اور ہر رنگ کو روک دیتا ہے۔

یا حیت یا قیوم

لحمہ فانی المقوم

عاقہ من الذکر فہی

واحدہ ذوالعصر لعظیم

۴۹۲۲

سیتنا کریم صلی اللہ علیہ وسلم

بیماری نے کہا کہ وہ جانے کی نہیں۔  
شرمندہ ہو کر لوٹ گئی

ناداری نے کہا کہ وہ ہٹنے کی نہیں۔

نخل ہر کر بجاگ گئی۔

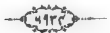
تفائل کہا کہ وہ ٹٹنے کی نہیں۔  
مل گئی۔ یا حیت یا حیرم

الحمد لله الذي  
عالمه حرم تارقم  
والله ذو الفضل العظيم



یہاں صرف ذکر الہی ہوتا ہے  
اور یہاں کی ہر شے ذکر الہی ہی کی  
لپیٹ میں لپٹی ہوئی ہے۔ یا حیت یا حیرم

الحمد لله الذي  
عالمه حرم تارقم  
والله ذو الفضل العظيم



نکتہ چین صرف نکتہ چین ہوتا ہے۔

نہ محب ہوتا ہے نہ محبوب

یا حیات یا قیوم

المستند الحق القیوم  
عاطف حسیب الزار حید  
وَ اِنَّ ذُو الْقُعْلِ الْمَطْمِیْنِ

۶۹۳۵

تیری تاریخ کے انٹ عنوان حد ہی  
کے باعث اُبھرے،  
اُبھرتے ہے اور ابھرتے رہیں گے۔  
کاش کئی جوان اسے ملا میٹ کرتا !

شیطان معلم الملائک، حد ہی کی بنا پر  
مروود ہوا۔ یا حیات یا قیوم

المستند الحق القیوم  
عاطف حسیب الزار حید  
وَ اِنَّ ذُو الْقُعْلِ الْمَطْمِیْنِ



۴۹۲۶

بیازیں کچھ بھی نہ کر  
صرف فیت بند کر۔

یا حیت یا حیرم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَرِيمِ  
عَالِمِ الْغُيُوبِ  
وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۹۲۷

جب تک کسی کا دل مکمل نہیں ہوتا ،  
ہر شے نامکمل ہے۔

یا حیت یا حیرم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَرِيمِ  
عَالِمِ الْغُيُوبِ  
وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۹۲۸

میرے آقا روحی قدام صلی اللہ علیہ وسلم سے

میرے اللہ فرماتے ہیں  
”تو میرا مختار ہے۔“

سیدنا مختار رحمہ اللہ عیدہم۔ یا حجت یا قیوم

الحمد لله على ما يشاء  
عالمه على ما يشاء  
والله ذو الفضل العظيم

۶۹۳۹

وہ ربائے دل نے فرمایا :  
خواہشات جبر عاقی ہیں، دل  
زندہ ہو جائے۔ یا حجت یا قیوم

الحمد لله على ما يشاء  
عالمه على ما يشاء  
والله ذو الفضل العظيم

۶۹۴۰

تیری ہستی کی ناپائیداری کے کیا کہنے !  
رہتے رہتے مسٹ گئی۔

شادی پر  
 بچوں کا دف بجانا  
 مہانوں کا جنگھٹ  
 خواتین کا بھر مٹ  
 دولہا دلہن گھر میں  
 سب نصستی کے منتظر  
 صاحب خانہ پر دل کا دورہ !  
 سب کے رنگ فق  
 جگر شق  
 مگرا ہٹ غائب  
 ہوش منطل  
 حواس باختہ



تیری خوشی سے ناپائیدار اور  
کوئی چیز نہیں

یا حمت یا عتیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
فَدَانَهُ بِحَبْلِ الْخَرَقِ  
وَاللهُ ذُو الْعَرْشِ الْعَظِيمِ



حضرات! بڑا زمانہ  
ہم کسی کا پیش کیا ہوا کھانا  
نہیں کھاتے  
دعوتِ مذہب و لیمہ

•••

خود چکا کر کھاتے ہیں  
اور وہ کو کھلاتے ہیں  
اور

اس اصول کو کبھی نہیں بدلتے



اور ہم کھانے پینے کے سوا کوئی اور  
کام نہیں کرتے !

ماشاء اللہ !



اور ہمیں کھانے پینے کے سوا  
اور کام ہی کیا ہیں ؟

یا حجت یا عتیم

الحسنہ لعلی القیس  
عالم حیرت و ترقی  
واللہ ذو الفضل العظیم



۶۹۳۲

ذکرِ الہی سے نود پیدا ہوتا ہے۔

## ذکرِ الہی کا نور

ملعون و مردار کو کھا جاتا ہے۔ یا حییٰ یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونُ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۹۳۳

اگر کوئی اور مذعانہ ہوتا تو سکیہ چاہا جاتی  
اور اجڑے ہوئے دلوں کو لیا دیتی۔  
گھٹائیں اُٹھ کر آتیں اور حل تھل کر دیں۔

یا حییٰ یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونُ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۹۴۲

تیرا جمال، اے جانِ حینانِ جہاں !  
اگر جمیل پردوں میں مستور نہ ہوتا

تو

نظامِ کائنات درہم برہم ہر جا  
منازل کی ایک دُحومِ مع جاتی  
جو پروانوں کی طرح جلتے اور  
راکھ ہو ہو کر اکیر بن جاتے۔

یا حیتِ یاقسیم

الْحَيُّ الْقَيُّومُ

عَالِمُ الْغُيُوبِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۹۴۵

ہر دل میں پھول بھی ہوتے ہیں، بُر بھی۔  
آبیاری نہ ہونے کے باعث کلاتے  
رہتے ہیں، مہکتے نہیں۔

سکینۃ ایک فرشتہ ہوتا ہے

جو سینے میں رہتا ہے۔

جب اللہ چاہتا ہے ،

اس دل کی آبیاری کا حکم دیتا ہے

جس سے پھول نکلنے اور پُرمکھنے

ممکن ہے۔ یا حیاتِ یاقیوم

المستند علی القیوم

عالمِ حجابِ کائنات

واظف ذو الفضل العظیم

۴۹۴۶

سکینۃ کیا ہے ؟

سکینۃ — اقلین قدم پر

نور و حرّ کو کھا جاتی ہے

وحشت کو دُور کر دیتی ہے

دکھوں کو جلا کر راکھ بنا دیتی ہے



پریشانی کو رگڑ دے گا

کابل بنا دیتی ہے۔

مرجایا ہوا باغ ارم ٹہکنے اور ٹہکنے  
لگتا ہے۔



بہار کا یہ مُزْدَہ جاترہ اُن کر  
مالی کی جان میں جان آجاتی ہے  
اور سکینہ کے کابل سے  
آنکھوں میں ٹھنڈ پڑ جاتی ہے۔

یا حجت یا قیوم

المستند علی القسم

عاطفہ خیر القریٰ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۹۴

سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ

شہدارِ حیاتِ ابدی کے  
ایمن ہوتے ہیں ابدِ ممکن۔

یا حیاتِ یاقیم

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا فضل  
واطفه ذو الفضل العظيم

۴۹۲۸

خاکِ جسد کا اولین غفر ہے  
راکھ ایک زردگی ہوتی ہے  
جل کر ہی بنی ہوئی ہوتی ہے۔  
اب خاک کے خُسن کا ٹھکانہ ہوتی ہے۔  
پانی سے مل کر یک جان  
آگ سے مل کر گرم  
اور

ہوا اسکی دھمکی کا موجب۔

یا حبیبت یا قتیرم

الْحَسْبُ لِلَّهِ الْعَلِيمِ

عَالِمِ الْغُيُوبِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۹۴۹

آدم کا بُت جب

مذی

پس

پٹھے

رگ ریشہ کو گزشت و پرست میں پیٹ کر

پیش کیا گیا

تو دیکھنے میں کراہت محسوس ہوئی۔

کسی نے بھی اسے دیکھنا پسند نہ کیا۔

یہ کلمہ

اسے مضبوط دھاگے سے بال بال پرو کر  
 ”احسن تقویم“ سے جلد بندی کی۔

دوسری بد تمام اعضاء اپنی اپنی جگہ سبائے۔  
 تیسری بار حُسنِ یوسفی کا منظر ہر فرما کر  
 مصوری کی حد کر دی۔

اور یہی مصوری تیسری شاہکار تصویر بنی۔

يَا مُصَوِّدُ

یہ جو کچھ بھی ہے، اس مصور ہی کا کمال ہے۔  
 در نہ نہ کوئی حسین ہے نہ قبیح، ایک لوتھر ہے

یا حجت یا قسیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحْمَنِ

وَاللَّهُ حَسْبُ الْوَكِيلِ

وَإِلَهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



۶۹۵۰

ذکرِ الہی زندگی کا جہادِ اکبر ہے  
 وقت اور مال قربان کر  
 سکونِ مہل ہو گا  
 ماشاء اللہ

یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
 هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا  
 لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا فَضْلُ الْعَلِيمِ

۶۹۵۱

فکیات، سیارے اور ستارے  
 میرے اللہ ہی کے حکم پہ  
 نقل و حرکت پہ مامور ہیں،  
 کوئی خود سر نہیں۔  
 بدولِ ارادت ازلی،

کچھ بھی کرنے پر کوئی قدرت نہیں  
رکتے۔ یا حییٰ یا قتیرم

المستند للحی القصور  
عالمه حسماء الرقین  
والملة ذوالفضل العظیم

۶۹۵۲

فَعَالٌ لِّمَایْرِ یَدِ  
بار بار سُسن کر میاں بوسے:  
بادشاہد!  
تینوں کون روک سکا لے  
وہی چلو  
یا حییٰ یا قتیرم

المستند للحی القصور  
عالمه حسماء الرقین  
والملة ذوالفضل العظیم

۶۹۵۳

ذاکر — زندہ اد

غافل — مردہ متصور ہوتا ہے۔

زندہ ایک اد مردہ اگرچہ سارا جگہ

زندہ کی برابری نہیں کر سکتا۔ یا حیت یا قیوم

المستند للہی القیوم

عالمہ حیرت انگیز ہے

واللہ ذو الفضل العظیم

۶۹۵۴

یاد کو یاد اور محبت کو محبت

ازل وابد کا وہ دستور ہے جو کبھی

نہیں بدلا۔ یا حیت یا قیوم

المستند للہی القیوم

عالمہ حیرت انگیز ہے

واللہ ذو الفضل العظیم

۶۹۵۵

تیری یاد ہی نے بندوں کو یاد فرمایا  
 ہوا ہوتا ہے درد کوئی بندہ کیونکر  
 تجھے یاد کر سکتا ہے ؟

یا حیت یا قیوم

الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ

عَالِمُ الْغُيُوبِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۹۵۶

تیری محبت ہی کی مست لہریں  
 بحرِ دل میں طغیانی لائی ہوئی ہوتی ہیں  
 درد ہم رذیل و ذلیل دیکھن بندے  
 کیونکر تجھ سے محبت رکھنے کی جرات  
 کر سکتے ہیں ؟ یا حیت یا قیوم

الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ عَالِمُ الْغُيُوبِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



۶۹۵۷

اس حال میں بہتے ہوئے بھی اگر کسی اور  
سے مانگنے کی حاجت ہے، بتا کر میں کسی کو  
کیا بتاؤں ؟

یا حیت یا قیوم

المستند للحن القیوم  
عالمہ حیات و قیوم  
و اظہر ذوالفضل العظیم

۶۹۵۸

تیرے رزق کی تقسیم، میری گدائی نہیں تر  
کیا ہے؟ یا حیت یا قیوم

المستند للحن القیوم  
عالمہ حیات و قیوم  
و اظہر ذوالفضل العظیم

۶۹۵۹

یہ رزق دسترخوانوں کے پس ماندہ

ٹوٹے ہیں۔ ان میں زندگی تو ہے  
زندہ رہنے کی جدوجہد نہیں۔

—\*—

ان کھانوں سے بھوکے رہنا مردوں کی  
زندگی کے وہ مینار ہیں، جو کبھی نہیں گرتے۔

یا سحیت یا قتیم

الْحُسْنُ لِلَّهِ الْفَسَادُ  
لِلْبَشَرِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۹۶۰

ابھی تک تو نے یہ بھی نہیں جانا کہ  
اکلِ حلال کی قوت ہی قوتِ حیدرؐی سے  
منسوب کی جاتی ہے اور مولائے علیؑ کرم اللہ وجہہ  
نے اکلِ حلال کے حصول کے لیے ایک یہودی

کے باغ کو تلائی کا جو مشرف عطا فرمایا،  
دنیا سے دوں کی امارت کو مات کر گیا۔

یا حیات یا قیوم

المستند لمن القیوم  
عالم حیات و قیوم  
و الله ذو الفضل العظيم

۶۹۶۱

مستی ہر ہستی کو جلا کر راکھ بنا دیتی ہے۔ اگر  
ایسا نہیں تو نہ کوئی ہستی ہے نہ مستی، محض ایک  
شاہراہ تنہا ہے۔ یا حیات یا قیوم

المستند لمن القیوم  
عالم حیات و قیوم  
و الله ذو الفضل العظيم

۶۹۶۲

جب تک ایک ہستی ہستی نہیں، دوسری ہستی نہیں،

ایک کی فنا دوسری کی بقا ہوتی ہے۔  
 فنا کے بعد بقا زندگی کا ابدی دستر ہے۔  
 یہاں تک کہ گمان پھرنس کی مکتی پر بھی اس  
 قاذن کا اطلاق ہوتا ہے۔ یا حجت یا قیوم

المستند لمن لا یستند  
 عاقبہ علیما کما فی  
 و اللہ ذو الفضل العظیم

۶۹۶۳

محبت نے محبت کی راہ بتائی — یہ شاہراہ ہے۔

محبت ہی نے اس راہ سے روکا : یہ شاہراہ عام  
 نہیں، مخصوص ہے۔

اس راہ پر چل کر شاہراہ گوشت ہو۔ و ما علیہا الا السلاخ۔ یا حجت یا قیوم

المنہ صلی اللہ علیہ وسلم

واللہ ذو الفضل العظیم

۴۹۶

# مُجَنَّتْ

ہر راہ کی رہنما  
 ہر راہ رو کی منزل  
 ماشار اللہ!  
 مُبارکاً  
 مکرم  
 مشرفاً  
 یاحی یاقسیم

الحمد لله رب العالمین

والسلام علی من اتبع الهدی

وَاللَّهُ قَوْلُ الْغَمَلِ الْمُطْبَعِ

۶۹۴۵

اللہ کے نام پر وہی گئی خیرات تین دن سے  
زیادہ جمع نہ ہے۔ بہترین یہ ہے کہ ملتے ہی  
تقسیم کی جائے اگرچہ انہار ہوں۔ یا تحیاقیوم

المستند للحق القیوم

واللہ اعلم بالصواب

واللہ ذو الفضل العظیم

۶۹۴۶

ذکر کسی بھی قسم کا ہو، نفع عمل نفع ہوتا ہے  
افضل ترین وہ جو مذکور کے روبرو ہو،  
جلد حجابات کو دور فرما کر ہر اور دل کے اندر ہو  
اور یہ اعلیٰ درجے کی عنایت پر وارد ہوتا ہے۔

یا حمیاقیوم

المستند للحق القیوم

واللہ اعلم بالصواب

واللہ ذو الفضل العظیم

۴۹۶۷

تیرے بندے تجھ کو کافی کہتے ہیں  
کافی بن یا کافی

کافی کنایت کا ضامن ہوتا ہے۔ یا حبیبِ قدیم

الْمَشْفِقُ عَلَى الْخَلْقِ  
عَالِمُ حُجُجِ الْآرَاقِ  
وَاطِقُ ذَوَالْفَضْلِ الْمَطِينِ

۴۹۶۸

ہر جوان اپنے رہنے کے لیے ضرورت کے  
مطابق گھر بناتا ہے مگر ان۔ یہی وجہ ہے کہ  
بہترین کمائی مکان ہی کی تعمیر میں خرچ کر دیتا ہے

رہنے کے لیے ایک معمولی سا گھر کافی ہوتا ہے

اہل فن عمر ہوتے ہیں، زینتِ آسائش کو  
کسی خاطر میں نہیں لاتے۔

یا حیات یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ  
عَافَهُ عَمَّا تَرَكِبَ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَظِيمِ

۶۹۶۹

ایک بُڑی بولی! میں صرف آبشار کی  
زینت ہوں۔ نہ پھول رکھتی ہوں نہ مہک،  
البتہ سبزے کو خیرہ کر دیتی ہوں۔  
جو نزاکت اللہ نے مجھے بخشی ہوئی ہے پیش  
کر دیتی ہوں۔ یا حیات یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ  
عَافَهُ عَمَّا تَرَكِبَ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَظِيمِ



۶۹۰

انارات کی دُنیا میں بہترین انوار وہ ہے  
جو مومن کے دل میں اترے اور دین و ملت  
کے لیے نفع کا موجب ہو۔ یا حبیبِ یاقیم

الحَمْدُ لِلّٰہِ الْقَیُّوْمِ  
عَالِمِ الْغُیُّوْبِ  
وَاطِّئِ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۶۹۱

کرتی بندہ حال میں نہیں رہتا ۔  
ماضی میں رہتا ہے مستقبل میں ۔  
اسی لیے بد حال رہتا ہے اور بقیار ۔  
حال کا استقبال — بہترین کمال ۔  
سو سنے کی تختی پر لکھ کر گلے میں لٹکا ۔

یا حبیبِ یاقیم

الحَمْدُ لِلّٰہِ الْقَیُّوْمِ  
عَالِمِ الْغُیُّوْبِ  
وَاطِّئِ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۶۹۴

حاضر کر  
 حاضر مان  
 حاضر کا ذکر کر  
 اور  
 حاضر سے محبت

حاضر کبھی غیر حاضر نہیں ہوتا

یا حقیقت یا قیوم



## صرف و نحو پہ غور کرو۔

مستقبل	ماضی	حال	
تو ہوگا تم ہو گے	تو تھا تم تھے	تو ہے تم ہو	حاضر
وہ ہوگا وہ ہونگے	وہ تھا وہ تھے	وہ ہے وہ ہیں	غائب
میں ہوں گا ہم ہوں گے	میں تھا ہم تھے	میں ہوں ہم ہیں	مشکلم

یا حیات یا حیات

۶۹۷۲

ایک

شیخ الشیوخ برے :

اوسے !

میرے ساتھ تو ایک

نہیں ، کئی حاضر رہتے

ہیں

کس کس کو بتاؤں کون کون

حاضر ہیں ؟

ایک ہو تو

تو ابھی دوں۔ میرے

سمراہ تو

خیرۃ القدس کی ایک  
کثیر البرکت جماعت رہتی

ہے۔ یا حجت یا قیوم

المستند الحق المقدم  
عالمہ خیرۃ القلوب  
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۹۷۲

زم کی رین بسیرا  
تمازی پہنایا  
مسافر نے زین کسی  
اور اپنے سفر پر گامزن ہوا

جو سفر میں نہیں،  
مسافر نہیں۔

مستیم ہے۔

یا حیت یا قیوم

الْحَيُّ الْقَيُّومُ  
عَالِمُ الْغُيُوبِ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَلِيمِ

۴۹۴۵

وحدت میں جلال

کثرت میں جمال

وحدت — جذب

کثرت — سرک

یا حیت یا قیوم

الْحَيُّ الْقَيُّومُ  
عَالِمُ الْغُيُوبِ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَلِيمِ

۴۹۴۶

کیا تیرے ایمان کو تقویت پہنچانے کیلئے

یہ کافی نہیں کہ ابرہہ کے جبری لشکر کو  
ایابیروں نے اور عمرو کے لشکر کو  
پھروں نے مارا ؟ یا حیت یا حیدم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَدِيمِ  
عَالِمِ الْغُيُوبِ  
وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۹۴۴

بندہ صرف اپنے نفس کو لانتا ہے  
اور اپنے نفس کی خاطر ہر شے قربان کر دیتا ہے  
کس اور کو مطلق نہیں مانتا۔

ماں باپ تو جوتے ہی کیا ہیں ،  
رب تک کی پروا نہیں کرتا۔ یا حیت یا حیدم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَدِيمِ  
عَالِمِ الْغُيُوبِ  
وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۹۴۸

مطمئن رہ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

ارض و سما و مابینہما میں ہر لمحہ

جاری و جاری رہتا ہے ۔

بلا حکم کوئی کسی بھی حرکت پر کوئی

قدرت نہیں رکھتا ۔ یا حیت یا قیوم

الحمد لله رب العالمین

ما قبلہ و ما بعدہ

والله ذو الفضل العظیم

۴۹۴۹

جنگل کا یہ مقام

صرف اور صرف انسان کی عبادت

کے لیے وقف و مخصوص ہے ۔



رکھ کر دیکھ لو ،  
مصنوعات کو کبھی پہنے نہیں دیگا۔

یا حنیٰ یا قتیوم

الحمد لله الذي  
عاشه محمدًا رافقًا  
واحدًا دون الفضل العظيم

۶۹۸۰

حضرت شاہ ولایت شمس الارض تھے۔

دن میں کئی بار اندھے ہوتے

ادھر کئی بار سو جا کھے۔

اگر سامنے سے گزر جاتے یا کوئی ادب استیسی

ہوتی کہ جلال میں آکر فرماتے "اندھے ہو"

جلال صابری کی تاب نہ لاتے ہوئے اندھے

ہو جاتے۔

جب پھر طلب فرماتے،

عرض کرتے میرے آقا !  
 میں دیکھ نہیں سکتا، اندھا ہوں۔  
 آپ اللہ سے مخاطب ہو کر عرض کھتے،  
 ”ایک ہی تو تُو نے مجھے غلام دیا ہوا ہے“  
 اسی وقت بننا ہو جاتے۔

یا حجت یا حسین

المستند لمن التمسہ  
 فافہ حیرانہ  
 واللہ ذو الفضل العظیم

۴۹۱

روز سنتے ہو

روز بھول جاتے ہو

اللہ فرماتا ہے:

إِنِّ الْحَكْمَ إِلَّا لِلّٰہِ

حکومت سوائے اللہ کے کسی کی نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ہر حکومت، مشرقی ہو یا مغربی  
پریشان رہتی ہے۔ یا حیت یا حیتیم

الحقنہ لہی الفیضہ  
عالمہ حبیب الرحمن  
واظنہ ذو الفضل العظیم

۶۹۸۲

جب اس زندگی نے ختم ہی ہو جانا تھا تو  
کیوں ایسے نہ گزار دی جو مرنے کے بعد ابھی  
حیات کی امین ہوتی؟

میاں لڑے :

جب مر ہی جانا تھا، جیتے ہی کیوں نہ مرا؟  
اگر مر جاتا تو تجھے کیا بتاؤں کہ کیا ہوتا؟  
دین و دنیا و آخرت کی تمام ادائیں سمٹ

کر تجھ میں آجائیں۔ ماشاء اللہ !

— — —

خدائی نظام کے تحت آج کا دن آخری دن  
اور آنے والی مات آخری مات ہے۔

— — —

یہ کمی کل نہیں، آج پوری کر۔

— — —

اس کمی کو توبہ اور توبہ و التوبہ ہی پورا  
کیا کرتی ہے۔ یا حییٰ یا حییوم

الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ

عَاطِقُ سَمِّ الْكَافِرِينَ

وَالْفَوْزُ لِلْغَلِيظِ الْعَلِيمِ



ہمدرد نوری ہمدرد ناری،

ہر وجود میں موجود۔

”اُدُّوْا لَآئِمْرَ“ کے تحت حرکات و سکنات  
کا پابند۔ خود سر نہیں۔



اِنْقَضَتْ الْمَآَمُ اِدُّوْکِرِ دَوَامِ اِن سَب کا  
حصار، ماشاء اللہ !



ذکرِ دوام ناری ہمزاد کو بے بس اور فدی  
ہمزاد کو معاد بنا دیتا ہے۔ جو حکم مقرر ہے کرتا ہے۔

یا اَحْتِ یا اَحْتِرم

الْمَشَقَّةُ لِلْعَمَلِ الْفَاضِلِ  
وَاللَّهُ حَسْبُ الْكَافِرِ  
وَاللَّهُ ذُو الْمَعْلُ الْمَطْلَبِ



۶۹۸۳

شریک کہی کا بھی ہو، کہی نظر انداز نہیں کیا جاتا۔

یا حیت یا قیوم

الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ  
عَالَمُهُ خَيْرٌ لِّكَرْسِيِّهِ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۹۸۴

جماعت وہ ہے جو جڑ جہد میں ٹھہک ہو اور  
کرامات سے بے نیاز۔ یا حیت یا قیوم

الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ  
عَالَمُهُ خَيْرٌ لِّكَرْسِيِّهِ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۹۸۵

نوراک کے بعض اجزا قوت و رحمت کا موجب،  
بعض غیر نافع۔ یا حیت یا قیوم

الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ  
عَالَمُهُ خَيْرٌ لِّكَرْسِيِّهِ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۹۸۶

موت کے بعد موت کا ہر تذکرہ بھول جاتا ہے  
اور بھلا دیا جاتا ہے،

مُوتُوا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا کا تذکرہ  
ابدالاً یاد زندہ اور قائم رہتا ہے۔  
یا حیات یا حیاتیم

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
والله ذو الفضل العظيم

۴۹۸۸

کرم جس بھی کسی مقام پر نازل ہوا، مکرم بنا۔  
جس بھی من میں وارد ہوا، چمک اٹھا۔  
اور جس بھی تن میں وارد ہوا، چمک اٹھا۔  
کرم نے جب بھی کریم کو پکارا ،  
آنکھ تک چھپکنے نہ دی۔

کریم سے مانگ کر سوائے مستغنی و بے نیاز ہوا

تجدید مایہ ناز اوراد :

سَيِّدَنَا كَرِيمٌ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يا حَيِّ يا قَيُّوْمُ

الْحَسْبُكَ اللَّهُمَّ الْقُدُّوسُ

عَالِمُ الْغُيُوبِ

وَاللَّهُ ذُو الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

۶۹۸۹

سَيِّدَنَا كَرِيمٌ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کثرت کی تعداد قوت و توفیق پر موقوف ۔

درجہ بلجہ سو سے سوا لاکھ مرتبہ ۔

ما شاء اللہ ، مُبَارَكًا مُكْرَمًا مُشْرِفًا

يا حَيِّ يا قَيُّوْمُ

الْحَسْبُكَ اللَّهُمَّ الْقُدُّوسُ

عَالِمُ الْغُيُوبِ

وَاللَّهُ ذُو الْعَرْشِ الْعَظِيمِ



۹۹۰

سیدنا کریم ﷺ کے اوراد میں  
 اضافہ پر شیطان ضرور رویا ہوگا کہ بندہ نے  
 تمام اُسرہ محرم کی طرف غصوب کر دیے !  
 بڑا جھٹلایا ہوگا، بے شمار تاویلات پیش کرنے  
 کی حتی الامکان ہر کوشش کی ہوگی، تھک بار کر بیٹھ  
 گیا ہوگا۔ اب کیا کرے ؟

ہماری نے ساری راہیں بند کر دیں !

یا حجت یا عتیم

المختطف للہم القیوم  
 حافظہ حیدر العارفین  
 واطف ذوالفضل العظیم



## کریم

اللہ — کریم

رسول — کریم

قرآن — کریم

عرش — کریم

کرم ہر چہار میں جاری ساری اود طاری

یا حجت یا فتیم

سائل — کرم کو کرم پہ مائل کر دیتا ہے

منجھے کو خیر پانا کرم ہے اود کرم اکرم الا کرمین

ہی کے کرم کا ایک کرم ہوتا ہے۔ یا حجت یا فتیم

المستند للحن النبوی

قامہ خیر الترقی

واللہ ذو الفضل العظیم

ہر اسم میں کوئی نہ کوئی دُعا پائی جاتی ہے  
 کریم ————— ہر دُعا سے اعلیٰ  
 یا حیت یا قیوم

يُحْيِي وَيُمِيتُ ————— پیدا تو کر دیا، مگر  
 مرنا بھی ایمان و شان  
 سے نصیب ہے یا حیت یا قیوم آمین  
 وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ ————— "لا یرت" ابدی حیات  
 کا مصداق۔

بِإِذْنِهِ وَالْمُغِيثِ ————— انجام بخیر ہر  
 وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ————— بے شک تھان مہرب قادر ہے  
 یا حیت یا قیوم

المعتمد علیہ فی القیوم طائفة خیر العالَمین

وَإِنَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۶۹۳

علم تشنہ ہے  
علم کی تشنگی کو عمل ہی سیراب  
کیا کرتا ہے      یا حیت یا حیاتیم

الحق لله الذي لا يقدر  
عاقبة عجزه ولا يقدر  
والله ذو الفضل العظيم

۶۹۳

”شُرک شرک“ کہتے ہو،  
شرک سے باز نہیں رہتے !  
بندہ جب شرک کا عارف ہوا،  
موتہ نہا -      یا حیت یا حیاتیم

الحق لله الذي لا يقدر  
عاقبة عجزه ولا يقدر  
والله ذو الفضل العظيم

۴۹۹۵

”گناہ گناہ“ کہتے ہو،  
 گناہوں سے باز نہیں رہتے۔  
 گناہ گار جب گناہ کی حقیقت سے واقف ہوا،  
 سائبہرا۔ یا حجت یا قیوم

الحمد لله الذي قسم  
 فاطمة على التوراة  
 والله ذو الفضل العظيم

۴۹۹۶

عرفان آدمیت و انسانیت و بشریت  
 کا بُند ترین اعزاز، ماشار اللہ !  
 اہلا و سہلاً یا حجت یا قیوم

الحمد لله الذي قسم  
 فاطمة على التوراة  
 والله ذو الفضل العظيم

۶۹۶

عارف باطن کا معارف -  
جراپنی خلقت کا عارف نہیں ،  
آخرت کا بھی نہیں - یا حجت یا حیدر

الْحَقُّدُ لَمْ يَكُنْ  
عَالِمًا حَقًّا لَمْ يَكُنْ  
وَالِدًا ذَا الْفَضْلِ الْمَكِينِ

۶۹۸

ظانکہ — عارف قیوم و تجید و کبیر و تہیل  
جو حکم ملتا ہے ، کرتے ہیں -  
عارف نہیں ہوتے ورثہ  
آدم کے انتخاب پر محبت پھیل کر تے  
هَآلُوْا مُبْحَاثَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا  
مَا عَلَّمْتَنَا - (القرآن)

پہ غور کر



جبریلؑ جب سے پیدا  
ہوئے

جبریلؑ ہی ہیں  
جبریلؑ ہی رہیں گے  
انسان کا قلب و مہم تغیر پذیر  
کل گنہگار تھا،  
آج تائب ہو کر مقبول  
بارگاہ،

ماشاء اللہ

یا حییٰ یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

عَافَنِي فِي هَذِهِ

وَالَّذِي ذَلَّلَ لِيَ الْقَلَمَ الْعَظِيمَ

۴۹۹۹

اِکتابیت ————— جزوِ چہد  
وَحییت ————— فضلِ ربّانی

یا حَیِّ یا قَیُّوْمُ

الْحَمْدُ لِلّٰہِ الْقَدِیْمِ  
عَالَمِ حَقِّ الْبَرَقِیْمِ  
وَالْمَوْلَا الْعَظِیْمِ

۴۰۰۰

ضمیمہ انسانی اعمال کا عُتَب ،

یا حَیِّ یا قَیُّوْمُ

الْحَمْدُ لِلّٰہِ الْقَدِیْمِ  
عَالَمِ حَقِّ الْبَرَقِیْمِ  
وَالْمَوْلَا الْعَظِیْمِ

۴۰۰۱

اہلِ جذب کی فِرد کی رِفعت پر



## عقل انگشت بندناں -

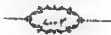
یا حیت یا حسیم

المستند لعمی القصور  
عالمه حیا المراقبون  
والله ذو الفضل العظیم



غیریت انسانی جسم الوجود میں ہر وقت  
محبوب رہتی ہے، مستور رہتی ہے۔  
ہوتا ہوگا — کہیں دیکھا نہیں جو غیریت  
سے پاک ہو۔ یا حیت یا حسیم

المستند لعمی القصور  
عالمه حیا المراقبون  
والله ذو الفضل العظیم



انسانی جسم الوجود میں مجہد امراض موجود رہتے ہیں۔

کبھی مجرب کبھی مستور، کبھی مغفوف  
نابود نہیں ہوتے۔

میرے اللہ رب العالمین  
کے فضل عظیم  
اور

میرے آقا رومی فدا  
صلی اللہ علیہ وسلم کے  
جود و کرم سے  
نابود ہوتے ہیں۔

یا حجت یا ہتیم

المستند للحن الفقہ  
فاطمہ حبیب الارباب  
والہ ذوالفضل العظیم



۴۰۰۲

ماحول نسل پر پوری طرح اثر انداز ہوتا ہے۔  
 دیکھتے نہیں — شیر کا بچہ ہے، بھیڑیوں سے  
 کیل رہا ہے ؟ یا حیت یا قیوم

المستشهد للحق القسوم  
 حافظ عبد الرزاق  
 والله ذو الفضل العظيم

۴۰۰۳

نقل کسی کی بھی ہو، اصل نہیں رہتی۔  
 کم و بیش ہر کمر فوت ہو جاتی ہے۔  
 یا حیت یا قیوم

المستشهد للحق القسوم  
 حافظ عبد الرزاق  
 والله ذو الفضل العظيم

۴۰۰۴

اللہ کا سب سے بڑا کرم انسانیت سے

خوف و غم کو فہ فرمانا ہے۔

یا حیت یا قیوم

الحسید للہ القیوم  
عالمہ حید القیوم  
واللہ ذو الفضل العظیم

۴۰۰۷

اصل خمار محویت ہے۔

محویت میں ماسوا سے نہ محبت ہوتی ہے  
نہ نفرت۔ اگر یہ نہیں گویا تام نہیں۔

یا حیت یا قیوم

الحسید للہ القیوم  
عالمہ حید القیوم  
واللہ ذو الفضل العظیم

۴۰۰۸

مَنْ رَوَىٰ عَنْكَ كُلُّ حَاجَةٍ

اگر کوئی اپنی حاجات ترک کر دیتا،  
جملہ حاجات بر آتیں۔

یا محبت یا حقیم

جو حاجت، قاضی الحاجات  
کے سپرد کر دی جاتی ہے، بر آتی ہے اور  
مزدور آتی ہے۔ یا محبت یا حقیم

الحمد لله العالی العظم

فانه خير الزرع

والله ذو الفضل العظم

۷۰۹

میرے آقا روحی قداہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی شان و سیرت کا تذکرہ کسی بھی انداز میں  
محنت کے منافی نہیں اور

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم شانِ وسیرت  
ہی کا تذکرہ ہے۔

میرے آقا رومی قداہ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
تذکرہ اگر روز بھی ہوا دہر لمحہ ہو،  
نورِ علی نور ہے۔ یا حیاتِ یاقوتیم

المستند لہن فہم  
عافہ حبیبہ الاربعہ  
واللہ ذو الفضل العظیم

۴۰۱۰

بندہ ہمیشہ کہتا ہے: میں نے کیا، میں کرتا  
ہوں — حقیقت فوت ہو جاتی ہے،  
دل کی دنیا میں اندھیرا چھا جاتا ہے۔

جب یہ کہتا ہے: اللہ تے کیا،

اللہ کرتا ہے، روشن ہو جاتی ہے۔

جس نے بھی کیا، جو بھی کرتا ہے،  
اللہ ہی کی حکمتِ قدسیٰ ماتحت کرتا ہے  
اور کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔

توحید بیک فرما کر، خوش آمدید کہہ کر،  
پہوے نہیں ساتی۔ گویا بندے نے اُسکی  
حکمت و قدرت کی تائید کی۔

توحید کی مخالفت اللہ کی مخالفت اور  
توحید کا اقرار اللہ کی موافقت۔

مخالفت میں پریشانی۔

مرافت میں سکون و اطمینان۔ یا حیت یا حیرم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْنَا

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۰۱۱

زندگی ترجید کا اور ترجید بندگی کا استقبال کرتی ہے

جس بندگی نے ترجید کا استقبال کیا،  
ترجید نے اسے اپنا بنا کر اپنا لیا۔

دردی دور کرنے کے اسباب بتا رہی ہے

لکھے۔ یا حیت یا حیرم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْنَا

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۰۱۲

غیریت ..... ہر وجود میں موجود رہتی ہے



دعا کہ یہ دُور ہو۔

کوئی دُورِ غیریت سے پاک نہیں۔  
جو غیریت سے پاک ہوا .....  
علم و عقل کے احاطہ تحریر میں نہیں سمایا۔

غیریت میرے وجود کی ضد ہے۔  
جب دُور ہو جائے گی،  
اللہ دُور کر دے گا،  
اُس وجود کا، جو اللہ کا شاہکار ہے،  
مظاہرہ کر دے گا۔

جو ہم کہتے ہیں — علم ہے  
جب عل میں آیا، — شہود

میں غیریت کے شہود کے ہم طلبگار ہیں ،  
وہ شہود ناپسید ہے ۔

اس قسم کی توحید ہی سے غیریت دُور  
ہوتی ہے

اقرار تو ہر کوئی کرتا ہے ، کوئی مُسک نہیں  
جب توحید کے دُجود کو تسلیم کر لو گے ،  
توحید شاہد بن کر شہود کا اظہار کرے گی ۔

یا حجت یا حقیق

الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ

عَالِمُ الْإِسْلَامِ

وَالْفَضْلُ الْمَعْلُومُ

۷۰۱۳

مُتَوَقِّعِ الْقَدَرِ

اللہ کی تصدیق ہوتی ہے -  
 جب کوئی آئب ہوتا ہے، مخلوق تصدیق  
 کرتی ہے کہ وہ تا تب ہوا - یا حیت یا حقیرم

الحمد لله رب العالمين  
 والله ذو الفضل العظيم

۴۰۱۴

ہر زندگی کسی دُکھی ماضی کا عنوان ہوتی ہے

یا حیت یا حقیرم

الحمد لله رب العالمين  
 والله ذو الفضل العظيم

۴۰۱۵

ہر ظاہر و باطن مخلوق پہ نمایاں

ہوتا ہے - یا حیت یا حقیرم

الحمد لله رب العالمين  
 والله ذو الفضل العظيم

۷۰۱۶

MAKE YOUR OWN HOUSE!

THIS INSIGNIFICANT COTTAGE  
PARADISE FOR FAQ'R,  
HELL FOR DUNYA!

یا بحرؑ یا قیومؑ

المستند للحن العیشم

خافه حواء الارضین

والله ذو الفضل العظیم



۷۰۱۷

کرتی مستری اپنی ماں کی لحد پہ بھی ایک  
دوسرے سے متفق نہیں ہوتا۔ یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله الذي قسم  
عاقبة حبي الزرقاج  
والله ذو الفضل العظيم

۷۰/۸

ہم آپ کی محبت کی عزت کا ادب کرتے  
ہیں۔ اس سے لیاں ویر ٹھہرانے کے متحمل نہیں  
شکریہ۔ یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله الذي قسم  
عاقبة حبي الزرقاج  
والله ذو الفضل العظيم



۴۰۱۹

کسی بل برستے پہ کیا  
 ناز کرتے ہو  
 جیب کہ کسی بھی چیز کا  
 کوئی اعتبار نہیں!  
 دم بھر میں کچھ کا کچھ  
 ہو جاتا  
 ہے!  
 یا حیات یا قیوم

وہ جس نے تم کو پیدا کیا

وہ جس نے تم کو زندہ کیا

وہ جس نے تم کو فانی کیا

۴۰۲۰

خانہ بدوش مقرر و من نہیں ہوتے۔

نہ ہی کوئی انھیں قرض دیتا ہے۔  
مل گیا، کھایا۔ نہ ملا، صبر کیا۔

یا حیت یا ہیوم

المستشهد لہی القیام  
فاطہ حبیبہ الزکریا  
وافہ ذوالفضل العظیم

۷۰۲۱

ذمہ داری زندگی کی آزمائش ہوتی ہے۔  
سبکدوش ہونے کے بعد کوئی کسی کی طرف  
دیکھنا تک پسند نہیں کرتا۔

جد آزمائش میں پیدا اترا، کامیاب ہوا۔  
کوئی غرض نصیب ہی آزمائش میں پیدا اترا کرتا ہے

یا حیت یا قیوم

المستشهد لہی القیام  
وافہ ذوالفضل العظیم

۴۰۲۲

خلوت کی  
شہادت  
مستبر ہوتی ہے ،  
جھوٹ  
نہیں ۔ یا حمت یا قیوم

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لہ  
ولا نؤمن بالذي كنا نعبد  
والله ذو الفضل العظيم

۴۰۲۳

کام کو  
سلام موتا ہے !  
یا حمت یا قیوم

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لہ  
والله ذو الفضل العظيم



۷۰۲۴

فن کی تحیتات تہمت ابل پر موقوف ہوتی

ہیں۔ یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله الذي قسم  
عاقبة حبه النار  
والله ذو العرش العظيم

۷۰۲۵

اللہ تبارک و تعالیٰ سے محبت  
میرے آقا و وحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
محبت کا نسب معمول۔

ایک ہی محبت کے دو نام ہیں۔  
اللہ سے محبت — میرے آقا و وحی فداہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور

میرے آقا و وحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
محبت ہی اللہ تبارک تعالیٰ کی محبت ہے۔

محبت ————— ایک

نام ————— دو

جسے اللہ سے محبت نہیں، اللہ کے حبیب  
(صلی اللہ علیہ وسلم) سے بھی نہیں۔

اللہ کی محبت کی بدولت اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم  
کی محبت غایت ہوتی ہے۔ یا حجت یا حجتیرم

الْحُسَيْنُ بْنُ الْقَاسِمِ

عَالِمُ خَمْسَةِ الْوَرُودِ

وَالْفَقِيرُ إِلَى الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ



محبت کی ابتدا محروب سے ہوتی ہے۔

اللہ جب دیکھتا ہے کہ یہ بندہ مجھ سے محبت کرتا  
 ہے تو اسے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی محبت عنایت فرمادیتا ہے۔ اللہ فرماتے ہیں،  
 میرے حبیب کی محبت ہی میری محبت ہے۔  
 جسے جس قدر اور جتنی میرے حبیب سے محبت  
 ہوگی، اسی قدر اور اتنا ہی وہ مجھے محبوب ہوگا۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا السَّبَاحُ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ

عَالِمُ سِرِّ الْأَرْوَاحِ

وَاللَّهُ ذُو الْعَرْشِ الْمَظِيْمُ

۷۲۷

محبت میں صحرا فردی — محبت کی  
 آزمائش کا انب مہم —

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ

وَاللَّهُ ذُو الْعَرْشِ الْمَظِيْمُ

۷۰۲۸

سودہ واقعہ کی آغوش میں ہر واقعہ کی مفصل  
تشریح ہے۔

یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَالِمُ الْغُيُوبِ  
وَإِلَهُ الْفَلَاحِ الْعَلِيمِ

۷۰۲۹

اے خسروِ خواہاں !

تیری محبت کے اسیر مدارِ بخور رہتے ہیں،  
بہجور رہتے ہیں، بے چین رہتے ہیں،  
بے فستار رہتے ہیں۔

تیری محبت کا گرجا گرم جامِ بانی کر دما دم سگتے  
رہتے ہیں،

کبھی نہیں بھتے اور نہ ہی کسی طرح بچھ  
سکتے ہیں۔

سدا آنسو بہاتے اور جگر کے خون سے دل کی  
آبیاری کرتے رہتے ہیں۔  
محبت کے بسمل کہیں جانبر نہیں ہوتے،  
سدا لوٹتے رہتے رہتے ہیں۔ اُلفت کے شعلے  
کہیں نہیں بجھتے، شدار مقسم رہتے ہیں۔  
اور ان کے نشان کہیں نہیں مٹتے، رہتی دنیا  
تک قائم رہتے ہیں۔

محبت کی دنیا بنانے سے پہلے  
محبت کے مالک تو رویا تو ہوگا

ازل سے لگی، ابد تک رہے گی یا حیات یا قیام

الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

۷۰۲۰

زہد کے بعد بہترین تین عنایات کا اجراء۔

الْعَمَلُ الْمَامُ

الذِّكْرُ الدَّامُ

مُرُقُوا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا

اگر کا حق اتباع ہو — کن فی کون کے مصداق۔

یا حیت یا قیوم

لَعَلَّكَ لِلْعِلْمِ الْفَرْقُ

فَالْفَرْقُ عَمَّا لَا فَهْمَ فِيهِ

وَالْفَرْقُ دُونَ الْعَمَلِ الْعَظِيمِ

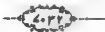
۷۰۲۱

ماضی، حال کا منتظر رہتا ہے۔

ماضی کو حال میں تو لا کر دیکھ !

کائنات کی ہر مخلوق حال کی تر جان ہوتی ہے  
 بن و من بر ملا تصدیق کرتی ہے — یہ حق  
 ہے، یہ ناحق۔ یا حجت یا قہیم

المستفاد من القشور  
 عارف محمد لاریف  
 وافظ ذوالفصل العظیم



”شربتِ بخش“ بازار میں نہیں جتا،  
 کہیں کہیں اور کسی کسی عطار کے ہاں چھپا کر رکھا  
 ہوتا ہے۔ دُنیا بھر کی شاہی کے عوض بھی کسی  
 قیمت پہ دستیاب نہیں ہوتا۔  
 اس کا حاصل کرنا اتنا ہی مشکل ہوتا ہے  
 جیسے چڑیوں کا دودھ۔  
 دینے پہ آئیں — جاتے جاتے

یوں ہی مے جائیں ! یا حیاتِ یاقیم

لغتِ معنی لغت  
عالمِ حیرتِ کائنات  
وائفہ ذوالعسل العظیم

۴۰۲۲

عطار لے ————— فہما  
نہ لے تو جھوٹ و غیبت و نیت اور  
حد ہی کو کر نڈی میں گھوٹ کر عورت  
کشید کرو ، پھوگ ڈوڑی پہ  
پھینک دو ————— یہی عرق  
”شربتِ روشنی“ کا بہترین  
امید افزا نعم البدل ماشاء اللہ !  
یا حیاتِ یاقیم

الکشف اللہی القشوم  
عالمِ حیرتِ کائنات  
وائفہ ذوالعسل العظیم



۷۰۲

سترانِ عظیم  
سترانِ کریم  
سترانِ حکیم

کا دُر جب کسی دل کے اندر  
اُتر جاتا ہے،  
”شر بہت روشن“  
بن کر دُنیا بھر  
کے عطاروں کی پیشوائی کرتا  
رہتا ہے۔ - یا حیت یا قیوم

المستشد للہم القیوم  
عاق خراج الارواح  
وانت ذوالفضل العظیم

۷۰۲۵

خودی جب بھی کسی دل میں بیدار ہونے لگتی ہے،  
بے خود ہو جاتی ہے۔ یا حجت یا قیوم

المستند للحق القیوم  
فاطمة حمید تاروق  
وافیة ذوالفصل العظیم

۷۰۲۶

ہر حرکت انسان ہی کے جسم الوجود میں موجود رہتی  
ہے۔ یا حجت یا قیوم

المستند للحق القیوم  
فاطمة حمید تاروق  
وافیة ذوالفصل العظیم

۷۰۲۷

اللہ کی مخلوق کی خدمت اللہ ہی کے حوالے  
ہوتی ہے، کسی

میر و سلطان کے بس میں نہیں۔

یا حیات یا قیوم

الحمد لله الذي  
عالمه خير من  
والملة ذو الفضل العظيم

۴۰۳۸

بجاویں کچھ بھی نہ کر، غیبت بند کر

ہو سکتا ہے کوئی غیبت نہ کرتا ہو  
کبھی دیکھنے میں نہیں آیا !

یا حیات یا قیوم

الحمد لله الذي  
عالمه خير من  
والملة ذو الفضل العظيم



۴۰۲۹

زندہ زندگی کی مست نہیں کرتا۔  
گناہ تڑکائی بھی نہیں کرتا۔

مردہ جب کچھ کر نہیں سکتا، زندگی کی  
تسنا کیا کرتا ہے۔ حالانکہ زندہ ہی زندگی  
کا فروغ پیش کیا کرتا ہے، مردہ نہیں۔

دل جب زندہ ہو جاتا ہے، میحاجن جاتا ہے

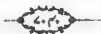
یا حیت یا ہتیم

الْمَقْتَدِرُ الْحَقُّ الْقُدُّوسُ

عَالِمُ الْغُيُوبِ

وَالَّذِي يُكَذِّبُ الْمُظْلِمِينَ





نگاہ سے گناہ ہوتا ہے ۔  
جب پاک ہو جاتی ہے ، شفا ہو جاتی ہے ۔  
یا حنیف یا فتیم

المعتقہ للہم العفو  
عنا و عمنی الذنوب  
و لہ ذوالفضل العظیم



الزراتِ مجالسِ ذکرِ الہی  
ملائکہ ذکرِ الہی کرنے والے کے ارد گرد  
دُمائیں کرتے ہیں ۔

مثلاً جب وہ بار بار کہتا ہے  
سُبْحَانَ الْقَائِمِ الدَّائِمِ  
ملائکہ کہتے ہیں :

اللہ تجھے بھی قائم و دائم رکھے۔ آمین۔

واللہ اعلم بالصواب

یا حییٰ یا قیوم

المستند للحق القیوم

عالمہ حیدرآباد دکن

واللہ ذو الفضل العظیم

۴۰۴۲

ہر شے حسبِ حال ہے،

ماشاء اللہ

نہیں تو مرف

شکر

نہیں :

یا حییٰ یا قیوم

المستند للحق القیوم

عالمہ حیدرآباد دکن

واللہ ذو الفضل العظیم

۷۰۲۲

عرش پہ ہر یا فرش پہ  
تیری ربوبیت ہی کی عنایت کا ظہور ہے۔

یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ

وَإِلَهُ حَمْدُكَ الْكَرِيمِ

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۰۲۳

بماذیب کے اجمام مریسات سے مُبرا ہوتے

ہیں۔ یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ

وَإِلَهُ حَمْدُكَ الْكَرِيمِ

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



۷۰۲۵

جو تعلیمات و تشریحات کا خلاصہ :

اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّكَ لَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا

اَللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ

اللہ کو سجدہ اور میرے آقا

روحی قدامت علیہ السلام کو سلام



سجدہ میں ————— یا حَتِّ یا قَیُّوْمُ

سلام میں ————— سَیِّدِنَا کَرِیْمُ صَلاَہُ عَلَیْہِ سَلاَمٌ

یا حَتِّ یا قَیُّوْمُ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

عَاقَبَ خَیْرًا لِّوَرَثِیْہِ

وَاقَبَ ذُو الْقُصْلِ الْمُنِیْمِ



۷۰۲۶

جہادِ اکبر کے بد فتوحات اور  
فتوحات — فتنات کا مرجب۔  
کھا، کھلا، بچا کر مت رکھ  
فتنات کا خاتمہ !

یا حیت یا حیدم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَاقَبَ خِزْرًا رَجُلًا  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۰۲۷

یہ دن ہے ، یہ رات ۔  
ساعت ، ساعت تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔  
جہاں ابھی صبح ہے ، اسی جگہ شام۔  
کہیں طلوع ، کہیں غروب۔

”خزیرۃ القدس“  
ہر وقت کسی نہ کسی معتم پر  
رندہ اور فتم رہتلسہ  
یا حجت یا قیوم

المستند الحق القسوم  
عالمہ حیدر اکر قسوم  
واقفہ ذوالفضل العظیم



سبیل النور -۱-  
فہم و مردار سے اجتناب  
یا حجت یا قیوم

المستند الحق القسوم  
عالمہ حیدر اکر قسوم  
واقفہ ذوالفضل العظیم



۷۲۹

جہاں شیطان رہتا ہے ،  
وہیں حد رہتا ہے ۔

شیطان ————— حد کی جہان

فقر نے ، صرف فقر نے ،  
شیطان کو ہرایا اور  
حد کو حبس لایا !

کرتی اور اسے نہ ہر اسکتا ہے نہ جلا

یا حیت یا فیتیم

الْمَسْكِينُ الَّذِي الْقَتْلُ  
عَلَيْهِ خَيْرٌ مِنَ الْقَتْلِ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۰۵۰

انسان، شیطان و خناس و ہزرات کی  
راہ پر گامزن رہتا ہے، اسی وجہ سے  
پریشان رہتا ہے۔  
اور ایسا مومن بھی بھلا کبھی پریشان  
ہو سکتا ہے ؟ یا حیت یا حیتیم

یاس و حزن شیطان و خناس و ہزرات کا  
اولین اور بدترین حربہ ہوتا ہے اور وساوس  
اس کا ہلک بھاری۔ یا حیت یا حیتیم

ان کا عارف ہی اللہ کا عارف ہو سکتا ہے

جو پریشان ہے، سمجھ، شیطان و خناس و

ہزات ہی کے رنے میں گرا ہا ہے۔

یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
قَالَ: حَسْبِيَ اللَّهُ  
وَإِنَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



اللہ نے انسان کو اپنی فطرت پہ پیدا کیا۔  
کائنات کی برشے، انسان ہی کے لیے  
بنائی اور انسان کو اپنے لیے بنایا۔  
تعب پہ تعب سہے کہ بندہ پھر بھی یاس و حزن  
کا شکار ہو کر پریشان رہتا ہے، بد حال رہتا ہے  
یا حیت یا قیوم



سُراخ مل گیا ! مل گیا ! مل گیا !  
قرآنِ عظیم و کریم و حکیم ہی سے یہ سُراخ ملا۔  
وَقُلْتُ

رَبِّ اَعُوذُ بِكَ مِنْ مَمَزَاتِ  
الشَّيْطَانِ وَ اَعُوذُ بِكَ  
رَبِّ اَنْ يَحْضُرُوْنِي ۔

تیری جمیت کو منتشر کرنا ہی ان کی منزل ہے

بندے کے اند اللہ ہی نہیں ،  
شیطان بھی رہتا ہے۔

جو بھی تیری جمیت کی وحدت کو منتشر

کرے ، شیطان ہے ۔  
اور شیطان ہی کے بہکانے پر جمعیت  
منتشر ہوا کرتی ہے ۔

یا حیت یا قہیم

المستند للحی القہیم  
عاطف حیدر لکھنؤ  
واللہ ذو الفضل العظیم



جیل دکھا کر چل دیے  
ہجر کا باب کھل گیا  
اور  
یہ محبت کی اصل ہے ۔

یا حیت یا قہیم

المستند للحی القہیم  
عاطف حیدر لکھنؤ  
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۰۵۲

نسبت کا اکرام ——— فائز المرام  
 ترمین ——— عتیم

یا حییٰ یا ھتیم

المستند للمی القسوم  
 حافظہ خیر الزرقہ  
 وائلہ ذوالفضل المظنم

۷۰۵۳

یاست جب طلبہ میں داخل ہوئی ،  
 تعلیم و تربیت پر بے حد  
 اثر انداز ہوئی ——— رتی ہویا خانقاہی

یا حییٰ یا ھتیم

المستند للمی القسوم  
 حافظہ خیر الزرقہ  
 وائلہ ذوالفضل المظنم



۷۰۵۵

بد المسم کی شب قمری تاریخ کی  
تصدیق کرتی ہے۔ یا حیت یا قہیم

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى بَدْرِ الشَّامِ

یا حیت یا قہیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَدِيمِ  
عَالِمِ الْغُيُوبِ  
وَإِلَهُ الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۰۵۶

بندگی اور غلامی

بندوں کے دو ماہ نامز مقامات ہیں  
بد کسی ایک پہ بھی بدرا نہیں اُترتا۔  
اللہ کا بندہ کہلاتا ہے ، بندگی نہیں کرتا۔

حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا  
غلام بننا ہے ، غلامی نہیں کرتا۔  
حالانکہ بندگی اور غلامی کی بدولت ہی  
بندۂ اشرف المخلوقات ہے۔

بندگی اور غلامی میں خواہش اور آزادی کا  
ہم یکم نہیں ہوتا۔

مالک کی ارادت کا پابند ہوتا ہے اور کبھی  
من لعلت نہیں کرتا۔ غلام بے چارے کی اپنی  
کوئی زندگی نہیں ،

مالک ہی کے بل پر اترتا پھرتا ہے۔

کبھی ہنسا دیتے ہیں کبھی رُلا

دونوں عارضی ہوتے ہیں ، کسی خاطر میں نہیں

لائے جاتے۔

فسانا اور رُلانا غلامی کے مقبول معمولات ہیں۔  
 غلام کی زندگی مالک ہی کے لیے وقف و مخصوص ہے،  
 مالک کی زندگی کی عورت ہوتی ہے۔  
 معیاری ہونہ ہو، نام کی لاج ضرور ہوتی ہے۔  
 اور نام کی لاج کو کہیں گرنے نہیں دیتے۔  
 کا حق، کسی کی بھی معیاری نہیں ہوتی،  
 نام ہی کی تلخ پالی جاتی ہے۔

تیرے نام کی لاج ہی زندگی کا آسرا ہوتی  
 ہے۔ اسی لاج کی بدولت خاک نشین، شہ نشین کہلاتے  
 ہیں۔ وہ حقیقتاً خاکی خاک کا پتلا اور خاک نشین ہر جا  
 "خاک نشین" عبدیت کا موردِ ثقیل مقام ہے۔ یا تخیلِ یقیم

الْمَسْمُودُ لِلْحَيَاةِ الْقَتْمُ  
 حَافِظُهُ عَمَّا يَكُونُ  
 وَأَلْفُ ذَوَاتِ الْفَضْلِ الْعَلِيِّ

۷۵۷

حال کے مبصر سے اصل حال پوشیدہ رہتا ہے  
 کبھی ظاہر نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ کراہا کا تبین  
 بھی کا حق، اس حال کی حقیقت سے واقف  
 نہیں ہوتے۔ دیکھنے میں کچھ نظر آتا ہے، حقیقتاً  
 کچھ اور۔ یہی حال وہ پردہ ہوتا، جو کبھی نہیں کھلتا۔

یا حقیقۃً یا قبیحاً

المستند الحق القیوم  
 خالق سماوات وارضین  
 والہ ذو الفضل العظیم

۷۵۸

بے پرمائی کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ بے پڑا  
 وہ ہے جو غلوں کے گناہوں اور خطاؤں  
 کو نظر انداز فرما کر کسی خاطر میں نہیں لاتا۔

کسی غایت سے محروم نہیں رکھتا۔  
 یہاں تک کہ جو اس کی ذات و صفات کا  
 منکر ہو، وہ محذور فرما کر وکیل پڑھیل دیتا  
 رہتا ہے یہی ہم خاک نشینوں کے قریب  
 میری بے پروائی کی ایک اُمید افزا  
 تشریح ہے۔ یا حجت یا قسیم

المستفاد من حقہم  
 عادل حماد لا حد  
 والله ذو الفضل العظیم



اے او بے پروا !  
 اگر تو نے بھی ہم گناہ گاروں اور خطاکاروں  
 سے بے پروائی برتی، تو کون ان کی کیا پروا  
 کر گیا ؟

تیری پروا کی بدولت ہی ہر کوئی ہر کسی کی پروا  
کیا کرتا ہے۔ یا حیاتیم

الْحَقُّ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَرِيمِ  
عَافَهُ حَسْبُ الْعَالَمِينَ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَرِيمِ



کسی کی بھی جو، کوئی تقریر مطلب خیر نہیں ہوتی۔  
بات بات میں اود ہر بات میں تناؤ ہے  
فیصد جھوٹ، فیبت، نیمت اود حسد کا رونا  
رہتا ہے۔



جو کہتا ہے، کرتا نہیں۔  
جو کرتا ہے، وہ کہتا نہیں۔

الْحَقُّ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَرِيمِ  
عَافَهُ حَسْبُ الْعَالَمِينَ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَرِيمِ

۷۰۴۱

مرنے والے کے نزدیک گویا ساماجک  
مرا ہوا ہوتا ہے یا حیاتِ یاقیم

المستند للمعتمد  
عالمہ حمید الدار فہم  
واقفہ ذوالفضل العظیم

۷۰۴۲

تو ایک بار مُبند ہو کر کہیں نہیں گرتی۔  
گر لانے ہی پہ گرتے پہ مجبور ہوا کرتی ہے

نظر کی پاسبانی، سب سے اہم پاسبانی ہے۔  
یا حیاتِ یاقیم

المستند للمعتمد  
عالمہ حمید الدار فہم  
واقفہ ذوالفضل العظیم



۷۰۴۲

نظر میں سرِ تلخ تاثیر دُعا ہوتی ہے اور  
شفا ہوتی ہے، ماشاء اللہ !

یا حییٰ یا قیوم

المستند للہم القیوم

عافہ حیا القیوم

واللہ ذو الفضل العظیم

۷۰۴۳

ذکر کرتے ہیں

ذکر کے لیے ۲

اہلاً و سہلاً

طہون و مر فار سے اِقتباب کرتے ہیں

انداسی کی تبلیغ کرتے ہیں۔ یا حییٰ یا قیوم

المستند للہم القیوم

واللہ ذو الفضل العظیم



۷۰۶۵

قید اور قبر میں پشانی اور ندامت کے  
سوا کوئی اور منظر نہیں ہوتا۔ یا حییٰ یتیم

المستشد للہ فی القبر  
عاطف حیدر ارقیب  
واقف ذوالفضل العظیم

۷۰۶۶

کن کہتا ہے کہ ابابیل موجود نہیں ؟  
جہان میں ہر شے ہر وقت موجود رہتی ہے  
البتہ حکم کی منظر رہتی ہے۔ یا حییٰ یتیم

المستشد للہ فی القبر  
عاطف حیدر ارقیب  
واقف ذوالفضل العظیم

۷۰۶۷

عنایت فضل برتا ہے، گم کر مینے پر پھر کبھی

نہیں ملتا۔ ملے بھی تو پہلا سا تو کبھی بھی نہیں

ہوتا۔ یا حیات یا حیاتوم

الْحَيَاتُومُ الْحَيَاتُومُ

عَالَمُ الْحَيَاتُومِ

وَالْحَيَاتُومُ الْعَالَمِ

۴۰۶۸

کسی عنایت کو گم مت کیا کرو۔

بعض ایسی ہوتی ہیں، پھر کبھی نہیں ملتی۔

یا حیات یا حیاتوم

الْحَيَاتُومُ الْحَيَاتُومُ

عَالَمُ الْحَيَاتُومِ

وَالْحَيَاتُومُ الْعَالَمِ



۷۰۶۹

فقر نے تیری یاد مانگی، اور کچھ نہ مانگا۔  
تیری یاد ہی اس کی زندگی کا اہل سراپہ ہے۔

یا حیت یا قیوم

الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ  
عَالِمُ حَمْدِ الْكَرِيمِ  
وَالَّذِي ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۰۷۰

خرد کا حاصل ————— معرفت، اور  
معرفت ————— فن کا جزون۔

یا حیت یا قیوم

الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ  
عَالِمُ حَمْدِ الْكَرِيمِ  
وَالَّذِي ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۰۷۱

پیراہن

مبیل

تبیعات اود

گھڑی

زندگی کے چند اسباب ہوتے ہیں، ایک  
بار پا کر پھر کبھی نہیں بدلتے۔  
جو انہیں بدلنا چاہتا ہے، اُسے بدل دیتے  
ہیں۔ خود کبھی نہیں بدلتے۔ یا حیت یا قیوم

مستفاد من القیوم

عاشقہ علیہ السلام

و اظہر من الشمس

۴۰۴۲

ذکر دوام

جہاں ذکر نہیں ہوتا — کچھ بھی نہیں ہوتا،  
واریات کا مرکز ہوتا ہے۔

مداومت کے نور سے واہیات کا نور

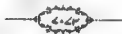
مداومت کا جلال ماسوا کو جلا دیتا ہے۔

مداومت کا جمال نرمی، ماری اور خاکی کو  
سوز کر لیتا ہے۔ یا حیت یا حقیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَافِيَةً لِّكُلِّ مَرِيضٍ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



عمل جب قائم ہو جاتا ہے، قوی ہو جاتا ہے۔

زندگی کے وجود میں موجود ہو کر جلوہ نمائی

کرتا ہے۔ یا حیت یا حقیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَافِيَةً لِّكُلِّ مَرِيضٍ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۷۰۷

رُنا بچوں کی فطرت ہے اور رُسنے  
ہی کی بدولت بعض عنایات ملتی ہیں۔

یا حییٰ یا قیوم

المستند للہی القیوم  
عالمہ حجاب الکرم  
وانلہ ذوالفضل العظیم

۷۰۸

حکمت و حکومت

زندگی عبرت کا مقام ہے۔ جو عبرت  
حاصل نہیں کرتا، خواہیدہ ہے۔ یا حییٰ یا قیوم

المستند للہی القیوم  
عالمہ حجاب الکرم  
وانلہ ذوالفضل العظیم

۷۰۹

زندگی کے بعد زندگی، زندگی

کی تر حسان ہوتی ہے۔ یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ  
عَالَمِ حَقِّ الْوَقْعِ  
وَاطِّعُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۶۰۶۶

نشہ وہ ہے جو ایک بار چڑھ کر کبھی نہ  
اُترے۔

یہ بھی کوئی نشہ ہے — کبھی چڑھ جاتا ہے  
کبھی اُتر !  
یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ  
عَالَمِ حَقِّ الْوَقْعِ  
وَاطِّعُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۶۰۶۸

مال، بہن، وصی کہتے ہو  
گالی کا، مصداق بنتے ہو

جو صدقِ دل سے مان لیتا ہے،  
 ماں، بہن، دھمی، اس کا اکرام کرتی ہیں،  
 کبھی خلاف نہیں کہتیں۔

دل، دل کا تر جمان ہوتا ہے، کبھی  
 خیانت نہیں کرتا، یا حیتِ یاقوت

الحمد لله رب العالمين  
 والصلوة والسلام  
 والحمد لله رب العالمين

۷۰۷۹

راجہ اندر کی سبھا میں  
 فقر داخل نہیں ہوتا، کبھی نہیں ہرا۔  
 دیکھنے میں نہیں آیا،  
 سنا ہے رنگین ہوتی ہے۔



دلفریب ہوتی ہے۔

یہ میرے اللہ کی نوری بسما ہے  
 سُجَّاتٌ ذِی اللُّکِ وَالْمَلُکُوتِ  
 مُبَہَّاتٌ ذِی الْمِیْدَۃِ وَالْجَبُّوتِ  
 مُبَہَّاتٌ الْحِیِّ الَّذِی لَا یَمُوتُ  
 مُسَبِّحٌ قُدُّوسٌ

رَبُّ السَّلَکِ وَالْوُجُ  
 ترجمہ: پاک ہے ملک اور ملکوت  
 والی ذات

پاک ہے عزت اور جبروت  
 عالی ذات  
 پاک ہے وہ ذات

جو زندہ ہے، جسے  
موت نہیں۔  
وہ سبوح ہے  
پاک ہے  
پُرور و گار ہے  
ملائکہ اور  
رُوح کا  
یا حیت یا قیوم

المستفید للہم المقدم  
عالمہ خیراتہ الرحمہ  
وانہ ذو الفضل العظیم





حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نور کا دریا پیدا  
 فرمایا ہے جس کے محدود نورانی ملائکہ، نور  
 کے پہاڑ پر، اپنے ہاتھوں میں نوری  
 مشکے لیے ہوئے (یہ) تسبیح بیان کرتے ہیں

سُبْحَانَ ذِي الْمَلَكِ وَالْمَلَكُوتِ ..... الخ

پس جس شخص نے روزانہ ایک بار یا  
 مہینے میں ایک بار یا سال میں ایک بار  
 یا ساری عمر میں ایک بار پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس  
 کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیتا ہے خواہ  
 سمندر کے جھاگ یا وسیع میدان کی ریت کے  
 (ذروں کے) برابر ہوں۔ نعماء وہ شخص

# جہاد سے بھاگ آنے کا عجبم ہو۔

(کنز العمال جلد ۱۱۰ صفحہ ۲۰۷ شمارہ ۶۸۵۲)

یا حییٰ یا قیوم

المستند للحق المقدم

عالمہ خجائات رقبہ

واظف ذوالفضل العظیم

۴۰۸۰

خیال وہ ہے جو اللہ کی کتاب اور میرے  
آقا و وحیِ خداہ کی سنت کی تصدیق کرے اور  
کسی بھی مذہب کا کوئی بھی دانش ور اس کا منکر

نہ ہو یا حییٰ یا قیوم

باقی سب فانی - یا حییٰ یا قیوم

المستند للحق المقدم

عالمہ خجائات رقبہ

واظف ذوالفضل العظیم

۷۰۸۱

جب رات کا راج ختم ہونے لگتا ہے  
 ورنہ خزند اپنے اپنے بڑوں میں گھس کر  
 راحت کرنے لگتے ہیں اور  
 دن کا غنڈہ بسند ہونے لگتا ہے۔  
 پرند و چرند کا بول بالا ہو جاتا ہے۔  
 کتے اور چڑیاں ٹپکنے میں مصروف ہو  
 جاتے ہیں۔ یا حییٰ یا قییم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَبِيمِ

عَالَمِ حَسْبِ الْكَرِيمِ

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۰۸۲

جو کچھ بھی کیا کرو اور کہا کرو، سامنے کیا  
 اور کہا کرو۔ یا حییٰ یا قییم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَبِيمِ

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۰۸۳

میں تو وہ دنیا ہے جسے ساری دنیا  
دُنیا کہتی ہے۔ اور دنیا کیا ہوتی ہے ؟

یا حجتِ یاقین

المستند للمعنی القیوم

عالمہ حیدرآباد دکن

وائف ذوالفضل المظہر

۴۰۸۴

فضل سے عمل کا باب کھلا۔  
عمل نے فضل کی  
تصدیق کی۔

ومساعدینا اذالبلاغ

یا حجتِ یاقین

المستند للمعنی القیوم

عالمہ حیدرآباد دکن

وائف ذوالفضل المظہر

۷۸۵

کل کی غلطی آج نہیں کرنی  
کبھی نہیں کرنی

یا حیات یا حیاتیم

المستند للحق القیوم  
فاطمة علیہ السلام  
و الله ذو الفضل العظیم

۷۸۶

متوکل علی اللہ وہ ہے  
جو توکل علی اللہ زندگی کا سفر کیا کرتا ہے۔  
کسی بھی اسباب کا پابند نہیں ہوتا۔

یا حیات یا قیوم

المستند للحق القیوم  
فاطمة علیہ السلام  
و الله ذو الفضل العظیم

۴۰۸۷

تو بہ یہ ہے کہ جسم الوجود کے جملہ اعضاء  
تو بہ کریں اور آخر دم تک اپنی تو بہ پہ  
ثابت قدم رہیں۔ یا حجت یا قہیم

الحمد لله الذي  
عالمه خبير بالسرائر  
واقفه ذو الفضل العظيم

۴۰۸۸

تم سبھی کچھ ہو  
پر طعون و مرار سے باز نہیں آتے۔  
گرایا کچھ بھی نہیں۔

ہر مجلس میں، اگرچہ دو افراد کی ہو،  
غیبت و چنل مسلسل جاری رہتی ہے۔  
اسے حرام نہیں سمجھا جاتا۔



بکہ محفل گرسنانے کا لائحہ عمل گردانا جاتا ہے۔



غیبت اور چٹھلی ہر فتنے کا موجب ہے۔  
 اگر انہیں کلیتاً بند کر دیا جائے،  
 دُنیا سے دلوں کے ننانوے فیصد فتنات کا خاتمہ  
 ہو جائے۔



اے اودا کر !  
 میری زبان سے ذکر جاری رہتا ہے  
 پر ذکر کے ہمراہ غیبت اور چٹھلی بھی ہوتی رہتی ہے  
 گویا تیری کمائی غیبت اور چٹھلی ہی نے کھائی

یا حجت یا قیوم

المستند للہ فی القیوم  
 حافظہ حیدر زرقانی  
 واظہ ذوالفضل المظہم

۷۰۸۹

کیا اپنے گھروں میں بچے روز مٹھائی اور میرے  
 ہی کھایا کرتے ہیں ؟  
 یہاں بھی مت لایا کرو یا حیت یا قیوم

المستند للہم القیوم  
 عافیہ عباد الرحمن  
 والہ ذوالفضل العظیم

۷۰۹۰

مومن کی توبہ: اللہ اللہ ربک لا اشرک بک یم قیوم  
 پر استقامت۔  
 اللہ میرا رب ہے۔ میں کسی بھی شے کو اس کا  
 شریک نہیں مقرر کرتا۔ یا حیت یا قیوم

المستند للہم القیوم  
 عافیہ عباد الرحمن  
 والہ ذوالفضل العظیم

۷۰۹۱

غیریت سے دُردی وعد کی توبہ ہے

غیریت ہر وجود میں ہر وقت موجود رہتی ہے۔  
اس قسم کی غیریت کا درس فقراء دیا کرتے ہیں۔  
اس پر شاذ و نادر ہی کسی کو عبور حاصل ہوتا ہے،  
ہر کسی کو نہیں۔

احدیت غیریت کی ضد ہے۔  
احدیت میں غیریت نہیں ہوتی  
سما سکتی ہی نہیں۔ یا حیت یا ہیت

المستند للہی القیوم  
خالق الخلق الوہاب  
واقف ذو الفضل العظیم

۷۰۹۲

موجود کی توبہ — غیرت کا واحد حل۔  
اللہ نے کیا

اللہ ہی نے کر دیا

اللہ کر رہا ہے

اللہ ہی کر رہا ہے

اللہ کرے گا

اللہ ہی کر دے گا۔

ہر غیر و شر — مِنْ اللّٰهِ تَعَالٰی

ہر موجود کا وجود — بِاِذْنِ اللّٰهِ ، مَا شَاءَ اللّٰهُ !

یا حییٰ یا قیوم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ  
خَلَقَ حَمْدًا لَّا رُقْبَیْنِ

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۷۰۹۲

تیاہخ نے پوچھا اے لوگو !  
 یہ دنیا کس کی دنیا ہے ؟  
 حد نے کہا کہ میری ہے  
 تیاہخ نے اس کو مان لیا

پھر پوچھا کہ اے لوگو !  
 یہ دنیا کس کی دنیا ہے ؟  
 فیت نے کہا کہ میری ہے  
 تیاہخ نے اس کو مان لیا

پھر پوچھا کہ اے لوگو !  
 یہ دنیا کس کی دنیا ہے ؟  
 چغل نے کہا کہ میری ہے

تاریخ نے اس کو مان لیا



پھر پوچھا کہ اے لوگو !  
بالآخر دنیا کس کی ہے ؟  
عہد نے کہا کہ مجھ کو ہے  
تاریخ نے اس کو مان لیا

وما علینا الا البلاغ

یا حجت یا حقیق

المستند لعمی القسم

عاقبہ حیدر علی

واقف ذوالفصل المظہر

۴۰۹۳

عوام کا کھانا دال

روٹی

اچار

ذگس ، نہ دودھ ، نہ چائے  
پانی پیا ، چل دیا

جس گھر میں دودھ ہوتا ہے ، نہایت احتیاط  
سے برتنا جاتا ہے۔ عموماً ۲ یا ۳ کلو دودھ  
جملہ حاجات کا کفیل ہوتا ہے۔

بر ذمہ دار نہیں ہوتا ، لا پرواہی کرتا ہے

یا محتبیا حسینم

المستند علی القیام  
عافیۃ حبیب الارواح  
وفاء ذوالفضل العظیم

۷۰۹۵

نام اور کام ہی کی بدولت  
ثواب و عذاب ہوگا ورنہ

مٹی کا یہ 'چٹلا بنانے والے ہی  
نے بنا کر نقل و حرکت پہ کا مزن فرمایا ہو کہ  
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِالله

یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

عَلَّمَ هَذَا جَبَّارِ الْقُدْرَةِ

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



تقصیر شاعرانہ تخیل ہے ورنہ  
جہاں کوئی حبلہ افروز ہوتا ہے،  
حال میں وارد ہو کر ہوتا ہے اور  
حال کبھی غلط نہیں ہوتا۔ حال، حال  
کا عین تر جہان اور حال کی بین دلیل  
ہوتا ہے





جس بھی کسی نے ماضی کے کسی حال کو  
دیکھا، حال ہی میں دیکھا، یا حیاتِ یاقیم

الحمد لله الذي  
عاقبه خير من  
والله ذو الفضل العظيم



ہر قضا تقدیر ہے اور اللہ ہر تقدیر  
پر قادرِ مطلق ہے۔ جس بھی تقدیر کو چاہے،  
جب چاہے، جیسے چاہے، بدلے۔  
توادرِ المقتدر ہے۔ یہاں تک کہ سمندر کو  
خشک کر دے اور بیکانیر کو گلستان۔

یا حیاتِ یاقیم

الحمد لله الذي  
عاقبه خير من  
والله ذو الفضل العظيم



خالق ہی نظام جب تک پاک رہا  
 غفلت رہی، تکنت رہی۔  
 دورِ حاضر کی سیاست میں الجھ کر  
 بے سبب ہوا۔  
 اور سیاست میں الجھن کے سوا کچھ بھی  
 نہیں ہوتا۔

اپنی نظام کو اللہ تک محدود رکھ۔  
 الہی نظام میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے،  
 اللہ کے دینِ اسلام کی بین الاقوامی دعوت تبلیغ  
 ہوتی ہے اور عام مخلوق کی بے لوث خدمت۔  
 اور کچھ بھی نہیں ہوتا

اُٹھ !

بیدار ہو۔

اپنی منزل کے سفر پہ گامزن ہو۔  
یہ دُنیا اور جو کچھ بھی اس میں ہے، اس  
کی حیثیت فخر کے پُر کے برابر بھی نہیں۔  
ناپائیدار، فانی اور چند روزہ مہمان ہے۔

یا حیاتِ یا حیاتِ

الحمد لله الذي القينا  
عافى حيا والوفا  
والله ذو الفضل العظيم



دوستی وہ ہوتی ہے جو اپنے دوست  
کے سوا کسی اور کو دوست نہ رکھے۔

یا حیاتِ یا حیاتِ



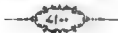
تعلق وہ ہوتا ہے جو اپنے تعلق کے سوا  
کسی اور سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔

یا حییٰ یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

عَالَمٌ حَمِيدٌ مُرْسِدٌ

وَاطِقٌ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



حسد ہر تن میں اور ہر من میں ہر وقت  
موجود رہتا ہے۔ روح جب بیدار ہونے لگتی  
ہے، ذلیل ہو کر اور رقیل بن کر نکلنے پر مجبور  
ہو جاتا ہے۔ اپنی ہی آگ میں جل کر  
بھسم ہو جاتا ہے، اور ہمیشہ نفس کو شرمندہ  
کرتا رہتا ہے۔

حد روشنی کے تمام میناروں پہ اندھیرا پھیلانے  
 رکھتا ہے، کچھ بھی نظر آنے نہیں دیتا۔  
 تن دمن کر اندھیر مگری بنا کر اپنا راج قائم رکھتا  
 ہے۔ جس بھی مینار کو دیکھا، دھندلا پایا !  
 دیکھنے میں روشن حقیقتاً بجھا ہوا۔

جو نہی یہ جلا  
 جل کر راکھ ہوا  
 روشنی کے مینار جگمگانے لگے  
 حد کی راکھ ان میناروں کی روشنی کا منبع ہے  
 روشنی کے تمام مینار اسے جلا کر ہی روشن ہوئے

حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

حسد نیکیوں کو ایسے جلا دیتا ہے جیسے آگ  
خشک لکڑی کو



حسد بدترین بدی ہے۔  
جب تک اس بدی سے پاک نہیں ہوتا،  
نیکی پہ کیا گزر رکھتا ہے ؟  
نیکی کرتا ہے — بدی اسے جلا  
کر راکھ کر دیتی ہے۔  
گویا اس کی کمائی کسی کے بھی راس نہ آئی۔  
نیکی تھی ، بدی نے کھالی۔



نیکی کو جلانے والی بدی کہ تو جلا یا ہی نہیں ،  
پھر کیا نیکی کی ؟  
نیکی کو جلا سنے والی بدی کو سب سے پہلے جلا۔

اسکی ابتدا آسمان سے ہوئی ، فرش پر پوری  
 آب و تاب سے جاری ہے۔  
 اللہ کرے کسی خاک کو اسے جلانے کی سعادت  
 نصیب ہو۔ آمین۔ یا محبت یا قہیم

— — —  
 آدمیت کی شرافت کا اولین درس حد  
 کو جلا کر راکھ کرنا ہے۔

جب بھی جلا  
 جس نے بھی جلایا  
 جذب کے جلال کی محرمیت ہی کے  
 جنون میں جلایا  
 جو چیز ایک بار جل جاتی ہے ، ہمیشہ  
 کے لیے فنا ہو جاتی ہے۔

اس عنایتِ الہیہ پر، آدمیت و انسانیت و  
بشریت، جتنا بھی شکر کھے، کم ہے۔  
کما حقہ ادا کر ہی نہیں سکتا۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَتّٰی كَثِیْرًا حَبِیْبًا  
مُبَارَكًا فِیْهِ صَكَمًا یُحِبُّ رَبَّنَا  
وَقِیْرَضًا - یا حیاتِ یاقیم

المستند للحق القیوم  
عاقہ علیہ الرحمۃ  
والله ذو الفضل العظیم

۴۱۰۱

نیکی کرنے والوں کی نیکی پر خوش ہوا کرو  
اللہ دعا کیا کرو :

اللہ ہمیں بھی نیکی کی توفیق بخشے - یا حیاتِ یاقیم

المستند للحق القیوم  
عاقہ علیہ الرحمۃ  
والله ذو الفضل العظیم



۷۱۰۲

آزما کر دیکھ لو اور کما کر دیکھ لو  
 دین کی آڑ میں جس کسی نے بھی دنیا کمائی،  
 کبھی راس نہ آئی۔ یا حجتِ یاقسیم

المستشد للہی القسوم  
 حافظہ حمید الکریم  
 وائے ذوالفضل العظیم

۷۱۰۳

مسافرِ لامکاں ہوتا ہے  
 اسکی زندگی کا سفر ختم نہیں ہوتا  
 بدلتا رہتا ہے۔  
 یہی لاہوت کے تمام کی ابتدائی تشریح  
 ہے یا حجتِ یاقسیم

المستشد للہی القسوم  
 حافظہ حمید الکریم  
 وائے ذوالفضل العظیم

۴۱-۳

میل میں مجمع عام ہوتا ہے اور جم کثیر ہوتا  
 ہے۔ کسی کے بھی آنے اور جانے سے  
 کوئی فرق نہیں پڑتا، جوں کا توں قائم رہتا ہے۔  
 اسی طرح کھلاڑی ادا لیتے رہتے ہیں اور بدلتے۔

یا حیت یا قیوم

الحق لا یزول

عالم حیرت و کرم

والله ذو الفضل العظیم

۴۱-۵

جب اپنا دفتر دیکھا، دیکھتے ہی لیٹر باندھا  
 اور دوزخ کی طرف چل پڑا۔ ابھی ایک قدم  
 ہی اٹھایا تھا کہ تیری رحمت نے اپنی آغوش  
 میں لپیٹ لیا۔ یا حیت یا قیوم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَبْدَرِ السَّامِ  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى ثَوْدِ الْعَلَامِ  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مِفْتَاحِ قَابِلِ السَّلَامِ  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى الشَّيْخِ فِيْ جَمِيعِ الْاَسَامِ

يا حیت یا قیوم

الحشد للحن القیوم  
عالم حیدر القیوم  
والة ذوالفضل العظیم

41-4

خدمت بہترین دیلوی ہے اور امل دیلوی

یا حیت یا قیوم

الحشد للحن القیوم  
عالم حیدر القیوم  
والة ذوالفضل العظیم



۷۱۰۷

اگر تیرے ساتھ ایسے نہ ہوتا اور ایسے نہ کرتے،  
نہ پیر ہوتا نہ فقیر۔ سب سے بڑھ کر دنیا دار  
ہوتا اور مشہور ہو کر طریقت کا سب سے بڑا بڑنا ہوتا۔

اگر نفس و شیطان و خناس متحد ہو کر تجھ پہ حملہ آور نہ  
ہوتے، روح و نفس کے مابین جنگ کا کبھی  
خاتمہ نہ ہوتا ————— ہمیشہ جاری رہتی۔

اور

اس جنگ ہی کی بدولت جملہ انزارات و برکات  
کا ظہور ہوتا ہے، ————— ماشاء اللہ !

یا حیات یا قیوم

المتنزل فی القسم

عالم حیرت و کرم

و الله ذو الفضل العظيم

۷۱-۸

ہر کوئی ہر قسم کے مجاہدے کا متحمل  
ہو سکتا ہے ، امکانی ہے۔

کل کے لیے کوئی بھی شے جمع کر کے  
نہ رکھنا اگرچہ سنتِ ترکہ ہے ،  
اس پہ کوئی بھی گزر نہیں رکھتا اور  
اس سنتِ مملوہ ہی کی بدولت فخر اکا  
فقر فقیہ الممال رہا اور تمکنت سے  
ہمکنار رہا۔ یا حجت یا قیوم

الحمد لله رب العالمين

والله اعلم بالصواب

والله ذو الفضل العظيم





۹۔ حضرت ابراہامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اہل صفہ میں سے ایک آدمی نے وفات پائی اور ایک دینار چھوڑا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

یہ ایک دینار ایک داغ ہے۔ حضرت ابراہامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کچھ دنوں بعد اصحاب صفہ میں سے ایک اور شخص نے وفات پائی اس نے دو دینار چھوڑے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

یہ دو دینار دو داغ ہیں۔

احمدؒ - بیہقی "مشکوٰۃ شریف"

جلد دوم صفحہ ۲۴۶ - شمس



و۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس  
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس  
تشریف لائے اور ان کے پاس کھجوروں کا ڈھیر  
لگا ہوا تھا۔ آپ نے پوچھا :  
بلالؓ یہ کیا ہے ؟

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ایک چیز  
ہے جس کو میں نے کل کے لیے جمع کیا ہے  
یعنی آئندہ کے لیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تو اس سے  
نہیں ڈرتا کہ قیامت کے دن دوزخ میں اس  
کا بخار بنے ؟ اے بلالؓ ! اس  
کو خرچ کر دے اور عرشِ علیم کے مالک سے

## فقر و افلاس کا خوف نہ کر۔

بیتقی فی شعب الایمان / مشکوٰۃ شریف جلد اول

صفحہ ۲۲۷ شمارہ ۱۷۸۸، ترتیب شریف جلد ۵

صفحہ ۱۱۵



و۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ  
دن کو یارات کے وقت حضور اقدس صلی اللہ  
علیہ وسلم گھر سے نکلے۔ ناگہاں حضرت ابو بکر صدیق  
رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ  
کو مل گئے۔ آپ نے دریافت کیا تم کو اس وقت  
کس چیز نے گھر سے باہر نکالا؟ انہوں نے کہا  
بھوک نے۔

آپ نے فرمایا: قسم ہے اس فاقہ کی



جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھ کو بھی  
 اُسی چیز نے گھر سے باہر نکالا ہے جس نے تم کو۔  
 چلو۔ چنانچہ دونوں آپ کے ساتھ ہو لیے  
 اور ایک انصاری کے گھر پہنچے۔ وہ اس وقت  
 گھر میں موجود نہ تھا۔ اس کی بیوی نے آپ کو  
 دیکھ کر کہا :      مرحباً و اِحلأ

حضرت اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا  
 کہ فلاں شخص کہاں ہے (یعنی اس کا شوہر) ؟  
 اس نے کہا ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گیا ہے۔  
 اتنے میں وہ انصاری بھی آگیا اور رسول اللہ ﷺ  
 علیہ السلام اند آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھ کر  
 کہا، خدا کا شکر ہے آج کے دن بزرگ مہمانوں  
 کے اعتبار سے مجھ سے زیادہ کوئی خوش نصیب

نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ شخص اپنے  
 مہازوں کو باغ میں لے گیا اور کھجوریں کا ایک  
 خوشہ پیش کیا جس میں نیم پختہ، ٹپختہ اور تازہ  
 اور خشک کھجوریں تھیں اور عرض کیا اس میں سے  
 تناول فرمائیے۔ پھر چھری لی اور بکری کو ذبح  
 کرنے کا ارادہ کیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے اس سے فرمایا: مودھ کی بکری ذبح نہ کرنا  
 چنانچہ اس نے مہازوں کے لیے بکری ذبح کی مگر  
 یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر  
 رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا:  
 قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری  
 جان ہے قیامت کے دن تم سے ان نعتوں کی  
 بابت پوچھا جائے گا۔ ٹھوک نے تم کو تہا سے

گھر دل سے نکالا اور گھر واپس نہ ہوئے مجھے  
کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ نعمتیں عطا فرمائیں۔

(مسلم - مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۲۹۹ شمارہ ۳۰۳۵)



۹۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ  
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات  
کے بعد نہ تو کوئی دینار چھوڑا اور نہ درہم، نہ کوئی  
بکری چھوڑی اور نہ کوئی اونٹ اور نہ کسی چیز  
کی وصیت کی۔

(مسلم - مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۲۰۹ شمارہ ۵۶۹۱)



حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمارے مال کی میراث

نہیں ہوتی۔ ہم جو کچھ چھوڑیں، صدقہ ہے۔

(بخاری و مسلم - مشکوٰۃ شریف جلد ہفتم)

صفحہ ۴۶۹ شمارہ ۵۶۹



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

اے اللہ ! تو عسند کی آل (اہل بیت)  
فقیہات کو صرف اتنا ذوق عطا کر جو اس کی جان  
کو بچاتے اور بدن کی قوت کو قائم رکھے اور ایک  
روایت میں ہے کہ صرف اتنا ذوق عطا کر جو اس کی  
زندگی باقی رکھنے کے لیے کافی ہو۔

(بخاری و مسلم - مشکوٰۃ شریف جلد ہفتم)

صفحہ ۲۴۶ شمارہ ۵۶۹



۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

بندہ تمیرا مال میرا مال کہتا رہتا ہے اور حقیقت  
یہ ہے کہ اس کے مال میں سے جو اس کا ہے  
وہ صرف یمن چیزیں ہیں۔ ایک تو وہ جو کھایا اور  
ختم کر دیا۔ دوسرے وہ جو پہنا اور پھاڑ ڈالا۔  
تیسرے وہ جو اللہ کی راہ میں دیا اور آخرت کے لیے  
ذخیرہ کر لیا۔ ان تینوں چیزوں کے سوا جو کچھ ہے  
اُس سب کو وہ لوگوں کے لیے چھوڑ کر چلا جائے  
والا ہے۔

(مسلم) مشکوٰۃ خریف جلد دوم صفحہ ۲۴۲

(شمارہ ۴۹۸)



۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، لعنت کی گئی ہے درہم و دینار کے بندہ پر۔

(ترمذی - مسکنۃ خزینۃ جلد ۴ ص ۲۳۲ شمارہ ۲۶۲۵)



۱۰۔ حضرت ابوامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے اس بات کو پیش کیا کہ وہ میرے لیے کڑے سنگرزیدوں کو سونا بنا دے۔ میں نے عرض کیا۔ نہیں لے میرے پردہ دگار! میں تو یہ چاہتا ہوں کہ ایک روز پیٹ بھر کر کھاؤں اور ایک روز بھوکا رہوں۔ جب

میں بھوکا رہوں، تیری طرف عاجزی و ناری  
 کروں اور تجھ کو یاد کروں۔ اور جب  
 پیٹ بھر کر کھاؤں تو تیری تعریف اور تیرا شکر  
 کروں۔ (احمد - ترمذی - مشکوٰۃ شریف)

جلد دوم صفحہ ۲۴۵ (شمارہ ۳۹۲۵)



و۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ  
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے  
 دُنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا (آخرت میں)  
 گھر نہیں اور مال اس شخص کا ہے جس کا (آخرت  
 میں) مال نہیں اور مال وہی شخص جمع کرتا ہے  
 جس میں عقل نہیں۔

(احمد - بیہقی - مشکوٰۃ شریف جلد دوم)

صفحہ ۲۴۶ (شمارہ ۳۹۵۶)



و۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت نے کبھی دو دو مسلسل جو کی روٹی سے پیٹ نہیں بھرا یہاں تک کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔  
(بخاری و مسلم - مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۲۵۱ شمارہ ۴۹۸)



و۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں شام کو نہ تو ایک صاع گہوڑوں رکھتے تھے اور نہ کوئی غلہ (یعنی صبح کے لیے کسی قسم کا سامان نہ رکھتے تھے) حالانکہ آپ کی تو ازواجِ مطہرات تھیں۔

(بخاری - مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۲۵۱ شمارہ ۴۹۸)





۹۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم  
 نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی  
 شکایت کی اور اپنے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا  
 دکھایا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا  
 پیٹ کھول کر دکھایا تو اس پر دو پتھر بندھے ہوئے  
 تھے۔

ترجمہ: مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۲۵۲ شمارہ ۲۹۶

یا حمیت یا قیوم

الْمَشْرِقُ لِلَّهِ الْقَبِيضُ  
 فَاطَهُ عَمَّا تَرَى السُّجُودَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



۷۱۰۹

ہے تمہارے آقا روحی فداء صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر

اور یہی فقر ان کا فقر تھا۔

اسی پر کل کائنات نازل۔

اور ہمارا فقر ہائے! ہائے!

طعون و مردار سے بھر پور۔

تیل و صرغے کو بھی جگہ نہیں۔

و ما عیننا الا السبلاخ

یا حمیت یا قہیم

المستشد للحق القہیم

فاظہ حق القہیم

واظہ ذوالفضل العظیم

۷۱۱۰

فقر خصائل نبوت میں سرِ قہرست فقر

اس خصلت نے دنیائے دہل کی ہر خصلت  
کو ماست کر دیا۔

حضرت آدم علیہ السلام صلی اللہ کی اولاد کو  
اسی خصلت کی بنا پر آبدار و تاجدار کیا۔

اور ہم میں اس کا نام تک نہیں نشان  
تک نہیں۔ ماضی کی داستان ازبر کیے جاتے  
اور دل بہلائے جاتے ہیں۔

فقر کی میراث کا وارث فقیر ہوتا ہے  
اور فقر کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا مگر اللہ  
اور صرف اللہ

یہ تھی امد ہے طریقت کی راہ۔  
جب بھی کوئی اس پر چلا، کائنات نے  
اس کا احترام کیا۔ یا سحیح یا ہتیم

المستند للحق القسم  
عالمہ سیدہ الزکریا  
وافقہ ذوالفضل العظیم



فقر کی یہ خصلت جب تک باقی رہی، چمکا رہا  
دھکا رہا۔ جب سے رخصت ہوئی، ہر شے رخصت  
ہوئی۔ نام باقی تھا، وہ بھی نہ رہا۔ اے ہم نشین !  
عجب یہ کہ اس کا احساس تک نہیں آیا حتیٰ یا قیوم

المستند للحق القسم  
عالمہ سیدہ الزکریا  
وافقہ ذوالفضل العظیم



آدمیت مجہول تھی، جدوجہد ہی کی بدولت

انسانیت کہلائی

انسانیت کا عروج — بشریت

بشریت — حق کی صداقت کی ترجمانی

یا حییٰ یا قیوم

الْحَيُّ الْقَيُّومُ

عَالِمُ الْغُيُوبِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



مذموم عادات — شیطان

خصائل نبوت — سرِ سرِ رحمان



ناشکری — مذموم تر



شکر ہی کی بدولت انسانیت عروج پذیر ہے۔

شکر — انسانیت و بشریت کا بہترین اعزاز

اعلیٰ درجہ کا شکر — اعلیٰ درجہ کا فخر

شکر میں شکوہ نہیں جڑتا۔  
شکوہ، شکر کو کھا جاتا ہے۔

میرے شیخ الشیوخ نے فرمایا :  
فخر کے تین مدارج ہیں

۱۔ کمترین رضا پر راضی رہنا

۲۔ میانہ فَأَصْبِرْ صَبْرًا جَمِيعًا

۳۔ اعلیٰ ترین ہر حال میں شکر گزار رہنا

ذکھ کرنا نہ کچھ کہنا۔ مزاجِ یار میں رہنا۔ وما علینا الا البلاغ

یا حییۃ یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَرَحْمَتُهُ

وَإِلَّا لَفِطْرًا خَسِرْنَا هَاهُنَا وَهَاهُنَا مُرْجًا

۷۱۲

دین کا علم سادہ ، عام فہم -  
 حلال و حرام کی عبارت ایک صفہ پستل -  
 امر و نہی واضح -

جو کرتا نہیں ، لکھو کہ با صفات کی تاویلات و  
 تشریحات پہ بھی غیر مطمئن اور الجھن کا شکار -  
 جو ظاہر پہ کار بند نہیں ، باطن پہ کیونکر ہو سکتا ہے ؟

امر و نہی ————— ظاہر  
 باطن ————— وہی

باقی سب تشریحات و تاویلات  
 کوئی نافع ، کوئی غیر نافع - بلحاظ تقییم

الحمد لله رب العالمین  
 والصلوة والسلام  
 و آلفہ ذوالفضل العظیم

۷۱۵

توبہ واستغفار دھتے رتے عمر یتیں  
 نہ توبہ کی، نہ استغفار۔  
 اگر توبہ کر لیتا، توبہ کا باب ختم ہو کر کسی اور  
 باب کی تمہید بنتا۔  
 توبہ واستغفار ہر باب کی مفتاح اور توبہ و  
 استغفار کی برکت ہی سے ہر باب روشن  
 ہو کر جلو گایا۔ یاحییٰ یاحسین

الحمد لله الذي تقسم  
 ما له سبحانه وتعالى  
 والله ذو الفضل العظيم

۷۱۶

ہر آسانی کتاب  
 تو راست  
 زبرد



## انجیل اور

قرآنِ کریم و عظیم و حکیم نے آدمیت و  
انسانیت و بشریت کی بلندی و سر فرازی کا  
موجبِ توبہ و استغفار ہی کو قرار دیا اور  
توبہ و استغفار ہی کی بدولت مجددات و  
برکاتِ البیہ کا ظہور ہوا۔

و ما علینا الا البلاغ

یا حییٰ یا قیوم

المستشهد للحق العظیم  
عاطفہ عظیمہ الرحمۃ

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ



حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر  
میرے آقا رومی فداء صلی اللہ علیہ وسلم تک

ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں نے  
انانیت کو اسی مزدور جانفزا سے روشناس  
فرمایا۔ یا حجت یا حیدم

المختار للحق القسم  
عالمہ محمد الزکریا  
واقفہ ذوالفضل العظیم

۴۱۸

میرے پیرو مرشد شاہ حکیم شاہ ولایت  
امیر الحسن قدس سرہ العزیز کی حاضری میں دہلی  
والی کی توبہ کا تذکرہ ہوا۔ وہ ایک مدت  
اسی حال میں قسمت کے منتظر رہے۔ حتیٰ کہ وہ سعید مسود  
مبارک ساعت آن پہنچی اور اس شب انہوں  
نے توبہ کی۔ ایسا سجدہ کیا اور ایسی توبہ کی کہ صبح  
کا غلطہ بلند ہونے سے پہلے پہلے مقبول ہو کر اللہ  
کے مقبول بندوں میں شمار ہوئے۔



دہلی والوں کا تذکرہ اکثر مقالات کی زینت  
بناتا رہتا ہے۔ وہ اس طرح ہے کہ دہلی والوں  
کا اسم شریف الطاف حسین تھا۔ قرآن کریم کے  
قاری تھے۔ ماشاء اللہ !

مام عزتِ اکرام سے مشرف تھے۔ اپنی عبادت  
کے سردار تھے۔ جماعت کے تمام کھڑے  
آپ کو کپڑے کا تاج پہناتے اور کہا کرتے  
یہ ہمارے بادشاہ کا بیج ہے۔



ہم مہکونامی خادم کو نظر انداز نہیں کرتے۔ وہ  
ان کے وفادار خادم تھے۔



اللہ میرے آقا رومی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی سفارش و شفاعت سے ہم خاک  
نشینوں کو بھی اس توبہ کی سعادت سے  
مشرف فرمائیں۔ آمین

یا حییٰ یا قیوم

الْمُسْتَعِذُّ بِالْحَقِّ الْقَائِمِ  
عَالِمِ خُصُوصَاتِ الْكَوْنِ  
وَإِلَهُ ذِكْرِ الْعَمَلِ الْعَظِيمِ

۷۱۹

الْقَمْتُ السَّامِ وَالذِّكْرُ الدَّامِ

ناسوت و

ملکوت و

جبروت و

لاہوت

کی جملہ تشریحات کا ترجمان۔

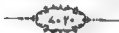
جملہ مقامات و درجات سے بالا و بے نیاز

یا حجت یا حقیق

المستند للحق القیوم

عالم غیب الارباب

واظن ذوالفضل العظیم



مرد جہاں بھی آتے اور جاتے ہیں، خاموش  
بیٹھ جاتے ہیں۔ مستورات جہاں بھی کہیں آتی  
ہیں، آتے ہی طوفان برپا کر دیتی ہیں۔ اپنی اپنی  
داستانیں کھول کر اور دم چاڑھتی ہیں۔



اے

بیٹھے

ایسے مقامات پر ذکر کے سوا کوئی ذکر

نہ کیجئے۔ دُعائے کر تشریف لیا ہے۔

یا حجت یا حسیم

الحسنة علی من علیہ  
عاقبة حسنة الذر فیه  
واقعة ذوالفضل العظیم

۴۱۲۱

تقریبات میں کوئی نہ کوئی ایسا فتنہ مزور  
ہوتا ہے جو تقریب کی برکات کو اڑا دیتا ہے۔

ترہین آمیز حرکات و اشارات مذہب ترین ہوتے  
ہیں، مت کیا کرو۔ یا حجت یا حسیم

الحسنة علی من علیہ  
عاقبة حسنة الذر فیه  
واقعة ذوالفضل العظیم

۴۱۲۲

صدقات و خیرات پر دوسے میں دیا کرو اور

نام تک نہ لیا کرو۔



اللہ لا بھتاج ہے۔

اللہ کی مخلوق کی خدمت ہی اللہ کی خدمت  
گردانی جاتی ہے،  
ورنہ اللہ کی کوئی کیا خدمت کر سکتا ہے؟

یا حیت یا قیوم

المستند علی القیوم

عاشق عبد القاری

واللہ ذو الفضل العظیم



چڑی ایک کمزور ترین مخلوق ہے اور

صدیوں سے بے آباد کھانڈوں کو ان کی

پہچان ہٹ ہی نے رونق بخشی ہوئی ہے۔

المستند علی القیوم

واللہ ذو الفضل العظیم

اللہ کے بندوں نے اللہ کی مخلوق کے لیے  
وہد تو نے بند کر کے رکھ دیا :

خیانت نہیں تو کیا ہے :

بخیل نہیں تو کیا ہے :

اور جھُل کے کہتے ہیں :

کسی بھی شے کو جمع کر کے مت رکھ

مٹے ہی حقداروں کو دے دیا کر

اگر تو نے ایسا کیا

اور جس نے بھی کیا

طریقت کا علم بند کیا۔

یا حمت یا حیرم

المستند الحق القیوم

عالمہ حمید الرحمن

واللہ ذو الفضل العظیم



قرارِ طریقت الانبیاء علیہم السلام کے  
مستند ہوتے ہیں، تو کلت علی اللہ زندگی  
بسر کرتے ہیں اور کل کے لیے کوئی بھی  
شے جمع کر کے نہیں رکھتے۔

ہر دم کو آخری دم تصور کرتے ہیں  
کل کی فکر کبھی نہیں کرتے۔

یقین رکھتے ہیں کہ اللہ ہر ذی روح  
کو ہر روز روزی دیتا ہے۔

کہنا نہایت سہل  
کرنا نہایت مشکل

یہ تر بازی ہے  
بتا کن جیتے گا ؟

یا حنیئہ یا فقیوم

المکتشف للحق القیوم

عالمہ سعید الدار السج

واظہ ذو الفضل العظیم

۴۱۳۶

جمع کرنا انسانی فطرت ہے اور  
جمع کی کوئی حشد نہیں ۔  
جمع کرتے عمریں گزریں ،  
کبھی ختم نہ ہوئی ۔

جمع کر کے تو دیکھ ہی لیا  
خرچ کر کے دیکھ

فی سبیل اللہ اخراجات — عجایب غرائب  
غریب و مکیں کی خدمت — عقد و کثا۔

کسی بھوکے کو کھلا کر تر دیکھ  
رحمت کے وہ در، جو کبھی نہیں کھلتے،  
کھل جائیں۔ یا حبیبِ یاقین

الحمد لله الذي  
عافه سيدنا محمد  
والله ذو الفضل العظيم

۷۱۶

شیطان — معلم الملائک  
جبریلؑ — اس کے تمیز

ہر نبی کی نبوت میں موجود رہا  
اور حضرت آدم علیہ السلام

سے لے کر اس وقت اور آئندہ  
قیامت تک ہر ولی کے ہمراہ  
ہمسفر رہا اور رہے گا۔

بتا تو سہی کوئی اسے کیونکر ہمراہ  
سکتا ہے ؟

صرف اور صرف اللہ کی توفیق و  
غایت پر موقوف - یا حییٰ یاقیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي تَقْسِمُ  
عَالَمُهُ حَيْثُ لَا رَقَبَ  
وَإِنَّهُ ذِكْرُ الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۱۲۸

عالم دین کا طبیب ہوتا ہے  
اور

دُنیا — دین کی بیماری



اگر طبیب ہی بیمار ہو تو بیماروں  
کا علاج کیونکر ہو ؟

یا حجت یا قتیرم

المستند للعقود القسم

عالمہ حمید الرحمن

واللہ ذو الفضل العظیم



اللہ اول و آخر و ظاہر و باطن  
میرے آقا روحی فداء صلی اللہ علیہ وسلم  
بھی اول و آخر و ظاہر و باطن ہیں۔

یا حجت یا قتیرم

المستند للعقود القسم

عالمہ حمید الرحمن

واللہ ذو الفضل العظیم

۷۱۳۰

جس مال نے اوڑک ختم ہی ہو  
 جانا ہے ، ابھی ختم کر کے سُرخرو ہو۔  
 اپنے مال کو داغدار مت کر۔ داغدار  
 چیز میں پہلی کی سی برکات نہیں ہوتیں

یا سحیح یا قسیم

الحسنہ لعلی حسنہ

عالمہ حبیب الرحمن

واللہ ذو الفضل العظیم

۷۱۳۱

کریم جس بھی نام میں آیا ،  
 فقیر پھولے نہ سبایا۔  
 کریم بن کر کرم کا مظاہر کیا۔  
 کرم کی جس بھی لغت کو کھولا ،

کریم کو موجود پایا۔

یا حجت یا قیوم

الْمُسْتَقْدُّ لِلْحَقِّ الْقَائِمِ  
عَالِمِ الْغُيُوبِ  
وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۱۲۲

جب بھی کسی نے تیری عزت کو پکارا  
اسی وقت جبروت کا نزل ہوا  
مکروب کی فریاد رسی ہوئی۔

یا حجت یا قیوم

الْمُسْتَقْدُّ لِلْحَقِّ الْقَائِمِ  
عَالِمِ الْغُيُوبِ  
وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۱۲۳

ذکر کی بدولت — شکر  
غنیات کا ادب — شکر

غایت ————— امانت  
ہر دو کی حفاظت لازم و ملزوم۔

یا حجت یا قیوم

المستند للعز القیوم  
عالم حجاب الزکی  
وافظ ذوالفضل العظیم

۷۱۳۴

خیالات جب پک جاتے ہیں ،  
طشتریوں میں بچ کر دسترخوان کی زینت بن  
جاتے ہیں۔ یا حجت یا قیوم

المستند للعز القیوم  
عالم حجاب الزکی  
وافظ ذوالفضل العظیم

۷۱۳۵

قرآن کے نزدیک ذکر و فکر و شکر میں  
محمود منہمک رہنا



وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ  
کی مستبُول الاسلام تشریح ہے۔

یا ذَا الْفَضْلِ الْعَظِيمِ  
یا حَیُّ یا قَیُّوْمُ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ  
عَالِمُ الْغُیُّوْبِ  
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۱۲۶

یہ مانہ لذیذ ترین کن دسٹومی ہے،  
ہر کس و نا کس کو کیوں ٹٹائے جا رہے ہر؟

اس دسترخوان کی کوئی بھی چیز میری نہیں،  
ان ہی کی عنایت کردہ ہے۔  
ان کی تقسیم میں بخل نہیں ہوتا،

ہر کسی کے لیے عام ہوتی ہے۔

یا حیت۔ یا قیوم

الْحَيُّ الْقَيُّومُ

عَالِمُ الْغُيُوبِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۱۳۷

جب تک سب سیر نہیں کرتے ،  
دستر خوان بچار ہوتا ہے ۔ بھوکے رکھنا اس  
دستر خوان کا دستور ہی نہیں اور ان کی  
شان ہی نہیں ۔ یا حیت یا قیوم

الْحَيُّ الْقَيُّومُ

عَالِمُ الْغُيُوبِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۱۳۸

دین سے لاپرواہ ہو کر دنیا کی طرف مائل ہوا۔

جب مر گیا، دین نے بھی اس کی  
کرتی پردا نہ کی۔ پردا ہی کی بدولت  
پردا ہوتی ہے۔

جینے والو! دین کی طرف آؤ۔  
یہ دنیا جس پہ پھولے نہیں ساتے،  
سب سے بڑھ کر بے دفا ہے اور  
بے وقائی اس کی فطرت۔

جس کام کے لیے تجھے پیدا کیا،  
کرتے کو کہا،  
وہ کیوں نہیں کرتے؟ یا حسین

المستند للحی القیم  
عاشق حیدر اللہ  
واقف ذوالفضل العظیم

۷۱۳۹

میں بار کہنا کثرت کا کمترین درجہ ہے۔  
 بار بار کہنا اور کہتے ہی رہنا  
 شکر ہے اور  
 شکر کی کوئی حد نہیں ہوتی۔  
 شکر پر شکر ————— اعظم درجہ کی عنایت۔  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا حَلِيبًا  
 مُبَدَّلًا كَأَفْنِيهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَمَنْزِلُ  
 يَاحَيِّ يَاقَيُّمُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي تَبَسَّمَ  
 عَالَمَهُ حَسْبُكَ الرَّحْمَنُ  
 وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۱۴۰

اپنے رب سے جو چاہے کہہ،

میرے آقا روحی نذہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے حضور چپ رہ

یا سحیت یا حیتیم

الحمد لله الذي  
عاطه حجاباً لا يورث  
وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۱۴۱

جو دنیا سے کنارہ کش ہوا ،  
اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
سے ہمکنار ہوا

یا سحیت یا حیتیم

الحمد لله الذي  
عاطه حجاباً لا يورث  
وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۱۴۲

تبر دنیا کی آغری اور غمگینی کی پہلی منزل ہوتی ہے

اہلِ قبور کیلئے بہترین دیر استغفار اور  
بھوکے کو کھانا کھانا ہے۔

یا حییٰ یا حنین

الْمَشْفِقُ عَلَى الْقَتْلِ  
عَاطِفٌ بِحَبْلِ الرَّحْمَنِ  
وَالْمُؤَلِّمُ لِلْمُتَلَمِّذِ

۴۱۲۲

پُچھل خور ہر کسی کا پردہ چاک کر دیتا ہے  
اگرچہ کوئی ہو، کسی کو بھی معاف نہیں کرتا۔

یا حییٰ یا حنین

الْمَشْفِقُ عَلَى الْقَتْلِ  
عَاطِفٌ بِحَبْلِ الرَّحْمَنِ  
وَالْمُؤَلِّمُ لِلْمُتَلَمِّذِ

۴۱۲۲

پردہ پوشی فقراء کی مثالی خصلت ہے۔

اور

پروردہ پرشی ہی کی بدلت فقرار کو  
اقتیازی شان حاصل ہے۔

یا حیتیا حیتیم

المستند للحق القیوم

عاطفہ لحدیہ الارضین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۷۱۲۵

فقرار کی ہر شے ملک و ملت کی  
میراث ہوتی ہے، کس فرد و واحد کی  
نہیں۔ یا حیتیا حیتیم

المستند للحق القیوم

عاطفہ لحدیہ الارضین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ



۴۱۳۶

الْتَوْبَةُ وَالْإِسْتِغْفَارُ کی برکت سے  
اَلصَّمْتُ اَلْكَام

اور الصمت الِقام کے زمرے ذکرِ دوام  
اور ذکرِ دوام — مُوْتَوًّا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا  
کا اولین معنی — یا حیاتِ یا حیاتیم

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا فضل  
والله ذو الفضل العظيم

۴۱۳۷

یہ دم — آخری دم  
یہ رات — آخری رات اور  
یہ دن — آخری دن ہے  
یا حیاتِ یا حیاتیم

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
والله ذو الفضل العظيم



۴۱۳۸

## افکارِ تہذیب

حال کا استقبال کر اور  
ماضی و مستقبل کو مع میں جلا۔

یا حیات یا حیاتیم

الحمد لله الذي قسم  
فان حياؤنا قد جد  
وافقه ذو الفضل العظيم

۴۱۳۹

کھا

کھلا

بچا کر مت رکھ

کل کی روزی کل ملے گی۔ یا حیات یا حیاتیم

الحمد لله الذي قسم  
فان حياؤنا قد جد  
وافقه ذو الفضل العظيم

۷۱۵۰

آدیت کا اکرام — فرض

آدین — حرام

المستشد للحن الفقہم  
عائذہ حسبا لکرامہ  
واقفہ ذوالفضل العظیم

۷۱۵۱

پہڑے نے بادشاہ کو دمکی دی :-

خبردار رہنا؛ تیرے محل میں

مسجد کے کچھ پھیک دوں گا !

یا محبت یا متہم

المستشد للحن الفقہم  
عائذہ حسبا لکرامہ  
واقفہ ذوالفضل العظیم



۷۱۵۲

برہمنی گئی سی رام رام جپنے  
پے گئے دیساں دے معاملے

یا حجت یا قیوم

المستند الحق القیوم  
عالمہ حجاب الارض  
واسعہ ذوالفضل العظیم

۷۱۵۳

بتا! یہ دُنیا نہیں تو کیا ہے ؟  
سیاست نہیں تو کیا ہے ؟  
اکس سے وہ ہو۔ یا حجت یا قیوم

المستند الحق القیوم  
عالمہ حجاب الارض  
واسعہ ذوالفضل العظیم



۷۱۵۳

علم نے جہل کی ہمیشہ مذمت کی،  
 کبھی تحسین نہ کی۔ یہ نہ سمجھا کہ جہل ہی  
 کی بدولت برکت ہوتی ہے،

یا حجت یا قسیم

المستند للہی القسوم

عالمہ خیرا لکارتھ

واظہ ذوالفضل العظیم

۷۱۵۵

ان کی بارگاہ میں  
 ان کی اجازت کے بغیر  
 کوئی حاضر نہیں ہو سکتا۔

یا حجت یا قسیم

المستند للہی القسوم

عالمہ خیرا لکارتھ

واظہ ذوالفضل العظیم

۷۱۵۶

جگل کا بادشاہ شیر ہوتا ہے اور  
میکن فقیر یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْقَدِيمِ  
عَالِمِ خَيْرِ الْأَرْقَامِ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۱۵۷

بات تو دور کی بات ہے ، بندے  
کا بندے سے ملنا کافی ہوتا ہے ۔

یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْقَدِيمِ  
عَالِمِ خَيْرِ الْأَرْقَامِ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۱۵۸

زندگی کے ہر دور میں نفس

اپنا تسلط قائم رکھتا ہے۔

یا حییٰ یا قیوم

المستند للہی القیوم  
عالمہ حیا و القیوم  
والملة ذوالفضل العظیم

۷۱۵۹

اللہ کی قدرت اور قوت  
کے سامنے ہر قوت بیچ ہے۔

یا حییٰ یا قیوم

المستند للہی القیوم  
عالمہ حیا و القیوم  
والملة ذوالفضل العظیم

۷۱۶۰

شہر کی ہر شے محدود  
جگل کی لا محدود

ادھر شے جنگل ہی میں تیار ہو کر  
شہر میں آتی ہے۔ یا حبیب یاقیم

المستند للبحر القیوم  
فاضلہ حبیب الرحمن  
واقعہ ذوالفضل العظیم

۷۱۶۱

عرش کے خیالات میں مت الجھ  
اپنے اندر دیکھ  
ہر شے کا ظہور تیرے اپنے ہی اندر موجود۔  
یا حبیب یاقیم

المستند للبحر القیوم  
فاضلہ حبیب الرحمن  
واقعہ ذوالفضل العظیم

۷۱۶۲

ایمان مسلمان کی سب سے بڑی دولت ہے  
جانتے تو ہیں، مانتے نہیں

ہر شے کا وارثدار مانتے پہ  
موقوف ہے۔ یا حبیب یا قیوم

المستند للہم القیوم  
عالمہ حبیب الزمان  
واللہ ذو الفضل العظیم

۴۱۶۳

اللہ ہر جگہ رہتا ہے اور  
ہر گھر میں یا حبیب یا قیوم

المستند للہم القیوم  
عالمہ حبیب الزمان  
واللہ ذو الفضل العظیم

۴۱۶۴

کئی بھی غایت جمال کی نعم البدل نہیں ہوتی۔

یا حبیب یا قیوم

المستند للہم القیوم  
عالمہ حبیب الزمان  
واللہ ذو الفضل العظیم



۷۱۶۵

نیک نہیں ترا سنا بہ بھی نہیں۔

یا حیت یا عتیم

المختص للحم القندوم  
عالم صمد الزرقانی  
وامہ ذوالفصل العظیم

۷۱۶۶

غریبوں کے گھر میں پیسے نہیں ہوتے،  
ڈالنے بیچ کر ہی ضروریات کی چیزیں لیا  
کرتے ہیں۔ یا حیت یا عتیم

المختص للحم القندوم  
عالم صمد الزرقانی  
وامہ ذوالفصل العظیم

۷۱۶۷

سیدنا مختار علیہ السلام

مختار وہ ہے جو دین، دنیا اور آخرت  
میں مختار ہے۔ یا حجت یا قیوم

لَقَدْ عَلَّمْنَاهُ فَاظِنًا  
عَالِمًا حَقًّا رَحِيمًا  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۱۸

تیری کبریائی کے حضور کون و مکاں کی ہر شے  
سرنیگوں۔ یا حجت یا قیوم

لَقَدْ عَلَّمْنَاهُ فَاظِنًا  
عَالِمًا حَقًّا رَحِيمًا  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۱۹

دنیا فناء کا مقام ہے  
دنیا کی ہر شے فنا کی زد میں ہے  
بہر تک دنیا کی ایک بھی شے،  
جو دنیا کہلاتی ہے،

فنا نہیں ہوتی، بقا نہیں پاتی،  
آفر دم تک کش مکش میں مبتلا رہتی ہے

زندگی دم ہے  
دم ہی سے یہ زندہ و قائم ہے۔  
جو دم غفلت میں گزرا — فانی  
جو تیری یاد میں گھورا — باقی  
دم ہی کو فنا اور دم ہی میں بقا ہے۔  
بہترین دم — جو تیری جستجو میں گزرا  
باقیات الصالحات — ما شاء اللہ!  
یا حییٰ یا قیوم

ہر تخم فنا ہو کر ہی اُگتا ہے  
جو فنا نہیں ہوتا، مٹی میں ملتا ہے

گرم دھڑ دھائیں اس کے جوہر کو کسی  
 بھی کام کا نہیں رہنے دیتیں۔  
 ہر دے سے کھا کر ختم کر دیتے ہیں۔  
 یا حیت یا قہیم

اے مالک کون و مکاں !  
 تیری جستجو کے مسافر ہمیشہ گرد آلود رہتے ہیں  
 غبار بنے رہتے ہیں،  
 سفر جاری رکھتے ہیں،  
 لامکاں ہوتے ہیں،  
 بے نشان ہوتے ہیں،  
 یہی انکی زندگی کے گورہتے ہیں۔  
 تیری جستجو کے مسافر،  
 یا حیت یا قہیم !

مرکز بھی نہیں مرتے۔ اپنا سفر  
جوں کا توں جاری رکھتے ہیں۔

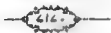
وما عینا الا المبلغ

یا حییٰ یا قیوم

المستند للناس القیوم

واقف خیر الزمر

واقف ذوالفضل العظیم



کھانڈن کی زندگی اعلیٰ درجے کی بندگی  
اور بدترین دنیا ہوتی ہے۔ نہ مانو تو  
رہ کر دیکھو۔

یا حییٰ یا قیوم

المستند للناس القیوم

واقف خیر الزمر

واقف ذوالفضل العظیم

۷۱۷۱

ذکرِ الہی میں ایسا محو ہوا کہ ایسا جھک ہو  
جو نقش کی عمریت کو مات کرے۔

یا حیاتِ یاقیم

الحمد لله رب العالمین

والسلام علی من اتبع الهدی

وآلہٖ ذوالفضل العظیم

۷۱۷۲

پیری مریدی محدود  
بالکل ہی محدود  
چند افتداد پر مشتمل  
اور ذکرِ الہی کی مجلسِ لامحدود  
ارض و سما پہ محیط  
جہاں چاہے، جہر چاہے، نکل جائے۔

ہم وقت جاری و ساری ،

یا حیت یا قیوم

الحمد لله رب العالمین

فاطمہ صدیقہ الزکریا

والله ذو الفضل العظیم

۷۱۷۳

ایک صاحب نے من عن تصدیق کی :  
جب تک لنگر کا یہ فقیہ النال نظام  
قائم رہا اور سہ گاہ عزت و عظمت و بخت  
جوں کی تریں ۔ ماشاء اللہ !

یا حیت یا قیوم

الحمد لله رب العالمین

فاطمہ صدیقہ الزکریا

والله ذو الفضل العظیم



۷۱۷۲

خانقا ہی نظم یہ تھا اور ہے

آج کا رزق آج ہی تقسیم ہر

کس

کھلا

کل کے لیے جمع مت کر۔

کل کی روزی کل ملے گی۔

اد خانقا ہی نظام میں اللہ اللہ کے سوا

کچھ بھی نہیں ہوتا۔

یہ نظام جب بگڑ جاتا ہے، کھیل مچ جاتی

ہے۔ یا حیت یا قیوم

المستند للحق القیوم

والله اعلم بالمرءین

والله ذو الفضل العظیم



۷۱۷۵

توکل مہمیر کا محتاج نہیں ہوتا۔  
توکل بے چارہ کیا تدبیر کر سکتا ہے،  
تقدیر کا مکلف ہوتا ہے۔

یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَلَّمَ هَذَا الْقُرْآنَ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ

۷۱۷۶

اصح السیر محمدین نے مات ہی کر دیا۔  
حضرت امام اسماعیل بخاری بیمار ہو گئے  
طیب متحضر ہوا جس مریض کا تم قارون  
لائے ہو اس نے چالیس سال سے سالن نہیں کھایا۔

یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَلَّمَ هَذَا الْقُرْآنَ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ

۷۱۷۷

حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے علم کی زندگی کو  
 سائبندگی بخشی اور ہر حد کو مات کر دیا۔  
 خلیفہ نے بار بار حاضری کے لیے بلایا  
 انکار پر چسپاں پا ہو کر مذبذب کیا۔

مرحباً مرحباً مرحباً

مکوناً مکوناً مکوناً

مُشرفاً مُشرفاً مُشرفاً

یا حییٰ یا قیوم

لحمہ للہم

فانہ حییۃ

وانہ ذوالفضل العظیم

۷۱۷۸

اپنے نفس کو ذلیل کرنا  
 بات بات پہ کرتے ہی رہنا

کسی بھی خواہش کو اُبھرنے نہ دینا  
پشیمان کرستے رہنا، شرمسار کرتے رہنا  
بندگی ہے۔

جو ایسا نہیں کرتا  
کر سکتے کا محفل بھی نہیں  
باتیں کیا کرتا ہے  
نفس کا پروردہ ہے  
اور نفس اپنے خلاف کچھ بھی کہنے اور  
کرنے کو کبھی پسند نہیں کرتا۔

نفس کی مخالفت ————— بندگی  
اور ازل وابد کی داستانیں نفس ہی کی  
مخالفت کی داستانیں ہیں  
نفس امرِ عزازیل ہے

روح امر ربی  
امر ربی جب نفس پر غالب آجاتا ہے،  
نفس مطیع ہو کر فرمانبردار بن جاتا ہے۔

یا حییٰ یا قیوم

الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ  
عَالِمُ سِرِّ الْأَرْقَامِ  
وَالَّذِي لَا يَخْلُقُ الْعَظِيمُ

۱۶۹

تن میں رہتے ہو  
من میں رہتے ہو  
رہنے کو ترستے ہیں !

یا حییٰ یا قیوم

الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ  
عَالِمُ سِرِّ الْأَرْقَامِ  
وَالَّذِي لَا يَخْلُقُ الْعَظِيمُ

۷۱۸۰

میں اس لیے اور صرف اس لیے  
تم سے دُور رہتا ہوں کہ کہیں  
مجھے خرافات و وہابیات میں مبتلا نہ کر دو۔

یا حَیُّ یا قَیُّوْمُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَالِمُ الْغُیُّوْبِ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۷۱۸۱

اجتماع میں شہرت ہوتی ہے  
شہرت — فتنہ کا موجب

یا حَیُّ یا قَیُّوْمُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَالِمُ الْغُیُّوْبِ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۷۱۸۲

مجھے ”بابا جی سرکار“ کہہ کر

شہ سار نہ کیا کرو۔

نہ پیر ہیں نہ فقیہ،

ذکر الہی کی مجلس کے میر ہیں، ماشاء اللہ:

یا حیات یا قیوم

المستغنی عن القسم

عاقبہ حیات و قیوم

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۱۸۳

مخلوق سے فارغ ہو کر خالق کی طرف آ۔

خالق کی سب سے بڑی عنایت مخلوق کی

خدمت ہے اور خدمت میں ہر شے

شامل ہے۔ یا حیات یا قیوم

المستغنی عن القسم

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۱۸۴

خیال ایک نُکتہ ہے  
نُکتہ تک محدود رکھ  
ادل بدل سے مغنوں کی ماہیت  
ختم ہو جاتی ہے  
یا حیت یا قیوم

المختار من القشور  
عائدہ صمدیہ  
وظائف ذوالفضل المنظم

۷۱۸۵

اس تن میں تو  
اس من میں تو  
ہوا اولیٰ ہوا آخر  
ہوا اظہار ہوا مباطن  
تو ہی تو

غیریت ——— احدیت کی عند

احدیت میں غیریت نہیں ہوتی۔

سماسکتی ہی نہیں۔

غیریت کے باعث تن و من میں ددی۔

احدیت ——— جلال و جمال کی منظر

یہ احد ہے ، یہ غیر

وما عیننا الا ابلاغ

یا حجت یا قیوم

المنشد لاجل المقدم

عاطف حیدر اللہ رقیب

والله ذو العرش العظيم

۷۱۸۶

اصح الصمت التام

والذكر الدوام



کے دُور سے غیریت کا دور  
احدیت کا ظہور، ما شاء اللہ !

یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَالَمُ غَيْبَاتِ الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ وَالْفَضْلُ الْعَظِيمُ

۴۱۸۴

اصح الصمت اقام  
والذكر الدوام کی  
برکات کا منتظر رہ  
منزل کتنی بھی دُور ہو  
کوئی دُور نہیں  
یہ پہنچا ، یہ پہنچا ، یہ پہنچا

یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَالَمُ غَيْبَاتِ الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ وَالْفَضْلُ الْعَظِيمُ

۷۱۸۸

صبح الصمت التام  
 والذكر الدوام  
 کے عزم بالجزم  
 کی برکات کا ظہور  
 اپنے تن میں دیکھ  
 اور من میں دیکھ  
 باہر کوئی شے نہیں  
 ہر شے اندر ہی سے پیدا ہوتی ہے۔  
 یا حیات یا قتیم

الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

والله ذو الفضل العظيم

۷۱۸۹

جب کوئی مر جاتا ہے ،

اُسے کچھ مت کہا کرو ،  
اللہ کے حوالے ہوتا ہے۔

یا حَیُّ یا قَیُّوْمُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

عَافَنِي فِي هَذِهِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۱۴۰

عُدائی امورِ محمد مرتبے ہیں۔  
ماسوا کی مداخلت سے مُبرا۔  
یگانہ و بیگانہ ہر ایک کی دسترس  
سے بالا۔

قُدرت جو کمر داتی ہے — کرتے ہیں ،  
کرنے پہ مجبور ہوتے ہیں  
اور

قدرت ہی کی حکمت کے تحت  
محو عمل رہتے ہیں۔ یا سحی یا شرم

القدرت قدرتی حقیقت  
عالمہ حیدر آباد  
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۱۹۱

تایخ کا دار و مدار مورخ کی صوابدید  
پہ منحصر ہوتا ہے۔ بعض اوقات  
نظریاتی اختلافات کے باعث  
اصل حالات منہج کر کے  
یا عقیدت و محبت کی وجہ سے  
مبالغے کی حد تک جھوٹ شامل  
کر کے غلط بیانی سے کام لیتا ہے  
اس لیے کسی کی خوبی کو خامی اور  
کسی کی خامی کو خوبی میں شمار کر لیا جاتا ہے

نورخ غیر جانب دار ہو  
تبھی اصل واقعات علم میں آسکتے ہیں،  
کسی اور طرح ہرگز نہیں۔ یا حجت یقینم

الحق عند الحق المقدم  
عادلہ حیدر الرحمن  
والله ذو الفضل العظیم

۴۱۹۲

اگر تیری قسمت میں میرہ اور مٹھائیاں ہوتیں،  
خوب کھاتا اور پہرانا بن جاتا۔ یا حجت یقینم

الحق عند الحق المقدم  
عادلہ حیدر الرحمن  
والله ذو الفضل العظیم

۴۱۹۳

یہ بندہ کسی کی لکھی ہوئی اور کہی ہوئی بات  
کو اپنی بات بنا کر  
دیکھنے کا

عادی نہیں، اپنی ہی بات کا مکلف

ہے۔ یا حیت یا حیم

المستند للحق القسود

عاقبہ حجة الاربعة

والله ذو الفضل العظيم

۷۱۹۲

فرقہ جات قدور کی بات ہے، میں کسی کافر  
کو کافر نہیں کہتا۔ امید رکھتا ہوں کہ ایمان  
اس کافر کو قبول فرمائے۔ یا حیت یا حیم

المستند للحق القسود

عاقبہ حجة الاربعة

والله ذو الفضل العظيم

۷۱۹۳

صدقات و خیرات دینے والا قاغ

دلائے والا ————— دلال

تقسیم کرنے والا ————— ذمہ دار

کس کو فے ؟ کتنا فے ؟

یا حیت یا قتیم

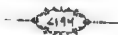
فقرا اپنی جان کے سوا کچھ بھی نہیں رکھتے  
ذکر الہی کرتے ہیں ، دین کی دعوت تبلیغ  
اور مخلوق کی بے لوث خدمت کرتے  
ہیں اور یہی ان کا صدقہ ، انشاء اللہ !

یا حیت یا قتیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

عَلَّمَ هَذَا الْقَارِئَ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ



تو شعر میں پڑھتا ہے میں جنگل

میں ۔ جس وقت

آفساغ ہوتا ہے، میں معزوف۔

یا سحیت یا قیوم

المستند للحق القديم  
عالمہ خیر الزکریا  
والله ذو الفضل العظيم

۷۱۹۷

صدقے کر فقیر کر مطمئن کیا ؟  
صدقے کر کیونکر مطمئن ہو سکتا ہے ؟  
فقیر اللہ کو پاکر مطمئن ہوتا ہے۔

یا سحیت یا قیوم

المستند للحق القديم  
عالمہ خیر الزکریا  
والله ذو الفضل العظيم

۷۱۹۸

زکوٰۃ کی رستم جیب میں ڈال کر  
پھولے نہ سمایا۔



ہائے اے اے !  
اس سے تو بدرجہا بہتر تھا کہ  
کسی کے برتن دھو کر کھاتا۔

یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَدِيمِ  
عَالِمِ الْغُيُوبِ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۱۹۹

مُسَبِّحٌ قَدْ وَكَّلَ نَعْبُ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ

میری سوچ تو بھی بول  
تراقلیم کی حکمران ہے  
بولتی کیوں نہیں ؟ یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَدِيمِ  
عَالِمِ الْغُيُوبِ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۶۰۰

جو سکون و راحت سڑک پر روڑی  
کوٹنے والے مزدور کو حاصل ہے،  
سلطان کو بھی نہیں۔

یا حیت یا قسیم

المستشهد للحی القسیم  
عافہ سعید الزرقانی  
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۶۰۱

مکدّر

ترین اکیمز حرکات و اشادات مذموم ترین  
ہوتے ہیں، بدترین ہوتے ہیں کبھی مت کیا کرو۔

یا حیت یا قسیم

المستشهد للحی القسیم  
عافہ سعید الزرقانی  
واللہ ذو الفضل العظیم

ثراب طے نہ ملے ، لینے والے کی حاجت  
ہلاری ہوئی اور یہ بہترین ثواب ہے

مطلق رہ ! ایسے دسترخوان کا  
کارندہ کبھی نامراد نہیں ہوتا۔  
بامراد ہوتا ہے ، بامراد رہتا ہے ،  
ماشاء اللہ !  
یا حییٰ یا قیوم

المکتبۃ العلمیۃ القیوم  
مطبعہ حیدرآباد دکن  
۱۴۱۸ھ ذوالحجۃ الثانیۃ



۴۲۰۳

زندگی کی ہر ساعت — عارضی، فنا پذیر  
کسی کے لیے — سید مسعود  
کسی کے نزدیک — منحوس

یا حیت یا قیوم

الحمد لله رب العالمین  
عافہ حیدر ارقیب

والله ذو الفضل العظیم

۴۲۰۴

جب کوئی دنیا سے دُھ کیا جاتا ہے  
اللہ کے قریب ہوتا ہے — قریب تر  
اور اللہ کی قسم! یہ بالکل سچ ہے۔

یا حیت یا قیوم

الحمد لله رب العالمین  
عافہ حیدر ارقیب

والله ذو الفضل العظیم

۴۲۰۵

خانقاہ برلی :  
میر انعام داہیں لا  
قرآنِ اولیٰ کی برکات میرے ہمراہ ہرنگی  
یا حیت یا فیتیم

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا فضل  
وإله ذو الفضل العظيم

۴۲۰۶

ذکرِ الہی کی مجلس اللہ کی مجلس ہوتی ہے ۔  
مُحَلِّ مت ہوا کرو ۔ یا حیت یا فیتیم

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا فضل  
وإله ذو الفضل العظيم



۷۲۰۷

اُدھر مڑے کہ دغا کر فارغ ہوئے،  
اُدھر حسبِ معمول مشغول !  
یہ ہے حجابِ اکبر !

یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَاقَبَ خِيعَةَ الرَّكْبَةِ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۲۰۸

مال و دولت کو آتے مت دیکھ، جاتے  
دیکھ۔ کہاں کا مال، کہاں کہاں پہنچا۔ !

یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
عَاقَبَ خِيعَةَ الرَّكْبَةِ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۲۰۹

دوست کی دوستی میں کسی ادا کو  
شریک مت بنا، صرف  
دوست تک محدود رکھ، یا حبیب یا قییم

المستند للہی القیوم عاقہ حیرانہ

وانہ ذو الفضل العظیم

۷۲۱۰

علم نے کیا نمونہ دینا ہے  
عمل ہی علم کا نمونہ دیا کرتا ہے

اگر عمل کو علم کی فضیلت کا پتہ ہوتا

سُنتے ہی جھنڈے گاڑ دیتا۔ یا حبیب یا قییم

المستند للہی القیوم

عاقہ حیرانہ

وانہ ذو الفضل العظیم

۷۲۱۱

ترجید میں قبض و بسط یکساں ہوتے  
ہیں۔ یا حیت یا قیوم

المستشهد لسانی القسم  
عاطف حیدر کار قادیان  
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۲۱۲

مہر کلام و کلام کی ابتدا  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
و لا حول و لا قوۃ الا باللّٰہ العلیٰ العظیم  
سے کیا کرو۔ برکات کا نزول،  
نخواست کا فرد یا حیت یا قیوم

المستشهد لسانی القسم  
عاطف حیدر کار قادیان  
واللہ ذو الفضل العظیم



۷۲۱۳

لاحول ولا قوۃ الا باللہ  
 ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

العلیٰ العظیم  
 معرفت کی ابتدا

اور اسی پر استقامت — انتہا

یا حیت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَفْتَرِیْهِ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ فَصْلُ التَّحْلِیْمِ

۷۲۱۴

ہم نہری کھتانوں میں خانہ بدوش مسافر ہیں  
 ذکرِ الہی کرتے ہیں  
 دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ اور  
 غلوں کی بے لوث خدمت۔

یہاں جو چیز تیرے نزدیک دُنیا ہے

لے لے

نہ آٹا نہ دال ، نہ نمک نہ مرچ

نہ ہلدی نہ مسالہ ، نہ گھی نہ چاول

نہ چائے نہ چینی ، نہ سونا نہ چاندی

نہ ہیرے نہ جواہرات

نہ دانٹ نہ گھوڑی

نہ گائے نہ بھینس ، نہ بھڑ بکری نہ مرنی

نہ کار نہ سکوتر ، نہ بس نہ ٹرک

نہ دیگن نہ بائیکل ، نہ ٹیلی فون نہ وی سی آر

نہ زمی نہ جائیداد ، نہ منقولہ نہ غیر منقولہ

کوئی پیسہ بھی نہیں رکھتے

نہ گھر میں نہ جیب میں

نہ ہی کسی جیکب میں

احباب کا جھرمٹ و جھوم  
اور لنگر مست

جب طیب رزق ملتا ہے، کھاتے  
ہیں اور کھلاتے ہیں۔ ماشاء اللہ !  
اَللّٰهُمَّ اَكْفِنِيْ بِحَدِّكَ عَنْ حَرَامِكَ  
وَ اَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَنْ مَوَاكِ  
آمین یا حیی یا قیوم

المستند للحق القیوم  
مفتی محمد رفیع  
واللہ ذو العرش العظیم

۴۲۱۵

دنیا سے دلوں کے خیالات کو بجا جمع کر کے  
ایک خیال مرتب کیا، خیالات برے :  
یہ میرا خیال ہے یہ اُن کا، یہ اس کا یہ اُس کا ،  
تیرا اپنا کوئی بھی خیال نہیں۔

خیال اپنا وجود رکھتا ہے، کسی کی  
نقل کر کبھی مستبرل نہیں کرتا۔

جس کتاب میں کسی کا اپنا خیال موجود  
نہیں ہوتا، کوئی اثر و تاثر نہیں رکھتی،  
لودی ہوتی ہے۔

خیال وجود ہوتا ہے، کسی بھی خیال کو  
اپنے خیال میں وارد ہر لے نہیں دیتا،  
وما عینا الا ابلاغ

یا حیت یا حیدم

المتفرد للحق القیوم  
وہ جامعہ عالم  
وہ ذوالنفس العظیمة

۷۲۱۳

تیری کتاب — دُنیا بھر کے خیالات  
کا جمع ہے۔ یہاں تک کہ انگریز مفکرین  
کے خیالات کو اپنے خیال میں مدغم کیے  
ہئے ہے۔ گویا اپنا کوئی بھی خیال نہیں

وما عیتنا الا لبلاغ

یا حجت یا قسیم

المَشْهُدُ عَلَی الْغَیْبِ مَا شَهِدَ خَیْرُ الْمَرْئِیْنِ

وَاللَّهَ ذُو الْعَرْشِ الْعَلِیْمِ

۷۲۱۴

دیکھتے نہیں تیرا مضمون جا بجا بکھڑا ہے  
سر کہیں ، دھڑ کہیں

کسی میں بھی ربط نہیں ! یا حجت یا قسیم

المَشْهُدُ عَلَی الْغَیْبِ مَا شَهِدَ خَیْرُ الْمَرْئِیْنِ

وَاللَّهَ ذُو الْعَرْشِ الْعَلِیْمِ

۷۱۸

میر و سلطان سے دُوری — اہل مَضَلّی

یا حیاتِ یاقین

الحمد لله رب العالمین

فاطمة علیہ السلام

والله ذو الفضل العظیم

۷۱۹

مُبْتَصِرِ مَرَفِ عَالِ ہِی کو دیکھ کر تبصرو کرتا ہے،  
بِیْن دیکھے نہیں

قرآنِ کریم دُستِ مَطہَر کی شہادت ہی مستبر  
ہوتی ہے۔ یا حیاتِ یاقین

الحمد لله رب العالمین

فاطمة علیہ السلام

والله ذو الفضل العظیم

۴۲۰

قرآنِ حکیم  
 قرآنِ کریم  
 قرآنِ مجید  
 قرآنِ حمید

رابطہ مابین آیات  
 ایک آیت دوسری آیت کی تفسیر

یا حیت یا قیوم

الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ

قَامَهُ صَبْرٌ لَا يَزُولُ

وَأَنَّ ذُوَ الْفَضْلِ الْمَطِينِ

۴۲۱

بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو اللہ کو بے حد  
 پسند ہوتی ہیں اور وہ دُنیا جہاں کی باتوں کو  
 مات کر دیتی ہیں۔ ایسی قیمتی باتیں

قرآنِ عظیم اور سنتِ مطہرہ کی ترجمان  
ہوتی ہیں اور دُنیا نے دلوں کے  
شاہی خزانے مل کر بھی ان کی قیمت  
ادا نہیں کر سکتے۔ یا حیت یا قیوم

المستند لعمی القیوم  
فاہم حیدر الکرم  
واہ ذوالفضل العظیم

۷۲۲۷

فارغ ہو کر ہی اللہ کے کام  
ہوتے ہیں۔ یا حیت یا قیوم

المستند لعمی القیوم  
فاہم حیدر الکرم  
واہ ذوالفضل العظیم

۷۲۲۳

چند آراء کا نسخہ حکماء کا قدیم  
مسلوہ۔



یہی ان کی طبابت کا کمال

یا سحیہ یا قیوم

المستند لعمیق التبحر

عالمہ حسیہ الارواح

والله ذوالفضل العظیم

۷۷۲

دعا کرنا

کرتے ہی رہنا

ہمت و آہ و زاری کرنا

بندگی کی فطرت ہے

ویسے جو کچھ قدر بہ متعدد ہوتا ہے

ہو کر رہتا ہے

نئی کوئی بھی چیز نہیں

سب کی سب ازلی

ارادتِ الہیہ پر موقوف  
ہر شے لکھی ہوئی اور قلم خشک  
یا رب ذالجلال والاکرام !  
کوئی تیرے ازلی فیصلوں کو کیونکر  
تبدیل کر سکتا ہے ؟

دلیالوں کی دُنیا میں عام مشہور ہے  
اور دلیالوں کی کہی ہوئی کوئی بات بھی بھلا کسی کے  
نزدیک معتبر ہوتی ہے کہ جب قلم خشک ہو چکے ہوں گی اور  
بچی ہوئی سیاہی ڈھونڈنے لگے تو  
قلمِ ازل کے زوری فرختے مُبتقی ہونے  
اور دلیالوں نے جبرمٹ ڈال دیا  
نہ ڈوہلو - نہ ڈوہلو - نہ ڈوہلو  
حیرتی مخلوق میں کچھ بندے

تجھ پہ ایسا بھی ناز کرنے والے  
ہوں گے جو تیری رحمت کو  
تیری لکھی ہوئی اقلام تبدیل  
کرنے پہ مجبور کر دیں گے

دیراجی کا فتویٰ مرفوع العلم اللہ زندگی  
کی زندہ آواز ہوتا ہے۔

اے بادشاہوں کے بادشاہ! اگر ایسا نہ ہوتا  
تیری مخلوق کی دُعا والے تجا کس کام آتی اور  
تُو قادی مطلق کیزن کو کہلاتا ؟  
قدرت ہوتی مگر محدود

لُغت میں قادی وہ ہے جو جب چاہے  
جیسا چاہے ————— کرے

کسی کی کوئی روک اسے کبھی روک سکے۔  
 دیا کر خشک کر دے، اُجاڑ کر گلستان۔  
 بادشاہ کو گداگر، گداگر کو بادشاہ

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالْعَصَابِ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الَّذِي لَا يَمُوتُ

وَلَا يَنَامُ وَلَا يَسْهُو

وَالَّذِي لَا يَكُنْ لَّكَ دُونُ

وَالَّذِي لَا يَكُنْ لَّكَ دُونُ

اسی دیوانگی کے علم میں  
 دیوانوں نے کہا  
 یہ تیری ابتداءی نظام کی  
 پہلی قلم تھی جو  
 اگرچہ خشک ہو چکی

ہوں کی توں جاری و ساری  
 دم بدم بدلتی، سنورتی،  
 پیچ و تاب کھاتی اے  
 اٹا پٹا کر ساحلِ مناسک پہنچاتی ہے  
 واللہ اعلم بالصواب  
 یا حیت یا حسیم

—

اے بادشاہوں کے بادشاہ !  
 رہتہ ذوالجلال والا کرام !  
 اگر تیری قلم خشک ہو جاتی۔  
 بتا ! تیری محفوق بے چاری پھر  
 کیا کرتی ؟  
 تجھ پہ نازد انداز ہی کی  
 بددلت

یہ کائنات رواں دواں ہے۔

یا حمیت یا قیوم

المستند الحق الخالد

عالم خیر البرق

واظن ذوالفضل العظیم



کسی کی سوئی ہوئی قسمت جگانا  
اور بچ ثریا تک لے جا کر منصف شہر  
پر لانا تیری نگاہ ناز کا ایک ادنیٰ  
کمال ہے۔

یا حمیت یا قیوم

المستند الحق الخالد

عالم خیر البرق

واظن ذوالفضل العظیم



۷۲۷

تیری قدرت کی یا ہی کبھی ختم نہیں ہوتی،  
 منکے بھرے ہوتے ہیں۔ تیری رحمت اور  
 تیرا کرم لکھنے پہ آمادہ کر دیتا ہے اور کرتا ہی  
 رہتا ہے۔ یا حیات یا قیوم

المستفد للحی القیوم  
 والله خیر الراقی  
 والله ذو الفضل العظیم

۷۲۸

مٹائی پہ فضول خرچ مت کیا کرو،  
 گڑ کھٹ لیا کرو

یا حیات یا قیوم

المستفد للحی القیوم  
 والله خیر الراقی  
 والله ذو الفضل العظیم

۷۲۲۹

اے ! ابھی تک تیری مہی

مری نہیں ؟

بتا ! پھر کب مرے گی

جب خود مر جاؤ گے !

یا سحیح یا قیوم

المستند للبر المقدم

عاقہ حیرت و حیر

والله ذو الفضل العظیم

۷۲۳۰

کریم کی ہر ادا کریم

ہر عطا کریم

— — —

خیال کی پرواز بلند و بالا



سمئے تر نقطہ  
پھیلے تر لا منتہی

خیال کی مگن  
خیال ہی میں مگن

نصیرت کنندہ خیال کا شکر

یا حیات یا حیات

والحمد لله رب العالمین

عالمہ سیدہ زکریا

والله ذو العجل النظیم

۷۲۳

طریقت مایہ ناز ادب و آداب  
کی پابند۔ فراسی بے ادبی کی بھی متعل نہیں۔  
بے ادبی لکھو کہ باعبادات

دریا صاف ہے پانی پھر دیتی ہے۔

— — —

جس نے بھی پایا  
ادب ہی کی بدولت اور ادب ہی کی  
برکت سے پایا۔

— — —

ہزاروں سینے دریائے طرقت میں  
اُترے — — — ڈوب گئے۔  
صرف ادب ہی کا سینہ پار لگا۔

یا حیاتِ یاقسیم

والہم لعلہ لعلہ لعلہ  
والہم لعلہ لعلہ لعلہ  
والہم لعلہ لعلہ لعلہ

۴۲۲

مہمان نوازی سنتِ خیر الانام ﷺ

انکار مت کیا کرو۔ محروم مت  
رہا کرو۔ یا حیت یا قیوم

الحمد لله الذي انتقم  
عنه خير الانتقام  
والله ذو الفضل العظيم



اللہ کی کتاب  
حق حق حق

جو جو جو

اللہ کی باتیں  
اللہ ہی جانتے

یا حیت یا قیوم

الحمد لله الذي انتقم  
عنه خير الانتقام  
والله ذو الفضل العظيم



۷۲۳

ترک

کے لغت میں صرف ایک

ہی باب

مَنْزُوعُ اَيْلِكَ كُلُّ حَاجَةٍ

ہے اور یہ میرے آقا روحی فداہ علیہ السلام

ہی کو لائق و منزاوار ہے۔ یا حیات یقیم

— — —

کھا

بکھا

بچا کر مت رکھ

یعنی ترکے کا ایک مایہ ناز باب ہے۔

یا حیات یقیم

الحمد لله رب العالمین  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله

واقعه ذوالقعدة الطلیعة

۴۲۵

جب تک کسی خصلت کی تمام  
 ضروریات و لوازمات  
 تمام نہیں ہوتیں، ناقص  
 رہتی ہے،  
 اور  
 خصلت ہی کی بدولت  
 آدمیت کو ہر مخلوق  
 پر شرف  
 حاصل ہے۔ یا حجت یا قیوم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
 وَاسِعٌ دَوْلَتُهُ الْعَالَمِينَ



۷۷۳۶

جب بھی کسی میں کوئی  
 حاصلت پیدا ہوئی  
 نظر ہی کی بدولت ہوئی۔  
 کسی اور طرح کبھی نہیں۔

میرے آقا روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم !

تیری نظر ————— کل کا ستارہ  
 ہم خاک نشین

تیری نظر ہی کے بل بوتے پہ  
 کچھ کرتے ہیں ورمسٹر  
 کسی بھی شے پہ کوئی قدرت نہیں رکھتے۔

یا حییٰ یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَضَ  
 قَائِدَ حَمَقِ الْوَارِقِينَ  
 وَأَنَّهُ دَوَّا غَضَلِ الْعُظَمَاءِ

۷۲۳۷

تبلیغِ دینِ حق کی اشاعت کی طرہ دار  
 اگر کوئی بندہ طعون و مردار سے کھینچتا  
 اجتناب کرے، قزوينِ اُولیٰ کا حالِ درد  
 ہر اور جب تک کوئی طعون و مردار سے  
 باز نہیں رہتا، جوں کا توں جُنبِ تھا ہے

تیری تبلیغ میں ادا و نوا، ہی تر  
 ہیں، محبت کا نام لک نہیں اور محبت ہی کی برکت سے  
 مجھوٹ، غیبت، پھیل اور حسد کی جڑیں اُکھڑا کرتی  
 ہیں۔

یا حجتِ یا حسین

السلامۃ علیہ، علیہ السلام، علیہ السلام، علیہ السلام

والسلامۃ علیہ، علیہ السلام، علیہ السلام، علیہ السلام

۷۲۳۸

سفاکش ایک حق کو تلف کر دیتی ہے۔

قابل تھا ——— حقدار بنا اور  
کرنے والا ——— محبم  
اور حقوق تلف کرنے کے گناہ کا مرتکب یا حجت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَرَحْمَتُهُ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۲۳۹

ہر بات میں کوئی نہ کوئی بات  
قابلِ فاد ضرور ہوتی ہے۔ یا حجت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَرَحْمَتُهُ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۲۴۰

اگر تو مرنے سے پہلے مر جاتا  
دین، دُنیا اور آخرت کی تمام ادائیں سٹ کر  
تجھ میں سما جاتیں۔ یا حجت یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَرَحْمَتُهُ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



۷۲۲۱

ہر مل کی وہ بات بھی جانتا ہے جو کبھی نہیں جاتی  
اس لیے کہ وہ ہر مل کے اندر رہتا ہے۔ یا حجتہ یاقینم

الْحُجَّةُ لَدُنِي الْغَيْبُ وَاللَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ

وَاللَّهُ ذَا الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۲۲۲

اللہ تر کُل کائنات کے بادشاہوں کا بادشاہ ہے  
کیا کیا مانگو گے ؟ مانگنا ہی ہے تو اللہ کے حبیب ﷺ  
کی محبت مانگو۔ اس سے اعلیٰ امداد کی کوئی شے نہیں یا حجتہ یاقینم

الْحُجَّةُ لَدُنِي الْغَيْبُ وَاللَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ

وَاللَّهُ ذَا الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۲۲۳

زندگی بھر جمال کے جنون میں سرگرداں  
حالانکہ جمال کا ظہور پتے پتے میں موجود یا حجتہ یاقینم

الْحُجَّةُ لَدُنِي الْغَيْبُ وَاللَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ

وَاللَّهُ ذَا الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۲۴

غیر مسلم مفکرین نے انسان کو محیر العقول کا آدم  
ایجادات سے روٹنا سس کرایا۔

اور ہم کشف القبور ہی کے پھندے میں اٹکے  
ہے ادا ایسے اٹکے کہ ادڑک قبروں میں جا بے  
”لو ! یہاں جی بھر کے دیکھتے رہو“ یا حیاتِ قیوم

المستند حسن الفتوى حافظه خير الله

والله ذوالفضل العظيم

۷۲۵

دو حرفی بات تھی، اُلجھ گیا۔

ادا ایسا اُلجھا کہ ٹلنے کی اُمید تک نہ رہی، یا حیاتِ قیوم

المستند حسن الفتوى حافظه خير الله

والله ذوالفضل العظيم

۷۲۶

مٹی کو پانی سے گوندھ کر ہوا سے خشک کیا۔  
پھر آگ میں پکا کر تیار کیا۔

یہ ہے تیرے وجود کی حقیقت ! یا حجتِ یقیم

الْحَقُّ هُوَ الْحَقُّ وَالْحَقُّ هُوَ الْحَقُّ

وَالْحَقُّ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۲۲

آٹھ جمادی الثانی، ۱۴۰۴ھ کی شب میرے دوست  
شیخ تفضل واحد مالک حقیقی سے جا ملے۔

إِنَّا إِلَهُ وَإِنَّا إِلَهِ رَاجِعُونَ

ان کی روح کو دارالاحسان کی طرف سے کہیں لاکھ  
مقبول کلماتِ طیبات ایصالِ ثواب کیے۔

وَبَنَّا تَقَبَّلْنَا مِنْكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْمُبِينُ (آمین)

اللہ تعالیٰ مرحوم کی قبر کشادہ فرمائے،

روشن فرمائے، قبر کے فقاہت و عذاب سے

نجات بخشنے اور اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے

یا حجتِ یا حجتیم آمین آمین آمین

شیخ صاحب مرحوم فرید کوٹ کے ہر دلنریز  
مجاہد تھے۔ اپنی ہر شے اللہ کی راہ میں کسی مستحق  
کو دے دینا ان کی خاص عادت تھی۔

۱۹۴۲ء سے ہماری دوستی شروع ہوئی اور ۲۵

سال میرے ہمراہ رہے۔

مرحوم اے ایس پی بنے چونکہ حق کو حق جانتے،  
راجگان کی پروا نہ کرتے، سبکدوش کر دیے جاتے۔  
اسی حال میں ساری عمر گزار دی۔

راجہ نے فرمائش کی: محلات کے عین

قریب مسجد ہے، اسے مسمار کر کے، میرے حرج پہ  
دوسری جگہ، جتنی وسیع مسجد چاہیے، تیار کر لو۔

ان کے والد سیشن جج تھے۔ انہوں نے یہ کہہ

کر کہ ”یہ تو کوئی بھی ظلم ماننے کو تیار نہ ہوتا جیکہ

میں تو ہوں ہی غلامِ محمد“ راجہ کی فرمائش مسترد کر دی۔

اللہ کے گھر کی غفلت کی بدولت ان کا اور  
ان کے والد صاحب کا تذکرہ قدرت کبھی گم نہ  
ہونے دے گی، ہمیشہ زندہ و تابندہ رکھے گی۔

ماشاء اللہ ! یا حیت یا قیوم

۷۲۸

آخری فیصلہ حتمی ہوتا ہے، کبھی نہیں بدلتا،  
زندگی کی وصیت ہوتا ہے۔ یا حیت یا قیوم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام

وآلہ ذوالفضل العظیم

۷۲۹

جب تک ساغر و مینا کا جڑ کسی باب  
میں حاضر نہیں ہوتا، تشنہ اور خشک رہتا ہے

یا حیت یا قیوم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام

وآلہ ذوالفضل العظیم

۴۲۵۰

ہر کرنی اس تن ہی کی آرائش و زیبائش  
میں مشغول۔ یا حبیبت یا حسینم

حالانکہ یہ مٹی اور کیڑوں ہی نے کھانا ہے  
یا حبیبت یا حسینم

الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي تَالِبٍ  
عَاطِقُ حَبِيبَاتِ النَّبِيِّ  
وَالِدُهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۲۵۱

گنجانِ فصل — شیطان کی شاہ پرہیزگار  
یا حبیبت یا حسینم

الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي تَالِبٍ  
عَاطِقُ حَبِيبَاتِ النَّبِيِّ  
وَالِدُهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۲۵۷

غیر آباد مقامات پہ ہر کسی کو پہننے کی ممانعت  
ہے، ماکانہ حقوق کی نہیں۔ یا حیت یاقیم

الحق لله العلی العزیز فاعلم حیران و حیر

واعلم ذوالفضل العظیم

۷۲۵۸

بچہ کہتا ہے "امی مارے گی" باز آجاتا ہے۔  
بڑا ہو کر امی کی پرہیزا نہیں کرتا۔ اسی طرح  
بندہ اللہ کی۔ یا حیت یاقیم

الحق لله العلی العزیز فاعلم حیران و حیر

واعلم ذوالفضل العظیم

والله ذوالفضل العظیم

۷۲۵۹

خیالات بھی پرندوں کی طرح ہوتے ہیں۔ کوئی نہیں پہ  
بیٹھ کر چھپانے لگتا ہے،

کئی اڑ جاتا ہے یا حجت یا قیام

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
حَاطَهُ حُجُوجُ الْوُقُوعِ  
وَاللَّهُ ذَا الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۲۵۵

میر و سلطان کی منزل میں جو بھی بیٹھا، ضمیر کو  
پشیمان کر کے اٹھا۔ یا حجت یا قیام

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
حَاطَهُ حُجُوجُ الْوُقُوعِ  
وَاللَّهُ ذَا الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۲۵۶

شہید شہادت سے بہرہ ور ہو کر، جہاں بھی اللہ  
چاہے، شاہد بن کر، زندہ اور قائم رہتا ہے،  
کئی مرتبہ اسے کبھی فنا نہیں کرتی۔ یا حجت یا قیام

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
حَاطَهُ حُجُوجُ الْوُقُوعِ  
وَاللَّهُ ذَا الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



دل جب کسی دل سے دھل جاتا ہے ،  
 ایک ہو جاتا ہے۔ من و تو کی تیز اُٹھ  
 جاتی ہے۔ ہزاروں میل کی مسافت  
 دم بھر میں طے ہو جاتی ہے۔ رو برو  
 ہو جاتا ہے۔

زبان حال سے قریب ہو کر ہم کلام  
 ہو جاتا ہے۔ جب تک ایسے نہیں ہوتا ،  
 ہم نشین بھی دُور ہوتا ہے۔  
 اور یہ دُوری کبھی ختم نہیں ہوتی۔  
 یا حجت یا قسیم

المتنشد للہ الممتدوم  
 عافی غفر اللہ عنہ  
 و اللہ ذو الفضل العظیم

۷۲۵۸

تیری خاموش محبت کی ادا، اپنے مغزوں!  
دو جہان کے ہر دل کو مرہ لیتی ہے۔ یا حی یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَدِيمِ  
عَالِمِ خَيْرِ الْأَرْقَامِ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۲۵۹

پیغام سادہ ہوتا ہے، عام ہوتا ہے۔  
دقائق پیغام کو دھندلا کر دیتے ہیں۔ یا حی یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَدِيمِ  
عَالِمِ خَيْرِ الْأَرْقَامِ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۷۲۶۰

آفتاب کو طلوع ہوتے نہیں،  
غروب ہوتے دیکھ۔ یا حی یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَدِيمِ  
عَالِمِ خَيْرِ الْأَرْقَامِ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۲۶۱

وقت کسی کا بھی انتظار نہیں کرتا،  
ارادتِ ازل کے ماتحت گامزن  
رہتا ہے۔ یا حیت یا قیوم

المستند الحق القیوم  
عالمہ خیر الزاریعین  
والله ذو الفضل العظیم

۴۲۶۲

عل جب کسی دل میں گھر کر لیتا ہے،  
کبھی دُور نہیں ہوتا۔ دم بھر کے لیے  
بھی مفارقت کی تاب نہیں لاتا۔

یا حیت یا قیوم

المستند الحق القیوم  
عالمہ خیر الزاریعین  
والله ذو الفضل العظیم

۴۶۶۲

زندگی دم ہے۔  
اگلے دم کی خبر نہیں۔  
دم کو زندہ رکھ۔

یا حیات یا قیوم

الحمد لله الذي هدانا لهذا

ما كنا لنهتدي لولا فضل الله

والله ذو الفضل العظيم

۴۶۶۳

قدیم زمانے میں غلاموں کے گلے میں  
آہنی پٹے پہنائے جاتے تاکہ وہ گردن  
جھکا کر آرام نہ کر سکیں اور وہ آدمیت  
کی بدترین تذلیل تھی۔ 'یا حیات یا قیوم

الحمد لله الذي هدانا لهذا

ما كنا لنهتدي لولا فضل الله

والله ذو الفضل العظيم

۷۲۹

# MAN MAKING IS A TOUGH TASK OF MANKIND

یا حجت یا قیوم

المستند فی الجہد  
فانہ عجا کریم  
والله ذو الفضل العظیم



۷۲۶۶

فقرار کے غلام نامزد نہیں کیے جاتے ۔  
 ازلی ہوتے ہیں اور بنے جاتے  
 ہوتے ہیں ۔

حق حق حق حق  
 یا سمیت یا ہتیم

المستند علی القیود فائدہ موزعہ  
 واقعہ ذوالفضل المظہر

۷۲۶۷

سُجَّانَ الْحَيِّ الذِّمِّيِّ لَا يَمُوتُ کی تفسیر  
 بندگان کے لیے شہادت کا مزدور نوع افراد

یا سمیت یا ہتیم

المستند علی القیود  
 فائدہ موزعہ  
 واقعہ ذوالفضل المظہر

میرے آقا رومی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اس دُنیا کی جس چیز کو  
 طعون و مردار قرار دیا ہوا ہے  
 کسی نہ کسی روپ میں  
 ہمیشہ جلوہ گر رہتی ہے  
 خدا ساموٰق پاکر  
 متوجہ ہو جاتی ہے  
 ناز و انداز دکھاتی  
 ان گھڑائیاں لیتی  
 ہوش سنبھالتی  
 اٹھ بیٹھتی ہے  
 سچ دمج کر

بے عبا باند  
 اور بے باکانہ  
 ہنستی مُسکراتی  
 مسند پر برا جمان ہو جاتی ہے  
 سیاہ دسفید کی مالک بن کر  
 جو چاہے  
 کروانے لگتی ہے

تیری ساری دُنیا  
 اے دُنیا بنانے والے !  
 ملعون و مردار ہی کی  
 تلاشی ہے۔  
 کسی نے بھی  
 اس دُنیا کو



کبھی ترک نہ کیا



سُنا ہے

دیکھنے میں نہیں آیا

کبھی

کسی ماں کے لال نے

اس دنیا کو

پٹھیا

کر کے دکھایا اور

مُنہ کے بل گرایا ہو

فَاعِلَمْ

اور علم و حکمت

عشق و رقت

کے جسد البراب  
اس ملعون و مردار ہی سے  
اجتناب کی بدولت  
گنتے ہیں

—♦—

میرے آقا  
روح فداہ علیہ اللہ علیہ وسلم  
کی طریقت  
ملعون و مردار ہی سے  
اجتناب

پر  
مبنی ہے  
اس کسوٹی پر

کوئی پروا نہ  
اُترا۔

جب تک کوئی  
اس سے باز نہیں  
رہتا  
با مراد نہیں ہوتا

جو نہی کوئی دُور حشا  
سکینت  
کا نزول ہوا  
طریقت نے

خندہ پیشانی سے

استقبال کیا

اور

رحمت

نے

اپنی آغوش میں

دُعاں پ لیا

وما علینا الا البلاغ

یا حییٰ یا قیوم

المستند الحق القیوم

فالله حسبنا الله وحده

والله ذو الفضل العظیم



۷۶۹

# کٹی خمیہ

فقر کے محلات ہوتے ہیں  
ہر شے کو گمرا کر بنائے

ہوتے ہیں  
بارش

دھوپ

سردی

کے لیے پناہ گاہ ہوتے ہیں ،  
اور کچھ بھی نہیں ہوتے۔ یا خیر یا قیوم

المستند للہم القیوم  
فاطہ حمید الرحمن

واللہ ذو الفضل العظیم

۷۲۷۰

آج کی غلطی کل نہیں کرنی،

اور

آئندہ کبھی نہیں کرنی،

یا حیاتِ یاقسیم

المستشهد للحق القیوم  
عالمہ خدیجہ الزرقانی  
وائفہ ذوالفضل العظیمة



رَبَّنَا اتَّقِنَا مِنَّا إِنَّكَ تَسْمِعُ الْعَالَمِينَ  
سُبْحَانَكَ رَبَّكَ رَبِّ الْعَزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ  
وَسِعَ الْعَرْشُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَالْعَالَمِينَ

آمین

امروز سید و سعید و مبارک و خوشبختیم رجب المرجب ۱۴۴۰ھ

پیش از تحریر کتب علی روزخانی نوی منی مشہ  
مجموعی که در این سہ ماہہ



الستفیض دار الاحسان چک ۲۴۲ (دسواہ) سمندری روڈ ضلع فیصل آباد  
پاکستان